۷۲۷۵
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ اول

کتاب التفسیر	کتاب النکاح	کتاب الطلاق
کتاب الاطعمہ	کتاب العقیقہ	کتاب الذبائح
کتاب الضاحی	کتاب الاشربہ	کتاب الطبّ

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 021-2213768

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

۷۲۷۵

احادیثِ و معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن،

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد سوم

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اوّل دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۱

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

فہرست عنوانات تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری جلد سوم

اکیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب فضل فاتحۃ الکتاب

ا۔ سورۂ فاتحہ کی فضیلت

۱۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا یحیی بن سعید حدثنا شعبۃ قال حدثنی خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی سعید ابن المعلی قال کنت اصلی فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اجبہ قلت یا رسول اللہ انی کنت اصلی قال الم یقل اللہ استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم ثم قال الا اعلمک اعظم سورۃ فی القرآن قبل ان تخرج من المسجد فاخذ بیدی فلما اردنا ان نخرج قلت یا رسول اللہ انک قلت لاعلمنک اعظم سورۃ من القرآن قال الحمد للہ رب العالمین ہی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ۔

۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی. کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو سعید ابن معلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر) عرض کی یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ "اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو"۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا۔ مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتا دوں! پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے آنحضورؐ مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتائیں گے۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ وہ سورت "الحمد للہ رب العالمین" ہے۔ یہی "سبع مثانی" ہے اور یہی وہ "قرآن عظیم" ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۲۔ حدثنی محمد بن المثنی حدثنا وہب حدثنا ہشام عن محمد عن معبد عن ابی سعید الخدری قال کنا فی مسیر لنا فنزلنا فجاءت جاریۃ فقالت ان سید الحی سلیم وان نفرنا غیب فہل منکم راق فقام معہا رجل ما کنا نابنہ برقیۃ فرقاہ فبرا فامر لہ بثلثین شاۃ وسقانا لبنا فلما رجع قلنا لہ اکنت تحسن رقیۃ اوکنت ترقی قال لا ما رقیت الا بام الکتب قلنا لا تحدثوا شیئا حتی ناتی او نسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قدمنا المدینۃ ذکرناہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال وما کان یدریہ انہا رقیۃ اقسموا واضربوا لی بسہم وقال معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا

۲۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے معبد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ (رات میں) ہم نے (ایک قبیلہ کے پڑوس میں) پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہمارے قبیلہ کے لوگ موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا بھی ہے؟ ایک صاحب اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم جانتے تھے کہ وہ جھاڑ پھونک نہیں جانتے لیکن انھوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی اس نے اس کے بدلہ میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا جب وہ جھاڑ پھونک کر واپس آئے تو ہم نے ان سے کہا، کیا واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے تو صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دی تھی۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ لیں، ان بکریوں کا کوئی چرچا نہ ہو۔ چنانچہ ہم نے

هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهٰذَا ؕ

مدینہ پہنچ کر آنحضورؐ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ انھوں نے اسے کوئی منتر سمجھ کر تھوڑا ہی کیا تھا۔ اسے تقسیم کرلو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا اور معمر نے بیان کیا، ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

باب۲ فَضْلِ الْبَقَرَةِ ؕ

۲۔ سورۂ بقرہ کی فضیلت ؕ

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ ؕ

۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں سلیمان نے انھیں ابراہیم نے انھیں عبدالرحمٰن نے اور انھیں ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی دو آیتیں پڑھیں۔ اور ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ بقرہ کی دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ اور عثمان بن ہیثم نے بیان کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا۔ پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا پھر (انھوں نے حدیث بیان کی جیسا کہ اس سے پہلے کتاب الوکالۃ میں تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے) اس نے کہا (جو صدقۂ فطر چرانے آیا تھا) کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ پھر صبح تک کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھاری ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمھارے قریب بھی نہ آسکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا اس نے تمھیں صحیح بات بتائی اگرچہ وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا ؕ

باب۳ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

۳۔ سورۂ کہف کی فضیلت ؕ

۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو

۴۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورۂ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک

وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ ؎

ٹکڑا ان پر سایہ فگن ہوا اور قریب سے قریب تر ہونے لگا ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔ پھر صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ وہ (بادل کا ٹکڑا) سکینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

بَاب۴ فَضْلِ سُوْرَةِ الْفَتْحِ ؎

۴۔ سورۂ فتح کی فضیلت ؎

۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهٗ لَيْلًا فَسَاَلَهٗ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّنْزِلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَّهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ؎

۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں چل رہے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور سے کچھ پوچھا لیکن آنحضور نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا، آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، تیسری مرتبہ پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اپنے آپ کو) تیری ماں تجھے روئے، تو نے حضور اکرم سے تین مرتبہ اصرار کیا۔ اور آنحضور نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنی اونٹنی کو موڑا اور لوگوں سے آگے ہوگیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہوجائے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا، بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی بیان کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا (سلام کے جواب کے بعد) آنحضور نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری اس کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے آیت "انا فتحنا لک فتحاً مبیناً" کی تلاوت کی ؎

بَاب۵ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ فِيْهِ عُمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

۵۔ "سورۂ قل ہو اللہ احد" کی فضیلت۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روایت عمرہ بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں۔

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔

۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبدالرحمن نے، انہیں عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب (خود ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے صاحب (قتادہ بن نعمان

يرددها فلما أصبح جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له وكأن الرجل يتقالها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده إنها لتعدل ثلث القرآن وزاد أبو معمر حدثنا إسماعيل بن جعفر عن مالك بن أنس عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري أخبرني أخي قتادة بن النعمان أن رجلا قام في زمن النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ من السحر قل هو الله أحد لا يزيد عليها فلما أصبحنا أتى الرجل النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورۃ "قل ہو اللہ" بار بار دہرا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صاحب (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ صاحب اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے) آنحضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورۃ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے اور ابو معمر نے اضافہ کے ساتھ روایت کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک ابن انس نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سحر کے وقت سے کھڑے "قل ہو اللہ احد" پڑھتے رہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو دوسرے صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) سابقہ حدیث کی طرح۔

٧ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا إبراهيم والضحاك المشرقي عن أبي سعيد الخدري قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه أيعجز أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن في ليلة فشق ذلك عليهم وقالوا أينا يطيق ذلك يا رسول الله فقال الله الواحد الصمد ثلث القرآن قال الفربري سمعت أبا جعفر محمد بن أبي حاتم وراق أبي عبد الله عن إبراهيم مرسل وعن الضحاك المشرقي مسند۔

۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم اور ضحاک مشرقی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تمھارے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرو۔ صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا، اور انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں کون اسکی طاقت رکھتا ہوگا۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ "قل ہو اللہ احد اللہ الصمد" قرآن مجید کا ایک تہائی ہے۔ فربری نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ کے کاتب ابوجعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا، انھوں نے ابراہیم نخعی سے مرسلاً اور ضحاک مشرقی سے مسنداً سنا۔

باب فضل المعوذات۔

۶۔ معوذات کی فضیلت۔

٨ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا اشتكى يقرأ على نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه كنت أقرأ عليه وأمسح بيده۔

۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو معوذات[1] کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ پھر جب (مرض الوفات میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آنحضورؐ کے ہاتھوں سے آنحضورؐ کے

[1] معوذات تین سورتیں ہیں، سورۂ اخلاص، سورۃ الفلق، اور سورۃ الناس۔

رجاء بركتها ؛

جسد مبارک پر پھیرتی تھی برکت کی امید میں ؛

۹- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا المفضل عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما قل هو الله أحد وقل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما على رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات ؛

۹- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام کے لیے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) قل اعوذ برب الفلق (سورۃ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورۃ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے ؛

باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن ؛

۷- قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول ؛

۱۰- وقال الليث حدثني يزيد بن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن أسيد بن حضير قال بينما هو يقرأ من الليل سورة البقرة وفرسه مربوط عنده إذ جالت الفرس فسكت فسكنت فقرأ فجالت الفرس فسكت وسكنت الفرس ثم قرأ فجالت الفرس فانصرف وكان ابنه يحيى قريبا منها فأشفق أن تصيبه فلما اجتره رفع رأسه إلى السماء حتى ما يراها فلما أصبح حدث النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ يا ابن حضير اقرأ يا ابن حضير قال فأشفقت يا رسول الله أن تطأ يحيى وكان منها قريبا فرفعت رأسي وانصرفت إليه فرفعت رأسي إلى السماء فإذا مثل الظلة فيها أمثال المصابيح فخرجت حتى لا أراها قال وتدري ما ذاك قال لا قال تلك الملائكة دنت لصوتك ولو قرأت لأصبحت ينظر الناس إليها لا تتوارى منهم قال ابن الهاد وحدثني هذا الحديث

۱۰- اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے صاحبزادے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آنحضور نے فرمایا ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے ہوتے، تم نے تلاوت بند نہ کی ہوتی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو نہ کچل دے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر اوپر اٹھایا اور پھر یحییٰ کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آنحضور نے دریافت فرمایا تمھیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ ؕ

رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے، تمہاری آواز کے قریب ہو رہے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انھیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں اور ابن الہاد نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ حدیث عبد اللہ بن خباب نے بیان کی، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے۔

بَابٌ ۸ مَنْ قَالَ لَمْ یَتْرُكِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ ؕ

۸۔ امت کا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قرآن چھوڑا، وہ سب بلا استثناء دو لوحوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَشَدَّادُ ابْنُ مَعْقِلٍ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَہٗ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ اَتَرَكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ شَیْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ ؕ

۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں اور شداد بن معقل، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، شداد بن معقل نے آپ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے سوا کوئی اور چیز بھی چھوڑی تھی؟ (جو قرآن کا جزء ہے لیکن اس کے ساتھ محفوظ نہ رکھا گیا ہو) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم نے (وحی متلو) جو کچھ بھی چھوڑا تھا وہ سب بلا استثناء دو لوحوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے۔ عبد العزیز ابن رفیع بیان کرتے ہیں کہ ہم محمد بن حنفیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور آپ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے جو بھی وحی متلو چھوڑی، وہ سب دو لوحوں کے درمیان (قرآن مجید کی صورت میں) محفوظ ہے۔

بَابٌ ۹ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ ؕ

۹۔ قرآن مجید کی فضیلت دوسرے تمام کلاموں پر۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّۃِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَرِیْحُهَا طَیِّبٌ وَالَّذِیْ لَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالتَّمْرَۃِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَلَا رِیْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِیْحَ لَهَا ؕ

۱۲۔ ہم سے ابو خالد ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی (مومن کی) مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے، سنترے کی سی ہے جس کا مزا بھی لذت بخش ہوتا ہے اور جس کی خوشبو بھی نشاط افروز ہوتی ہے۔ اور جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزا تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر (منافق) کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے ریحانہ کے پھول کی سی ہے کہ اس کی خوشبو نشاط بخش ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا، اندرائن کی سی ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِّصْفِ النَّھَارِ اِلَی الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنَ الْعَصْرِ اِلَی الْمَغْرِبِ بِقِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ قَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ ھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاکَ فَضْلِیْ اُوْتِیْہِ مَنْ شِئْتُ۔

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ امتوں کی عمر کے مقابلہ میں تمھاری (امت محمدیہ کی) عمر ایسی ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت اور تمھاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگانے چاہے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام آدھے دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ اب میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پچھلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمھارا کچھ حق مارا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہوں دوں۔

بَابُ الْوَصَاۃِ بِکِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۰۔ کتاب اللہ پر عمل کی وصیت۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِکُ ابْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَۃُ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی اَوْصَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ کَیْفَ کُتِبَ عَلَی النَّاسِ الْوَصِیَّۃُ اُمِرُوْا بِھَا وَلَمْ یُوْصِ قَالَ اَوْصٰی بِکِتَابِ اللّٰہِ۔

۱۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی کہ مسلمانوں کو تو وصیت کا حکم ہے۔ اور خود آنحضور نے کوئی وصیت نہیں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ آنحضور نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

بَابُ مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْھِمْ۔

۱۱۔ جو قرآن مجید کو گا کر نہیں پڑھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا ان کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔"

۱۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَاْذَنِ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّہٗ یُرِیْدُ یَجْھَرُ بِہٖ۔

۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے نبی کو قرآن خوش الحانی سے پڑھتے سنا[۱]۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کے ایک شاگرد کہتے تھے کہ (یتغنی بہ کا) مفہوم یہ ہے کہ بآواز بلند پڑھتے

[۱] طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرسل روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيْرُهٗ يَسْتَغْنِيْ بِهٖ ۔

۱٦- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا، سفیان نے فرمایا کہ "یتغنی بہ" کا مفہوم ہے "یستغنی بہ"۔

بَابٌ ١٢ اِغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ ۔

۱۲- صاحبِ قرآن پر رشک ۔

١٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۔

۱۷- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا، رشک تو بس دو ہی پر ہونا چاہیئے، ایک تو وہ جسے اللہ نے قرآن مجید (کا علم) دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن صدقہ کرتا رہا۔

١٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهٗ جَارٌ لَهٗ فَقَالَ لَيْتَنِيْ أُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ

۱۸- ہم سے علی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، انھوں نے ذکوان سے سنا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک تو بس دو ہی پر ہونا چاہیئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ

(بقیہ از صفحہ سابقہ) سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس تلاوت کو سن کر اللہ کی خشیت پیدا ہو۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ "قرآن مجید کو اہل عرب کے لہجہ اور ان کی آواز کے مطابق پڑھو۔ اہلِ عشق اور اہل کتاب کے لب و لہجہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں استعمال کرنے سے پرہیز کرو۔ میرے بعد ایسی پیدا ہوگی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی اور ان کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے"۔ درا ...ہ تلاوت ممنوع ہے جس میں گویوں کی نقل کی جائے، کوئی شخص جب گانے کا عادی ہو جاتا ہے تو گانا اس کے دل و دماغ پر اس طرح حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ ہر وقت بس گنگناتا ہی رہتا ہے اور اگر کسی چیز کو اچھے لب و لہجہ میں پڑھنے کی کوشش کرے گا تو لازماً اس کے گانے کا مخصوص لہجہ عود کر آئے گا قرآن مجید کی تلاوت میں اسی روش کی ممانعت ہے خوش الحانی پسندیدہ ہے لیکن اگر گویوں کا لب و لہجہ اختیار کر لیا جائے تو ممنوع اور گناہ ہے۔ حدیث میں "نبی" کے بجائے بعض روایتوں میں "عبد" (بندہ) آیا ہے گویا خوش الحانی کے ساتھ بندے کی قرأت اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے لیکن بس یہی ضروری ہے کہ اس خوش الحانی کے ڈانڈے غنا گویوں کے لب و لہجہ کے ساتھ نہ مل جائیں اور عرب بھی خیموں اور دوسری اپنے گانے کی مخصوص محفلوں میں گانوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اور ظاہر ہے کہ ممانعت میں وہ لب و لہجہ بھی شامل ہے جو اہل عرب گانے کے لیے استعمال کرتے ہیں ۔

يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ ؛

اسے حق کے لیے لٹا رہا ہے (اسے دیکھ کر) دوسرا شخص کہہ اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔

باب ۱۳ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ؛

۱۳۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے ؛

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا ؛

۱۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انھوں نے ابو عبدالرحمن سلمی سے اور انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابو عبدالرحمن سلمی نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید کی تعلیم کے لیے) بٹھا رکھا ہے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ؛

۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثد نے، ان سے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؛

۲۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ انھوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہبہ کر دیا ہے۔ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ مجھے عورتوں میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ؐ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ پھر انھیں (مہر میں) ایک کپڑا لا کے دو انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو یہ میسر نہیں ہے۔ آنحضور ؐ نے فرمایا پھر انھیں کچھ دو۔ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی، وہ اس پر بہت پریشان ہوئے (کیونکہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی) آنحضور ؐ نے فرمایا، اچھا تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمھارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمھارے پاس محفوظ ہے۔

باب ۱۴ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ ؛

۱۴۔ تلاوتِ قرآن، حافظہ کی مدد سے ؛

۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؛

۲۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ آنحضورؐ نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آنحضور کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مہر کے لیے) بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز میسر ہو۔ وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کی نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز میسر نہ ہوئی۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر دیکھ لو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ صاحب گئے اور پھر واپس آگئے اور عرض کی نہیں، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے میسر نہیں، البتہ یہ ایک تہمد میرے پاس ہے، سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا کہ خاتون کو اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہارے اس تہمد کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے۔ آنحضورؐ نے انھیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمھیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، انھوں نے ان کے نام گنائے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم انھیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں انھیں اس وجہ سے دیا کہ تمھیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔

باب ۱۵ اِسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهٖ ؛

۱۵۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اور اس سے غافل نہ ہونا۔

۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۲۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صاحبِ قرآن (حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو روک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

۲۴- ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدترین ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہیے) مجھے بھلا دیا گیا اور قرآن مجید کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو، کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۲۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۵- ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور ان سے منصور نے سابقہ حدیث کی طرح۔ اس روایت کی متابعت بشر نے کی، ان سے ابن المبارک نے بیان کیا اور ان سے شعبہ نے اور اس کی متابعت ابن جریج نے کی، ان سے عبدہ نے، ان سے شقیق نے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا۔

۲۶- ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی تڑا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

بَابٌ ۱۶ اَلْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

۱۶- سواری پر تلاوت۔

۲۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ سُوْرَةَ الْفَتْحِ۔

۲۷- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابو ایاس نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے۔

بَابٌ ۱۷ تَعْلِيْمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْاٰنَ۔

۱۷- بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم۔

۲۸- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّ

۲۸- مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا

الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ ۔

کہ جن سورتوں کو تم "مفصّل" کہتے ہو وہ سب "محکم" ہیں، آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ ۔

۲۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوبشر نے خبر دی، انھیں سعید ابن جبیر نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا کہ "مفصّل"

باب ۱۸ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ هَلْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۔

۱۸۔ قرآن مجید کو بھولنا۔ اور کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا؟ اور اللہ کا ارشاد "ہم آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ اسے نہ بھولیں گے سوا ان کے جنھیں اللہ چاہے گا۔"

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ ۔

۳۰۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سُنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورۃ کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے (اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ میں نے فلاں سورۃ کی (فلاں فلاں آیتیں) ساقط کر دی تھیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر اور عبدہ بن ہشام کے واسطہ سے کی۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا ۔

۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجار نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلا دی گئی تھیں۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ

۳۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے یہ

نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ ٭

مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

بَابُ ۱۹ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا ٭

۱۹۔ جن کے نزدیک سورۂ بقرہ یا فلاں فلاں سورۃ (نام کے ساتھ) کہنے میں کوئی حرج نہیں ٭

۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ٭

۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ اور عبدالرحمٰن بن یزید نے، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورۂ بقرہ کی آخر کی دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا۔ وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے مسور بن مخرمہ، اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کی حدیث کی خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا۔ میں ان کی تلاوت کو غور سے سننے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے تلاوت کر رہے تھے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا، ممکن تھا کہ میں نماز ہی میں ان کا سر پکڑ لیتا۔ لیکن میں نے ان کا انتظار کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا، یہ سورتیں جنھیں ابھی ابھی تمھیں پڑھتے ہوئے میں نے سنا، تمھیں کس نے سکھائی ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو۔ خود حضور اکرم نے مجھے بھی یہ سورتیں پڑھائی ہیں جو میں نے تم سے سنیں۔ میں انھیں کھینچتے ہوئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورۂ فرقان ایسی قرارت سے پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم ہمیں آپ نے نہیں دی ہے۔ آنحضورؐ مجھے بھی سورۂ فرقان پڑھا چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہشام! پڑھ کے سناؤ۔ انھوں نے اسی طرح اس کی قرارت کی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا عمرؓ! اب تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح

نَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ؛

قراءت کی جس طرح آنحضورؐ نے مجھے سکھایا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمھارے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا ؛

۳۵۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی ہے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جنھیں میں نے فلاں فلاں سورتوں سے چھوڑ رکھا تھا۔

باب ۲۰ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلِهِ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ يُفْرَقُ يُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَقْنَاهُ فَصَّلْنَاهُ ؛

۲۰۔ قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی مخارج کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی مخارج کے ساتھ صاف صاف کیجیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن کو ہم نے اسے جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں" اور یہ کہ قرآن مجید کو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ "یفرق" بمعنی یفصل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "فرقناہ" بمعنی فصلناہ۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم ؛

۳۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے (تمام) مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قرارت سنی ہے اور مجھے (طویل اور مختصر سورتوں کی) وہ نظائر یاد ہیں جن کی تلاوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی ہوتیں اور دو ان سورتوں کی جن کے شروع میں حم ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ

۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو

لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ ۔

جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے۔" بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپ کے لیے وحی لینے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورۂ "لا اقسم بیوم القیامۃ" میں ہے نازل کی کہ "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھوانا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔" بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا۔

باب ۲۱ مَدِّ الْقِرَاءَةِ ۔

۲۱ ۔ قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا۔

۳۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا ۔

۳۸ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضورؐ ان الفاظ میں مد کیا کرتے (کھینچ کر پڑھتے) جن میں مد ہوتا۔

۳۹ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ ۔

۳۹ ۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ (میں اللہ کی لام کو) مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمن (میں میم) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں ح کو) مد کے ساتھ پڑھتے۔

باب ۲۲ اَلتَّرْجِيعِ ۔

۲۲ ۔ قرارت کے وقت حلق میں آواز کو گھمانا۔

۴۰ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ

۴۰ ۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تلاوت کر رہے تھے، سواری چل رہی تھی اور آپ سورۂ فتح پڑھ رہے تھے یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) سورۂ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی

وَهُوَ يُرَجِّعُ ۔

باب ۲۳ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ ۔

۴۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ ۔

باب ۲۴ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ ۔

۴۲ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ۔

باب ۲۵ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ ۔

۴۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ۔

باب ۲۶ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۔

کے ساتھ قراءت کر رہے تھے اور آواز کو حلق میں گھماتے تھے [1]

۲۳ ـ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت ۔

۴۱ ـ ہم سے محمد بن خلف ابوبکر نے حدیث بیان کی ان سے ابویحییٰ حمانی نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوموسیٰ! مجھے داؤد علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے ۔

۲۴ ـ جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سننا پسند کیا ۔

۴۲ ـ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کے سناؤ میں نے عرض کی، میں آپ کو قرآن سناؤں، آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے آنحضور نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں ۔

۲۵ ـ قرآن مجید پڑھوانے والے کا پڑھنے والے سے کہنا کہ بس کرو ۔

۴۳ ـ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے ۔ آنحضور نے فرمایا ہاں سناؤ ۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھی ۔ جب میں آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علیٰ ہؤلاء شہیدا" پر پہنچا تو آنحضور نے فرمایا کہ اب بس کرو ۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ۔

۲۶ ـ کتنی مدت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہیے ؛ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہ پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو"

[1] بعض روایتوں میں ہے کہ پڑھتے ہوئے آ، آ، آ کرتے تھے ۔ غالباً سواری کی حرکت سے یہ آواز پیدا ہوتی تھی ۔ قصداً آپ اس طرح نہیں پڑھ رہے ہوں گے ۔

۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ۞

۴۴- ہم سے علی المدینی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شبرمہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے غور کیا کہ کتنا قرآن پڑھنا کافی ہو سکتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین آیتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے لیے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں۔ علی المدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبدالرحمن بن یزید نے، انھیں علقمہ نے خبر دی اور انھیں ابومسعود رضی اللہ عنہ نے (علقمہ نے بیان کیا) کہ میں نے آپ سے ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا (کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا) کہ جس نے سورۂ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لیں رات میں۔ وہ اس کے لیے کافی ہیں۔

۞ ۞ ۞

۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُذْ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِي بِهِ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ

۴۵- ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کر دیا تھا۔ پھر وہ میری بیوی سے بار بار اس کے شوہر (یعنی خود آپ) کے متعلق پوچھتے تھے۔ میری بیوی کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے ہم یہاں آئے انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو والد نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرتؐ سے ملا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ۔ دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی ہر رات اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن ایک مہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر دو دن بلا روزے کے رہو، اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور

أهله السبع من القرآن بالنهار والذي يقرؤه يعرضه من النهار ليكون أخف عليه بالليل وإذا أراد أن يتقوى أفطر أياما وأحصى وصام مثلهن كراهية أن يترك شيئا فارق النبي صلى الله عليه وسلم عليه قال أبو عبد الله وقال بعضهم في ثلث وفي خمس وأكثرهم على سبع ؏

ایک دن بلا روزے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو (آپ فرماتے) کاش! میں نے حضور اکرمؐ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ رات کے وقت آسانی سے پڑھ سکیں اور جب (قوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے) قوت حاصل کرنی چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھتے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر اتنے ہی دن ایک ساتھ روزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عہد کر لیا ہے اس میں سے کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) اور بعض نے پانچ دن میں لیکن اکثر نے سات دن میں ختم کی روایت کی ہے ؏

۴۶۔ حدثنا سعد بن حفص حدثنا شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال لي النبي صلى الله عليه وسلم في كم تقرأ القرآن حدثني إسحاق أخبرنا عبيد الله عن شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن مولى بني زهرة عن أبي سلمة قال وأحسبني قال سمعت أنا من أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ القرآن في شهر قلت إني أجد قوة حتى قال فاقرؤوا في سبع ولا تزد على ذلك ؏

۴۶۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ قرآن مجید تم کتنے دن میں ختم کر لیتے ہو؟ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ نے خبر دی، انہیں شیبان نے، انہیں یحییٰ نے، انہیں بنی زہرہ کے مولیٰ محمد بن عبدالرحمٰن نے، انہیں ابوسلمہ نے۔ یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ محمد بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کی کہ مجھ میں (اس سے زیادہ کی) طاقت ہے۔ فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ بلند پروازی نہ کرو ؏

باب ۲۷ البكاء عند قراءة القرآن ؏

۲۷۔ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت رونا ؏

۴۷۔ حدثنا صدقة أخبرنا يحيى عن سفيان عن سليمان عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال يحيى بعض الحديث عن عمرو ابن مرة قال لي النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا مسدد عن يحيى عن سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله

۴۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں سلیمان نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں عبیدہ نے، اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ یحییٰ نے حدیث کا بعض حصہ عمرو بن مرہ کے واسطے سے روایت کیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے

قَالَ الْاَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيْثِ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اَشْتَهِيْ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ لِيْ كُفَّ اَوْ اَمْسِكْ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ ؛

ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعودؓ نے۔ اعمش نے بیان کیا کہ حدیث کے بعض حصے مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی، آنحضورؐ کے سامنے میں کیا تلاوت کروں۔ آنحضورؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سُنوں، بیان کیا کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی اور جب آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علیٰ ہٰؤلاء شہیدا" پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ آنحضورؐ نے کفّ فرمایا یا "امسک" (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ ؛

۴۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں سناؤں؟ آنحضورؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

بَابُ ۲۸ مَنْ رَاءٰى بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَاَكَّلَ بِهٖ اَوْ فَخَرَ بِهٖ ؛

۲۸۔ جس نے دکھاوے، طلب دنیا یا فخر کے لیے قرآن مجید پڑھا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

۴۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے خیثمہ نے، ان سے سوید ابن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کیا کریں گے لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث ثواب ہوگا جو انھیں قتل کرے گا۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے،

الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ ۔

انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں کم تر سمجھوگے، ان کے روزوں کے مقابلہ میں تمھیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمھیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے (اور وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ کہ تیرانداز) تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اس کے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پر پر دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پس سوفار میں کچھ شبہ گذرتا ہے[1]۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ ۔

۵۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی. ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے سنگترے کی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی فرحت انگیز اور وہ مؤمن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بو پھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا۔ اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ لفظ "مر" ہے یا "خبیث") اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

بَابُ ۲۹ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ ۔

۲۹۔ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا

۵۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران جونی نے اور ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید اس وقت

[1] یعنی جس طرح تیر شکار کو لگتے ہی باہر نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی توقف کیے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیر میں شکار کے خون وغیرہ کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی حال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا بے فائدہ (اور بے اثر)۔

الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ ۞

تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کردو ۞

۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ. تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَاَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدَبٌ اَصَحُّ وَاَكْثَرُ ۞

۵۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعمران جونی نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کردو۔ اس روایت کی متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابوعمران کے حوالہ سے کی اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوعمران نے کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا (انھوں نے اس روایت میں آنحضور کا حوالہ نہیں دیا) اور ابن عون نے بیان کیا ان سے ابوعمران نے، ان سے عبداللہ بن صامت نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا قول (اس روایت میں بھی حضور اکرم کا حوالہ نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ عنہ کی روایت اسناداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَا اَكْبَرُ عِلْمِيْ قَالَ فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَاَهْلَكَهُمْ ۞

۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے نزال ابن سبرہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنی تھی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لیے اپنے اپنے طریقوں کے مطابق) پڑھو (شعبہ کہتے ہیں کہ) میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور نے فرمایا (اختلاف و نزاع نہ کیا کرو) کہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

بَابٌ۳۰ اَلتَّرْغِيْبُ فِي النِّكَاحِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ ۞

۳۰۔ نکاح کی ترغیب۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کا ارشاد ہے " فانکحوا ما طاب لکم من النساء "۔

٥٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ؛

۵۵- ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انھیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کیا مقابلہ، آنحضور کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے، اللہ سے میں تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لیے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے ؛

٥٦- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ ؛

۵۶- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انھوں نے یونس بن یزید سے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا "اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ دو دو سے، خواہ تین تین سے خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کرو۔ یا جو کنیز تمھارے ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو وہ لڑکی کے مال اور اس کے حُسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے ورنہ ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی زیر پرورش

یتیم لڑکیوں کے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کریں۔

باب ۳۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ ؛

۳۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم میں جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیئے، کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت نہ ہو ؛

۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ؛

۵۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ملاقات کی۔ اور فرمایا ابو عبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر دونوں حضرات تنہائی میں چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کر دیں، جو آپ کو گزرے ہوئے ایام (کے نشاط و شباب کی) یاد دلا دے۔ چونکہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لیے آپ نے مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ! جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ فرما رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے نکاح کر لینا چاہیئے اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

باب ۳۲ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ ؛

۳۲۔ جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیئے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ

۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہما اللہ) کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور اکرم نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیئے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی

يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیئے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا۔

باب ۳۳ كَثْرَةِ النِّسَاءِ

۳۳۔ کئی بیویاں رکھنے کے سلسلے میں

۵۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ

۵۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب تم ان کی میت اٹھاؤ، تو زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو لے کر چلنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، آٹھ کے لیے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی۔[1]

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ حضور اکرم کی نو بیویاں تھیں اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً

۶۱۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے رقبہ نے، ان سے طلحہ الیامی نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

باب ۳۴ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

۳۴۔ جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے،

[1] ازواج مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی کیونکہ آپ بوڑھی ہوگئی تھیں اس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

الحارث عن علقمة بن وقاص عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم العمل بالنية وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه ؛

ان سے علقمہ بن وقاص نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمل کا مدار نیت پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لیے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہو گی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہو گی، لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہو گی اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

باب ۳۵ تزويج المعسر الذي معه القرآن والاسلام فيه سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم ؛

۳۵۔ ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کے پاس صرف قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے۔

۶۳۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا اسمعيل قال حدثني قيس عن ابن مسعود رضي قال كنا نغزو مع النبي صلى الله عليه وسلم ليس لنا نساء فقلنا يا رسول الله الا نستخصي فنهانا عن ذلك ؛

۶۳۔ ہم سے محمد المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں، اس لیے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کر لیں آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

باب ۳۶ قول الرجل لاخيه انظر اي زوجتي شئت حتى انزل لك عنها رواه عبد الرحمن بن عوف ؛

۳۶۔ کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم پسند کر لو۔ تم میری جس بیوی کو بھی چاہو گے میں اسے تمہارے لیے طلاق دے دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔

۶۴۔ حدثنا محمد بن كثير عن سفيان عن حميد الطويل قال سمعت انس بن مالك قال قدم عبد الرحمن بن عوف فآخى النبي صلى الله عليه وسلم بينه وبين سعد بن الربيع الانصاري وعند الانصاري امرأتان فعرض عليه ان يناصفه اهله وماله فقال بارك الله لك في اهلك ومالك دلوني على السوق فاتى السوق فربح شيئا من اقط وشيئا من سمن فرآه النبي صلى الله عليه وسلم بعد ايام وعليه

۶۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے مدینہ) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا، سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بیویاں تھیں، انھوں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت دے، مجھے تو بازار کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ آپ بازار آئے اور یہاں آپ نے کچھ پنیر اور کچھ گھی کا نفع کمایا۔ چند دنوں کے

وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ اَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ؞

بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زرد رنگ کی چکناہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کرلی ہے۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ انھیں مہر کیا دیا؟ عرض کی کہ ایک گٹھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

باب ۳۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ ؞

۳۷۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریز اور اپنے آپ کو خصی بنانا پسندیدہ نہیں ہے

۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ اَلتَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَلَوْ اَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا ؞

۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، ان سے سعید بن مسیب نے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبتل (عبادت کے لیے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضور انھیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ آپ نے تبتل کی اجازت نہیں دی تھی۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضورؐ انھیں تبتل کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَّنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَقَالَ اَصْبَغُ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَّاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَاۤ اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاۤءَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ

۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لیے ہم نے عرض کی۔ ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کرالیں۔ لیکن آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر ہمیں اس کی اجازت دیدی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر (ایک مدت تک کے لیے) نکاح کرلیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی کہ "ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کرو جو تمھارے لیے اللہ نے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو بلاشبہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" اور اصبغ نے کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انھیں یونس بن یزید نے، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں

ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ۔

اور مجھے اپنے پر زنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کر لوں۔ حضور اکرم میری یہ بات سنکر خاموش رہے۔ دوبارہ میں نے اپنی ہی بات دہرائی۔ لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سہ بارہ میں نے عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہؓ! جو کچھ تم کرو گے اسے (لوح محفوظ میں) لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم خصی ہو جاؤ یا باز رہو۔

بَابُ ۳۸ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ۔

۳۸۔ کنواریوں کا نکاح۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، آپ کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ؟ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

۶۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کسی وادی میں اتریں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے ابھی چرایا نہیں گیا ہوگا۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

۶۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں، ایک شخص تمہاری صورت ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

بَابُ ۳۹ الثَّيِّبَاتِ۔ وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

۳۹۔ بیاہی عورتیں۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھ سے نکاح کے لیے مت پیش کیا کرو۔

۶۹۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا هشيم حدثنا سيار عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال قفلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم من غزوة فتعجلت على بعير لي قطوف فلحقني راكب من خلفي فنخس بعيري بعنزة كانت معه فانطلق بعيري كأجود ما انت راء من الابل فاذا النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما يعجلك قلت كنت حديث عهد بعرس قال بكرا ام ثيبا قلت ثيب قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك قال فلما ذهبنا لندخل قال امهلوا حتى تدخلوا ليلا اي عشاء لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة ۔

۶۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے سے واپس ہو رہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا، تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آملا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چبھو دیا۔ اس کی وجہ سے میرا اونٹ چل پڑا، جیسا کہ کسی عمدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ (جابر رضی اللہ عنہ بھی کنوارے تھے) بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے تو حضور اکرم نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہو تاکہ پریشان بالوں والی کنگھا کر لے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

۷۰۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا محارب قال سمعت جابر بن عبد الله رض يقول تزوجت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تزوجت فقلت تزوجت ثيبا فقال ما لك وللعذارى ولعابها فذكرت ذلك لعمرو بن دينار فقال عمرو سمعت جابر بن عبد الله يقول قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا جارية تلاعبها وتلاعبك ۔

۷۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محارب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک شادی شدہ عورت سے۔ حضور نے فرمایا کنواری سے اور اس کے ساتھ کھیل کود سے تم نے کیوں پرہیز کیا۔ محارب نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضور کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، مجھ سے انھوں نے آنحضور کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی۔

باب تزويج الصغار من الكبار

۴۰۔ کم عمر کی زیادہ عمر والے کے ساتھ شادی۔

۷۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن يزيد عن عراك عن عروة ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب عائشة الى ابي بكر فقال له ابو بكر انما انا

۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عراک نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور سے

اَخُوْكَ فَقَالَ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهٖ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ ۔

عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) میرے لیے حلال ہے۔

باب ۴۱ اِلٰى مَنْ يَّنْكِحُ وَاَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ وَّمَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّتَخَيَّرَ لِنُطَفِهٖ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ ۔

۴۱۔ کس سے نکاح کیا جائے اور کون عورت بہتر ہے اور یہ مرد کے لیے کس عورت کو اپنی نسل کے لیے اپنی رفیقۂ حیات بنانا مستحب ہے۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ ۔

۷۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت ہے، اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال میں اس کی بہت عمدہ نگہبان و نگران۔

باب ۴۲ اِتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ وَمَنْ اَعْتَقَ جَارِيَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ۔

۴۲۔ باندیوں کو ہم بستری کے لیے منتخب کرنا اور اس شخص کا ثواب جس نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ وَلِيْدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِيْ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا مَمْلُوْكٍ اَدّٰى حَقَّ مَوَالِيْهِ وَحَقَّ رَبِّهٖ فَلَهٗ اَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيْمَا دُوْنَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا ثُمَّ اَصْدَقَهَا ۔

۷۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن صالح ہمدانی نے حدیث بیان کی ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس بھی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے ادب سکھائے اور پوری نرمی اور لگن کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دُہرا ثواب ملتا ہے اور اہل کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر بھی ایمان لائے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام بھی اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب ملتا ہے۔ شعبی نے (اپنے شاگرد سے اس حدیث کو سنانے کے بعد) فرمایا کہ بغیر کسی مشقت اور محنت کے اسے سیکھ لو۔ اس سے پہلے طالبعلموں کو اس سے کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا اور ابوبکر نے بیان کیا، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوبردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "اس شخص نے باندی کو آزاد کیا (نکاح کرنے کے لیے) اور یہی آزادی اس کا مہر رکھا۔"

۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

۷۴۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے

اِبْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَا اِبْرَاهِيْمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَّمَعَهٗ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَاَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْكَافِرِ وَاَخْدَمَنِيْ اٰجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَآءِ ؛

خبر دی، کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے تین مرتبہ کے سوا کبھی ذو معنی بات نہیں نکلی، ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گذرے، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی سارہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی (کہ بادشاہ سے آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بہن یعنی دینی بہن کہا) اس بادشاہ نے پھر سارہ رضی اللہ عنہا کو ہاجر (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا، سارہ رضی اللہ عنہا نے (ابراہیم علیہ السلام سے) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے ہاتھ کو روک دیا اور آجر (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو میری خدمت کے لیے دلوایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہی (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) تمھاری ماں ہیں۔ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! (یعنی اہل عرب) ؛

۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اُمِرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِيَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْٓا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰى لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ ؛

۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور یہیں ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلوت کی۔ پھر میں نے آنحضور کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ دستر خوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا اور یہی آنحضور کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے پوچھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا امہات المؤمنین میں سے ہیں (یعنی آنحضور نے ان سے نکاح کیا ہے) یا باندی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ خلوت کی ہے؟ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضور ان کے لیے پردہ کا انتظام کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ امہات المؤمنین میں سے ہیں اور اگر پردہ کا اہتمام نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کی حیثیت سے آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر جب کوچ کا وقت ہوا تو آنحضور نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی اور آپ کے لیے پردہ ڈالا تاکہ لوگوں کو نظر نہ آئیں ؛

بَاب ۴۳ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْاَمَةِ صَدَاقَهَا ؛

۴۳۔ جس نے باندی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

عَنْ ثَابِتٍ وَّ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ۔

حدیث بیان کی، ان سے ثابت اور شعیب بن حجاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

باب ۴۴ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ ۔

۴۴۔ تنگ دست کا نکاح کرانا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ، "اگر وہ تنگ دست ہیں تو اپنے فضل سے اللہ انھیں مالدار کر دیگا"۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاْطَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ

۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لیے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ؐ نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔ پھر آپ نے نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ آنحضور ؐ نے ان کے لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجیے۔ آنحضور ؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آنحضور ؐ نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو۔ ممکن ہے تمھیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضور ؐ نے فرمایا دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس یہ ایک تہمد ہے، انھیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا یہ تمھارے اس تہمد کا کیا کریں گی، اگر تم اسے پہنو گے تو ان کے لیے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور اگر وہ پہن لیں تو تمھارے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور ؐ نے انھیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ آنحضور ؐ نے انھیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمھیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں

تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؛

سورتیں یاد ہیں، انھوں نے گن کر بتائیں۔ آنحضورؐ نے پوچھا کیا تم انھیں حافظہ سے پڑھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی جی ہاں! آنحضورؐ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے انھیں تمہارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمھیں یاد ہے۔

بَاب ۴۵ الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ؛

۴۵۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اسے ددھیال اور سسرال میں تقسیم کیا ؛

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ؛

۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ عنہ نے، جو ان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ کو لے پالک بنایا۔ اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو (جو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے) اپنا لے پالک بنایا تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پالک بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پالک اس کی میراث میں سے بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ " انھیں ان کے آباء کی طرف منسوب کر کے بلاؤ" اللہ تعالیٰ کے ارشاد " ومو الیکم" تک، تو لوگ انھیں ان کے آباء کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے "مولا" اور "دینی بھائی" کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ کو علم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پھر ابوالیمان نے پوری حدیث بیان کی ؛

۷۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ

۷۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا، شاید

قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّیْ وَ اشْتَرِطِیْ قُوْلِی اللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ وَ کَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ؛

تمہارا ارادہ حج کا ہے ؟ انھوں نے عرض کی اللہ گواہ ہے۔ میرا مرض شدید ہے آنحضور نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کر سکتی ہو، البتہ شرط لگا لینا کہ جب مناسکِ حج کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی تو حلال ہو جائیں گی، یہ کہہ لینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب آپ مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لیں گے۔ ضباعہ رضی اللہ عنہا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ؛

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ ؛

۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمہارے ہاتھ مٹی میں ملیں ؛

۸۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰذَا قَالُوْا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ یُّسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَکَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰذَا قَالُوْا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا یُنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا ؛

۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو صاحبِ مال و وجاہت تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے، آنحضور نے اپنے پاس موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم اس پر خاموش رہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گذرے جو مسلمانوں کے فقیر اور غریب لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ ان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کے ہاں نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ حضور اکرم نے اس پر فرمایا یہ شخص (فقیر و محتاج) دنیا بھر کے اُس جیسوں سے بہتر ہے۔

بَابٌ ۴۶ اَلْاَکْفَاءُ فِی الْمَالِ وَتَزْوِیْجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِیَةَ ؛

۴۶۔ مال میں کفو۔ اور غریب کا مال دار عورت سے نکاح کرنا۔

۸۲۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رض وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا

۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت "اور اگر تمہیں خوف ہو

فِی الْیَتَامٰی قَالَتْ یَا ابْنَ اُخْتِیْ هٰذِهِ الْیَتِیْمَةُ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا فَیَرْغَبُ فِیْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَیُرِیْدُ اَنْ یُّنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوْا عَنْ نِکَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا فِیْ اِکْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِکَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَی النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ اِلٰی وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ اَنَّ الْیَتِیْمَةَ اِذَا کَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَّمَالٍ رَغِبُوْا فِیْ نِکَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِیْ اِکْمَالِ الصَّدَاقِ وَاِذَا کَانَتْ مَرْغُوْبَةً عَنْهَا فِیْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَکُوْهَا وَاَخَذُوْا غَیْرَهَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ فَکَمَا یَتْرُکُوْنَهَا حِیْنَ یَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَیْسَ لَهُمْ اَنْ یَّنْکِحُوْهَا اِذَا رَغِبُوْا فِیْهَا اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهَا وَیُعْطُوْهَا حَقَّهَا الْاَوْفٰی فِی الصَّدَاقِ ؁

کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے" کے متعلق سوال کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے! اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور مال کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو (اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو لیکن) اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اس صورت میں انھیں نکاح کی اجازت ہے۔ جب وہ ان کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں انصاف سے کام لیں۔ آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت " ویستفتونک فی النساء" سے " وترغبون ان تنکحوھن" تک نازل کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں اگر خوبصورت اور صاحبِ مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح میں اور ان کے نسب میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کرکے۔ لیکن ان میں حسن کی کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ انھیں چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انھیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جبکہ ان کی طرف کوئی میلانِ خاطر نہ ہو، اسی طرح انھیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف میلانِ خاطر ہو تو ان سے نکاح کر لیں، سوا اس کے کہ وہ ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی ان کا پورا پورا حق انھیں دیں ؁

باب ۴۷ مَا یُتَّقٰی مِنْ شُؤْمِ الْمَرْاَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ ؁

۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ" بلاشبہ تمھاری بیویوں اور تمھارے بچوں میں بعض تمھارے دشمن ہیں"۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَیْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ ؁

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمزہ اور سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ

۸۴۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن محمد عسقلانی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نحوست کا ذکر کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی ، تو گھر ، عورت اور گھوڑے میں ہوتی ۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ ۔

۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، انھیں مالک نے خبر دی ، انھیں ابو حازم نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر (نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے ، عورت اور گھر میں ہوتی ۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۔

۸۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان تیمی نے بیان کیا ، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے سنا اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ۔

باب ۴۸ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ ۔

۴۸۔ آزاد عورت ، غلام کے نکاح میں ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدُمٌ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، انھیں مالک نے خبر دی ، انھیں ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے ، انھیں قاسم بن محمد نے ، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں ، انھیں آزاد کیا اور پھر اختیار دیا گیا (کہ اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں ، اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں) کہ "ولا" آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے ۔ اور حضور اکرم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی) چولھے پر تھی ۔ پھر آنحضور کے لیے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا ۔ آنحضور نے اس پر دریافت فرمایا (چولھے پر) ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی ۔ عرض کی گئی کہ وہ ہانڈی اس گوشت کی تھی جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا اور آنحضور صدقہ نہیں کھاتے ۔ حضور اکرم نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ تھا اور اب ہمارے لیے ہدیہ ہے ۔

باب ۴۹ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَعْنِي مَثْنٰى أَوْ ثُلٰثَ أَوْ رُبٰعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ

۴۹۔ چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد " دو دو اور تین تین اور چار چار " اور علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ " دو دو ، تین تین یا چار چار " اللہ تعالیٰ کے ارشاد

ذِكْرُهٗ اُولِيْ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَعْنِيْ مَثْنٰى اَوْ ثُلٰثَ اَوْ رُبَاعَ ٭

"اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلٰث وربٰع" میں بھی مثنیٰ او ثلٰث اور رباع (واو بمعنی او) ہے۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى قَالَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلٰى مَالِهَا وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِيْ مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهٗ مِنَ النِّسَآءِ سِوَاهَا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ ٭

۸۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی۔ انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے" کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ ولی سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے پسند ہوں۔ دو، دو، تین تین یا چار چار سے

باب ۵۔ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ٭

۵۰۔ "اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے" اور رضاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ ٭

۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابوبکر نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضور نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام لیا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا تھے۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جا سکتے تھے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں رضاعت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنھیں نسب حرام کرتا ہے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آنحضور حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور بشر بن عمر نے

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ ؎

بیان کیا - ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سنا ؎

۹۱ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ ؎

۹۱ - ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابو سفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجیے۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی (کہ تمھاری سوکن تمھاری بہن بنے) میں نے عرض کی، تنہا آپ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میرے لیے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضور ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کیا تمھارا اشارہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کی طرف ہے - میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہو سکتی تھی - وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابو لہب کی کنیز تھی، ابو لہب نے انھیں آزاد کر دیا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، ابو لہب کی موت کے بعد اسے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے اور خواب ہی میں اس سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابو لہب نے کہا تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی خیر نہیں دیکھی صرف اس انگلی کے ذریعہ سیراب کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

باب ۵۱ مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ ؎

۵۱ - جنھوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "دو پورے سال اس شخص کے لیے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے" اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

۹۲ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے، ان سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ ؎

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کرو کہ رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

باب ۵۲ لَبَنِ الْفَحْلِ ؎

۵۲ ۔ رضاعت کا تعلق شوہر سے ؎

۹۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ ؎

۹۳ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو القعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے ان کے یہاں اندر آنے کی اجازت چاہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے۔ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے انھیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنحضور کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے متعلق بتایا۔ آنحضور نے مجھے حکم دیا کہ میں انھیں اندر آنے کی اجازت دوں۔

باب ۵۳ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ ؎

۵۳ ۔ دودھ پلانے والی کی شہادت ؎

۹۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبَ ؎

۹۴ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبداللہ بن ابی ملیکہ نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے عقبہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے ہاں ایک عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آنحضور نے اس پر چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں آپ کے سامنے آیا اور عرض کی وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنحضور نے فرمایا اس (تمہاری بیوی) سے کیسے معاملہ رہے گا۔ جبکہ یہ (حبشن) دعوی کرتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دو (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگلی سے

اشارہ کر کے بتایا کہ ایوب نے اس طرح اشارہ کر کے (اس موقعہ پر آنحضورؐ کے اشارہ کو) بتایا تھا۔

بَابُ ۵۴ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ وَقَوْلِهِ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا. وَقَالَ أَنَسٌ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ

۵۴۔ جو عورتیں حلال ہیں اور جو حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم پر حرام کی گئی ہیں تمھاری مائیں اور تمھاری لڑکیاں اور تمھاری بہنیں اور تمھاری پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں اور تمھاری بھائی کی لڑکیاں اور تمھاری بہن کی لڑکیاں" آخر آیت تک، اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلا شبہ اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے" اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "والمحصنٰت من النساء" سے مراد شوہروں والی عورتیں" ہیں، جو آزاد ہوں، حرام ہیں (ان سے نکاح) سوا اس صورت کے کہ ان کے شوہر ان کو طلاق دیدیں یا مر جائیں اور ان کی عدت گزر چکی ہو) البتہ کنیزوں کا اس سے استثناء ہے (انس رضی اللہ عنہ جمہور کے خلاف) اسے جائز سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی کنیز کو جو اس کے غلام کے نکاح میں ہو، اس سے جدا کر دے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں" اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار بیویوں سے زیادہ حرام ہے۔ جیسے اس کی ماں، اس کی بیٹی اور اس کی بہن (اس پر حرام ہیں) اور ہم سے احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نسب کے رشتہ سے سات طرح کی عورتیں حرام ہیں اور سسرال کے رشتہ سے بھی سات طرح کی عورتیں حرام ہیں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "تم پر حرام کی گئیں ہیں تمھاری مائیں" آخر آیت تک۔ اور عبداللہ بن جعفر نے علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور آپ کی بیوی کو (آپ کے انتقال کے بعد) ایک ساتھ اپنے نکاح میں رکھا تھا (صاحبزادی دوسری بیوی سے تھیں) ابن سیرین نے فرمایا کہ ایسی صورت میں کوئی مضائقہ نہیں اور حسن بن حسن بن علی نے دو چچازاد بہنوں کو

امْرَاتُهُ وَيُرْوٰى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ جَعْفَرٍ فِيْمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ اِنْ اَدْخَلَهُ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ اُمَّهُ وَيَحْيٰى هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوْفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا زَنٰى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ وَاَبُوْ نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتّٰى يُلْزِقَ بِالْاَرْضِ يَعْنِيْ يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهٰذَا مُرْسَلٌ ۔

ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا لیکن جابر بن عبداللہ رضی نے اس صورت کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں قطع صلہ رحمی کا اندیشہ ہے۔ گو یہ صورتیں حرام نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " اس کے (آیت میں مذکورہ محرمات کے) سوا تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں " عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور یحییٰ کندی سے روایت ہے کہ شعبی اور ابو جعفر نے فرمایا کہ کوئی شخص اگر کسی لڑکے کے ساتھ اغلام کرلے تو اس کی ماں سے ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ یحییٰ (روایت کے راوی) غیر معروف (بحیثیت عدالت) ہیں اور ان کی روایت کی کوئی روایت متابعت بھی نہیں کرتی، اور عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کرلیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی لیکن ابو نصر کے واسطہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں بیوی کو اس شخص پر حرام قرار دیا تھا۔ ان ابو نصر کا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔ اور عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرات نے فرمایا کہ (مذکورہ بالا صورت میں یعنی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کرلیا تو اس کی بیوی کا نکاح) اس پر حرام ہوجاتا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی (اس پر) اس وقت تک حرام نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری نہ کرے۔ ابن المسیب، عروہ اور زہری نے (صورت مذکورہ میں) اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے ۔

باب ۵۵

وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُوْلُ وَالْمَسِيْسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيْمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْاَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ

۵۵ - "اور تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری پرورش میں رہی ہیں اور جو تمھاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے صحبت کی ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " دخول، مسیس، اور مساس " سے مراد جماع ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ بیوی کے لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہونے میں شوہر کے لڑکیوں کی طرح ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نہ پیش کرو۔ اسی طرح پوتوں کی بیویاں بیٹوں کی بیویوں کی طرح

الْاَبْنَاءِ وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيْبَةَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ حَجْرِهٖ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيْبَةً لَّهٗ اِلٰى مَنْ يَكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهٖ ابْنًا ؕ

ہیں۔ اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی "ربیبۃ" کہا جا سکتا ہے جو اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ربیبہ (زینب بنت ام سلمہ) کو کفالت کے لیے ایک صاحب کے حوالہ کیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے نواسے (حسن بن علی رضی اللہ عنہما) کو بیٹا کہا تھا۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيٰنَ قَالَ فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ اَتُحِبِّيْنَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِيْكَ اُخْتِيْ قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ قُلْتُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ ؕ

۹۵۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ابو سفیان کی صاحبزادی کی طرف آپ کا کچھ میلان ہے؟ حضور اکرم ؐ نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا۔ میں نے عرض کی کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی؟ میں نے عرض کی میں کوئی تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری سوکنیں بھی ہیں) اور میں اپنی بہن کے لیے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضور ؐ نے فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہیں (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا) میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضور نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کے پاس؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں آنحضور نے فرمایا۔ اگر وہ میری ربیبہ (بیوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور لیث نے بیان کیا ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ کی صاحبزادی) کا نام درہ بنت ابی سلمہ تھا۔

بَابٌ ۵۶ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ

۵۶۔ (اور تم پر حرام ہے کہ) "تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں) جمع کرو۔ سوا اس کے جو گزر چکا" (کہ وہ معاف ہے)

۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّيْنَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ

۹۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بہن (عزہ) بنت ابی سفیان سے آپ نکاح کر لیں۔ آنحضور ؐ نے فرمایا اور تمھیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، کوئی میں تنہا تو ہوں نہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو جائے۔ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ یہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے

أَتَكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ ‎

عرض کی یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آئی ہیں کہ آپ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی سے! میں نے عرض کی کہ جی ہاں! فرمایا اللہ گواہ ہے۔ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔

بَابٌ ۵۷ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

۵۷۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ‎

۹۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی انھیں شعبی نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا ‎

۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا۔ فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ‎

۹۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انھیں زہری نے، کہا کہ مجھ سے قبیصہ بن ذویب نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی (حرام ہونے میں) اسی درجہ میں ہے کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتوں کو حرام کرو جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

بَابٌ ۵۸ الشِّغَارُ

۵۸۔ نکاح شغار

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

۱۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ ؛

بَابٌ ۵۹ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ ؛

۱۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ؛

بَابٌ ۶۰ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ ؛

۱۰۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؛

بَابٌ ۶۱ نَهْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا ؛

۱۰۳ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ ؛

صلی اللہ علیہ وسلم نے "نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا بھی کوئی معاملہ نہ ہو

۵۹ - کیا کوئی عورت کسی کے لیے اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے ؟

۱۰۱ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کیا تھا۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرتے شرماتی نہیں۔ پھر جب آیت "ترجی من تشاء منہن" نازل ہوئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس کی روایت ابو سعید مؤدب اور محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام سے کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا ؛

۶۰ - حالتِ احرام میں نکاح۔

۱۰۲ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر بن زید نے حدیث بیان کی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۶۱ - آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ سے منع کر دیا تھا۔

۱۰۳ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن ابن محمد بن علی اور ان کے بھائی عبداللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے واسطہ سے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتو گدھے کے گوشت سے جنگ خیبر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا ؛

۱۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

۱۰۴- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ کے بیان کیا کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ (اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اسی جیسی صورتوں میں ہوگی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۰۵- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ۔

۱۰۵- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمھیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لیے تم نکاح متعہ کرسکتے ہو اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد اور عورت متفق ہو جائیں (ایک ساتھ رہنے پر) اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر محمول کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس اتفاق کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں، تو انھیں اس کی اجازت ہے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کے لیے تھا یا تمام لوگوں کے لیے ابوعبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ اس کا حکم علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کر دیا کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے۔

بَابٌ ۶۲ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔

۶۲- عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لیے پیش کرنا۔

۱۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْأَتَاهُ وَاسَوْأَتَاهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ

۱۰۶- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں وہ کیسی بے حیا عورت تھی، ہائے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا ؛

بے شرمی! ہائے بے شرمی! انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا وہ تم سے بہتر تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں توجہ تھی اس لیے انھوں نے اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کیا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؛

۱۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضور سے کہا کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا تمھارے پاس (مہر کے لیے) کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے۔ اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد میرے پاس ہے اس کا آدھا انھیں دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کرتے کی جگہ اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ تمھارے اس تہمد کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پہن لے گی تو تمھارے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لیے کچھ نہیں رہے گا پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضور نے انھیں دیکھا اور بلایا، یا انھیں بلایا گیا (راوی کو ان الفاظ میں شک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے انھوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انھوں نے گنائیں، آنحضور نے فرمایا کہ ہم نے تمھارے نکاح میں انھیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں یاد ہے۔

بَابُ ۶۳ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ ؛

۶۳۔ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر کے لیے پیش کرنا ؛

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ

۱۰۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب (آپ کی صاحبزادی) حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور خنیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

منورہ میں ہوئی تھی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ دنوں تک انتظار کیا پھر مجھ سے انھوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کی شادی حفصہ سے کردوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضورؐ سے اس کی شادی کردی۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ جب تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو اس پر میرے طرز عمل سے تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہوئی تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا اس کا جواب میں نے صرف اس لیے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم کے راز کو افشاء نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر آنحضورؐ چھوڑ دیتے تو میں حفصہ رض کو قبول کرلیتا۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

۱۰۹- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عراک بن مالک نے اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آنحضور درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے باوجود نکاح کرسکتا ہوں کہ ام سلمہ میرے نکاح میں پہلے ہی سے ہیں اور اگر میں ام سلمہ سے نکاح نہ کیے ہوتا جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی اس کے والد (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) میرے رضاعی بھائی ہیں۔

باب ۶۴ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ

۶۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں کہ تم ان (زیر عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے بارے میں کوئی بات اشارۃً کہو یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی

اللّٰهُ الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ اَكْنَنْتُمْ اَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهٗ وَاَضْمَرْتَهٗ فَهُوَ مَكْنُوْنٌ ۔

پوشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے"۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غفور حلیم" تک۔ "اکننتم" بمعنی اضمرتم ہے۔ ہر وہ چیز جس کی حفاظت کرو اور چھپاؤ وہ "مکنون" کہلاتی ہے۔

١١٠- وَقَالَ لِيْ طَلْقٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ يَقُوْلُ اِنِّيْ اُرِيْدُ التَّزْوِيْجَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّهٗ تَيَسَّرَ لِيْ امْرَاَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُوْلُ اِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّيْ فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكِ خَيْرًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوْحُ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ حَاجَةً وَاَبْشِرِيْ وَاَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ وَتَقُوْلُ هِيَ قَدْ اَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَاِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِيْ عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ وَلَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اَلزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْكِتَابُ اَجَلَهٗ تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ ۔

۱۱۰- مجھ سے طلق نے بیان کیا، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "فیما عرضتم" کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو، کہے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صالح عورت میسر آجائے۔ اور قاسم نے فرمایا کہ (تعریض یہ ہے کہ) معتدہ عورت سے کہے کہ تم میری نظر میں شریف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ تمہیں بھلائی پہنچائے گا یا اسی طرح کے جملے۔ عطاء نے فرمایا کہ تعریض و کنایہ سے کہے صاف صاف نہ کہے (مثلاً) کہے کہ مجھے ضرورت ہے۔ اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سن لی ہے (بصراحت کوئی وعدہ نہ کرے۔ ایسی عورت کا ولی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور اگر عورت نے زمانہ عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا)، حسن نے فرمایا کہ "ولا تواعدوھن سرا" سے مراد زنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الکتاب اجلہ" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

بَابٌ ۶۵ اَلنَّظَرِ اِلَى الْمَرْاَةِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ ۔

۶۵- شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

١١١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَّجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ ۔

۱۱۱- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ (جبریل علیہ السلام) ریشم کے ایک ٹکڑے میں تمہیں لیے آیا اور مجھ سے کہا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی پورا کرے گا۔

١١٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ

۱۱۲- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِيْ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَّبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچی کرلی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرم نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضور کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور دیکھ لو، اگر ایک لوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی (ان صحابی نے کہا کہ) ان خاتون کو اس تہمد میں سے آدھا عنایت فرما دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ تمھارے تہمد کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہنو گے تو اس کے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمھارے لیے کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انھیں بلانے کے لیے فرمایا، انھیں بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے ان سورتوں کو گنایا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمھارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھارے پاس ہے۔

باب ٦٦ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَدَخَلَ فِيْهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَقَالَ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ۔

٦٦۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں۔

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے "پس انھیں روکے مت رہو" اس آیت میں بیاہی اور کنواری دونوں طرح کی عورتیں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور (عورتوں کا) نکاح مشرکین سے مت کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں" اور ارشاد ہے کہ "اور اپنے میں سے

۱۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِيَ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ

رانڈوں اور بیواؤں کا نکاح کراؤ۔

۱۱۳- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ح ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ابن شہاب نے ان سے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا مہر دے کر اس سے نکاح کرتا، دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس (جو اشراف میں سے ہوتا) چلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو۔ اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھوتا بھی نہیں۔ پھر جب دوسرے مرد سے اس کا حمل ظاہر ہو جاتا جس سے وہ عارضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو حمل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو یہ نکاح "نکاح استبضاع" کہلاتا تھا۔ نکاح کی ایک قسم یہ تھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا رکھتے اور اس سے صحبت رکھتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی، تو وضع حمل پر چند دن گزرنے کے بعد اپنے تمام آشناؤں کو بلاتی۔ اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا، سب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمھارا معاملہ تھا وہ تمھیں معلوم ہے اور اب میں نے بچہ جنا ہے، اے فلاں! یہ بچہ تمھارا ہے۔ وہ جس کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو روکتی نہیں تھی۔ یہ کسبیاں ہوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھی جو نشانی سمجھے جاتے تھے، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی تو اس کے پاس آنے جانے

أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَٰلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ ؞

والے جمع ہوتے اور کسی قیافہ شناس کو بلاتے اور بچے کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اور اسی کا بیٹا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح کو باطل قرار دیا، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کے مطابق آج کل لوگوں کا عمل ہے ؞

۱۱۴ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا ؞

۱۱۴ ـ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت "وہ (آیات بھی) جو تمھیں کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنھیں تم وہ نہیں دیتے ہو جو ان کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کر ان سے نکاح کرو"۔ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو، ممکن ہے کہ ان کے مال و جائداد میں بھی شریک ہو، وہی لڑکی کا زیادہ حقدار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے سے اس کی شادی نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک بنے (لڑکی کے واسطہ سے)

۱۱۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ ؞

۱۱۵ ـ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ابن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں، ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور انھیں پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، انھوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

۱۱۶ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ

۱۱۶ ـ ہم سے احمد بن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِيْ مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهٗ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهٖ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيْدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ ٭

یونس نے، ان سے حسن نے آیت " فلا تعضلوہن " کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان کیا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب عدت پوری ہوئی تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے تمہاری بیوی بنایا اور تمہیں عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ ہرگز نہیں خدا کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عورت بھی اس کے یہاں واپس جانا چاہتی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ " تم عورتوں کو روکو مت " میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب میں کر دوں گا۔ بیان کیا کہ پھر انھوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

باب ٦٧ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبَ وَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهٗ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِيْنَ أَمْرَكِ إِلَيَّ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ أَنِّيْ قَدْ نَكَحْتُكِ أَوْلِيَأْمُرْ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا ٭

٦٧ - جب ولی خود لڑکی سے نکاح کرنا چاہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ ان خاتون کے زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک صاحب سے کہا اور انھوں نے آپ کا نکاح پڑھایا۔ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالہ کرتی ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے تم سے نکاح کیا۔ عطاء نے فرمایا کہ (ایسی صورت میں) کسی کو گواہ بنا لینا چاہیئے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے خاندان کے کسی فرد سے کہنا چاہیئے (کہ وہ نکاح کرا دے) سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضور کو ہبہ کرتی ہوں۔ پھر ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔

٧١١ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهٖ فَيَرْغَبُ

٧١١ - ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابومعاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت " اور آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ان کے بارے میں تمھیں مسئلہ بتاتا ہے " آخر آیت تک۔ فرمایا کہ یہ آیت یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی مرد کی

عَنْهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فِي مَالِهٖ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ ۞

پرورش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند نہ کرتا ہو کہ کہیں دوسرا شخص اس کے مال میں دخیل نہ بن جائے اس غرض سے وہ لڑکی کو روکے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے ۞

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيْهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهٗ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ اَشُقُّ بُرْدَتِيْ هٰذِهٖ فَاُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَاٰخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۞

۱۱۸۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضورؐ نے انھیں نظر نیچی اور اوپر کرکے دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! ان کا نکاح مجھ سے کرا دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ انھوں نے عرض کی کہ لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی یہ چادر پھاڑ کے آدھی انھیں دے دوں گا اور آدھی خود رکھوں گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں تمھارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمھارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمھارے ساتھ ہے۔

بَابٌ ۶۸ اِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاللَّآئِيْ لَمْ يَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ ۞

۶۸۔ کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (عدت کے سلسلے میں) کہ "اور وہ عورتیں جنھیں ابھی حیض نہ آتا ہو" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے پہلے کی عدت تین مہینے رکھی ہے ۞

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَّمَكَثَتْ عِنْدَهٗ تِسْعًا ۞

۱۱۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آنحضورؐ کے پاس آئیں اور نو سال تک آنحضورؐ کے ساتھ رہیں۔

بَابٌ ۶۹ تَزْوِيْجِ الْاَبِ ابْنَتَهٗ مِنَ الْاِمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ حَفْصَةَ فَاَنْكَحْتُهٗ ۞

۶۹۔ باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا اور عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنحضورؐ سے کر دیا ۞

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ۔

۱۲۰۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، رخصت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ آنحضورؐ کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

بَابٌ السُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

۷۰۔ سلطان بھی ولی ہے، بوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (ایک خاتون سے) اس ارشاد کے کہ "میں نے تمہارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔"

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

۱۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ اگر آنحضورؐ کو ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرما دیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انھیں مہر میں دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد انھیں دے دو گے تو تمہارے پاس پہننے کے لیے تہمد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کر لو، انھوں نے کہا کہ میرے پاس اور کچھ بھی نہیں آنحضورؐ نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کر لو۔ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی، انھیں وہ بھی نہیں ملی تو آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمہارا نکاح ان خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہیں۔

بَابٌ لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا۔

۷۱۔ باپ یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیاہی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ

۱۲۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت

قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ ۔

نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کی کیا صورت ہوگی ؟ آنحضور نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے گی) ۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا ۔

۱۲۳۔ ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیکہ نے، انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمرو نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کنواری لڑکی (کہتے ہوئے) شرماتی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کے خاموش ہو جانے سے اس کی رضامندی سمجھی جا سکتی ہے ۔

بَابٌ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ ۔

۷۲۔ اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ ۔

۱۲۴۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عبدالرحمٰن اور مجمع ابنی یزید بن جاریہ نے، ان سے خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا وہ ثیبہ تھیں، انھیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضور نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعٰى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ نَحْوَهُ ۔

۱۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں یزید نے خبر دی انھیں یحیٰی نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید نے حدیث بیان کی کہ خذام نامی ایک صحابی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، سابق حدیث کی طرح ۔

بَابٌ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ لِقَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۷۳۔ یتیم لڑکی کا نکاح۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں۔

" اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کا نکاح کر دو"۔ اور جب کسی نے ولی سے کہا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اس پر ولی تھوڑی دیر خاموش رہا (اور پھر قبول کیا) یا یہ کہا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میرے پاس فلاں فلاں چیز ہے۔ یا دونوں خاموش رہے پھر ولی نے کہا کہ میں نے اس عورت سے تمھارا نکاح کیا تو یہ جائز ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے ۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ۔

۱۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، عرض کی یا ام المومنین! "اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے" سے "ما ملکت ایمانکم" تک (کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حُسن اور اس کے مال کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے روکا گیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں (اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو) انھیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" سے "وترغبون" تک نازل کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب صاحبِ مال و صاحبِ جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے اور ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن جب مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے انھیں وہ پسند نہ ہوں تو انھیں چھوڑ دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ لڑکیاں جب انھیں پسند نہیں ہوتیں اور اس لیے وہ انھیں چھوڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رجحان ہو تو ان سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دیں (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

بَابٌ ۴۷ إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ۔

۴۷۔ اگر منگیتر ولی سے یہ کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو، اور ولی کہے کہ میں نے تمھارا نکاح اس سے اتنے اتنے میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ

۱۲۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے

نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

آپ کو آنحضورؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اس عورت کو کچھ دو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضورؐ نے پوچھا تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ تمھارے پاس قرآن مجید محفوظ ہے۔

بَاب ۷۵ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

۷۵۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح بھیج جانے کے بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہیئے، یہاں تک کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ

۱۲۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا انھوں نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ ہم کسی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائیں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہیئے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ

۱۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کرید نہ کرو اور نہ (لوگوں کی نجی گفتگوؤں کو) کان لگا کر سنو۔ آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو۔ بلکہ بھائی بن کر رہو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

بَاب ۷۶ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

۷۶۔ پیغام نکاح نہ دینے کی وضاحت۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ

۱۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی انھوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ

لَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو صورت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ حضور اکرمؐ کا راز کھولوں۔ ہاں اگر آنحضورؐ انھیں چھوڑ دیتے تو میں انھیں قبول کر لیتا۔ اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری کے واسطہ سے کی۔

باب ۷۷ الْخُطْبَةِ ۔

۷۷۔ خطبہ۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ۔

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ دو افراد مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، اور خطبہ دیا۔ (تقریر کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریروں میں جادو ہوتا ہے۔

باب ۷۸ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ ۔

۷۸۔ نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ ۔

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دُلہن بنا کر بٹھائی گئی آنحضرتؐ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، کا مرثیہ پڑھنے لگیں۔ اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا "اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے"۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

باب ۷۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ ۔ وَقَوْلِهِ

۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورتوں کو ان کا مہر خوشدلی سے دو۔ اور مہر زیادہ رکھنا، اور کم سے کم مہر کتنا جائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم ان میں سے کسی کو اگر

تَعَالٰى وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ـ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ ـ وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ ؛

بہت زیادہ مہر دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " یا تم نے ان کے لیے کچھ (مہر کے طور پر) مقرر کیا ہو"۔ اور سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی ؛

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ ؛

۱۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مہر پر) نکاح کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی بشاشت ان میں دیکھی تو ان سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر پر نکاح کیا اور قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا (سونے کی تصریح کے ساتھ)

باب ۸۰ اَلتَّزْوِيْجِ عَلَى الْقُرْاٰنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ ؛

۸۰۔ قرآن مجید پر نکاح کرنا۔ اور بلا مہر (نکاح کرنا)

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْنِيْهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ

۱۳۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آنحضورؐ اب جو چاہیں کریں۔ حضور اکرمؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پھر کھڑی ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! میں نے اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے ہبہ کر دیا آنحضورؐ جو چاہیں کریں۔ حضور اکرمؐ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئیں اور عرض کیا کہ انھوں نے اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے ہبہ کر دیا آنحضورؐ جو چاہیں کریں۔ اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے ان سے دریافت فرمایا تمھارے پاس کچھ (مہر کے لیے) ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں۔

فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ مَعِیَ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ اَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؛

آنحضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، ایک لوہے کی انگوٹھی بھی اگر مل جائے وہ گئے اور تلاش کیا۔ پھر واپس آکر عرض کی کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ قرآن ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں، میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے ؛

باب ۸۱ اَلْمَهْرِ بِالْعُرُوْضِ وَخَاتَمٍ مِّنْ حَدِیْدٍ ؛

۸۱۔ سامان اور اسباب اور لوہے کی انگوٹھی مہر میں۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیٰنَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِّنْ حَدِیْدٍ ؛

۱۳۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے فرمایا نکاح کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

باب ۸۲ اَلشُّرُوْطِ فِی النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ فَاَثْنٰی عَلَیْهِ فِیْ مُصَاهَرَتِهٖ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ فَصَدَقَنِیْ وَوَعَدَنِیْ فَوَفٰی لِیْ ؛

۸۲۔ نکاح کے وقت کی شرطیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اور مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور خوب کی۔ فرمایا کہ جو بات انھوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو وعدہ کیا پورا کیا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَقُّ مَا اَوْفَیْتُمْ مِّنَ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ؛

۱۳۶۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے (یعنی نکاح کی شرطیں)

باب ۸۳ اَلشُّرُوْطِ الَّتِیْ لَا تَحِلُّ فِی النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا ؛

۸۳۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے ؛

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ زَكَرِیَّاءَ هُوَ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۱۳۷۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے جو ابوزائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ؛

علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس لیے کرے تاکہ اس کی جگہ اپنے لیے خالی کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا ۔

باب ۸۴ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۸۴ ۔ شادی کرنے والے کے لیے زرد رنگ ، اور اس کی روایت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے ۔

۱۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ؛

۱۳۸ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی ، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد رنگ کا نشان تھا ۔ حضور اکرم ؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ انھوں نے انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے ۔ آنحضور ؐ نے دریافت فرمایا اسے مہر کتنا دیا ہے انھوں نے کہا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا ۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا کہ پھر ولیمہ کرو ۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو ۔

باب ۸۵

۸۵ ۔

۱۳۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتٰى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأٰى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا ؛

۱۳۹ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور مسلمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا (کھانے سے فراغت کے بعد) آنحضور ؐ باہر تشریف لے گئے جیسا کہ نکاح کے بعد آپ کا دستور تھا ۔ پھر آپ امہات المؤمنین کے حجروں میں تشریف لے گئے آپ نے ان کے لیے دعا کی اور انھوں نے آپ کے لیے دعا کی ۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو (مدعو حضرات میں سے) دو صحابہ کو دیکھا کہ وہ اس گھر میں جہاں دعوت تھی بیٹھے ہوئے تھے) اس لیے آپ پھر واپس تشریف لے گئے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے خود آنحضور ؐ کو خبر دی یا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں حضرات چلے گئے ۔

باب ۸۶ كَيْفَ يُدْعٰى لِلْمُتَزَوِّجِ ؛

۸۶ ۔ دولھا کو کس طرح دعا دی جاتی ہے ۔

۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ

۱۴۰ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ، ان سے حماد نے حدیث بیان کی جو زید کے صاحبزادے ہیں ، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے ؟

امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ٭

انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تمھیں برکت دے۔ دعوتِ ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

باب ۸۷ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ ٭

۸۷۔ دُلھن کا بناؤ سنگار کرنے والی عورتوں اور دُلھن کو دعا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ ٭

۱۴۱۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر کے اندر قبیلہ انصار کی خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے (دلھن کے ساتھ موجود عورتوں سے) کہا، خیر و برکت کے ساتھ اور اچھے نصیب کے ساتھ ٭

باب ۸۸ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ ٭

۸۸۔ جس نے غزوہ سے پہلے دُلھن کے پاس جانا پسند کیا ٭

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا ٭

۱۴۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ انبیاء میں سے ایک نبی علیہ السلام نے غزوہ کیا اور (غزوہ سے پہلے) اپنی قوم سے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

باب ۸۹ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ ٭

۸۹۔ جس نے نو سال کی عمر کی بیوی کے ساتھ خلوت کی ٭

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا ٭

۱۴۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ آنحضورؐ کے ساتھ نو سال تک رہیں[1] ٭

[1] یہ حدیث اس سے پہلے بھی متعدد طرح سے آچکی ہے اور ایک موقع پر نوٹ میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ عرب جیسے گرم خطے میں عورتیں عموماً نو سال کی عمر میں بالغ ہو جایا کرتی تھیں اور اس عمر میں ان کی شادی ہو جایا کرتی تھی اور وہ رخصت ہو کر اپنے شوہروں کے یہاں چلی جاتی تھیں۔ ابتدار بلوغ کا تعلق موسم اور آب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خطوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں اس کے برعکس بہت زیادہ سرد خطوں میں بلوغ اوسطاً اٹھارہ بیس سال میں ہوتا ہے۔

باب ۹۰ البناء في السفر

۱۴۴ - حدثنا محمد بن سلام أخبرنا إسمعيل بن جعفر عن حميد عن أنس قال أقام النبي صلى الله عليه وسلم بين الخيبر والمدينة ثلاثا يبنى عليه بصفية بنت حيي فدعوت المسلمين إلى وليمته فما كان فيها من خبز ولا لحم أمر بالأنطاع فألقي فيها من التمر والأقط والسمن فكانت وليمته فقال المسلمون إحدى أمهات المؤمنين أو مما ملكت يمينه فقالوا إن حجبها فهي من أمهات المؤمنين وإن لم يحجبها فهي مما ملكت يمينه فلما ارتحل وطى لها خلفه ومد الحجاب بينها وبين الناس۔

۹۰ - سفر میں دلھن کے ساتھ خلوت کرنا

۱۴۴ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین صفیہ بنت حیی کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضورؐ کے ولیمہ پر بلایا لیکن اس دعوت میں روٹی اور گوشت بھی نہیں تھا، آنحضور نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا اور یہی آنحضورؐ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے (صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا) کہ امہات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضورؐ نے انھیں کنیز ہی رکھا ہے (کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں) اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر آنحضور ان کے لیے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ امہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپ ان کے لیے پردہ نہ کرائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں چنانچہ جب کوچ ہوا تو آنحضورؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر پیچھے جگہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈلوایا۔

باب ۹۱ البناء بالنهار بغير مركب ولا نيران

۱۴۵ - حدثني فروة بن أبي المغراء حدثنا علي بن مسهر عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت تزوجني النبي صلى الله عليه وسلم فأتتني أمي فأدخلتني الدار فلم يرعني إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى۔

۹۱ - دن کے وقت دلھن کے پاس جانا، سواری اور روشنی کے اہتمام کے بغیر

۱۴۵ - مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تھی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ پھر مجھے کسی چیز نے خوفزدہ نہیں کیا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی آمد) کے۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔

باب ۹۲ الأنماط ونحوها للنساء

۱۴۶ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان حدثنا محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل اتخذتم أنماطا قلت يا رسول الله وأنى لنا أنماط قال إنها ستكون۔

۹۲ - مخمل کے بچھونے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لیے

۱۴۶ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے جب انھوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جھالردار چادریں بھی لے لیں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس جھالردار چادریں کہاں! آنحضور نے فرمایا کہ جلد ہی ہو جائیں گے۔

باب ۹۳ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا ۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ ۔

باب ۹۴ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ

۹۳۔ وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں ۔

۱۴۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے ایک (یتیم) لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمھارے پاس لہو (دف بجانے والا) نہیں تھا، انصار دف کو پسند کرتے ہیں ۔

۹۴۔ دولھا یا دلھن کو تحفہ دینا۔ ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے، ان کا نام جعد ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، ابو عثمان نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ (بصرہ کی) مسجد بنی رفاعہ میں ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جب ام سلیم رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کی طرف سے ہوتا تو آپ ان کے پاس جاتے اور انھیں سلام کرتے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دولھا بنے تو مجھ سے ام سلیم نے کہا کہ کیوں نہ ہم حضور اکرمؐ کو کوئی ہدیہ دیں۔ میں نے کہا کہ ضرور دو۔ چنانچہ کھجور، گھی اور پنیر کا ملیدہ بنا کر ایک ہانڈی میں میرے ساتھ حضور اکرمؐ کے پاس بھیجا۔ میں اسے لے کر جب آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انھیں بلا لاؤ اور تمھیں جو بھی مل جائے اسے بلا لاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے آنحضورؐ کے حکم کے مطابق کیا۔ جب میں واپس آیا تو آنحضورؐ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ اپنا ہاتھ اس ملیدہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپ نے اس پر پڑھا۔ اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ ملیدہ کھانے کے لیے آنحضورؐ بلانے لگے، آپ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا

لهم اذكروا اسم الله وليأكل كل رجل مما يليه قال حتى تصدعوا كلهم عنها فخرج منهم من خرج وبقي نفر يتحدثون قال وجعلت اغتم ثم خرج النبي صلى الله عليه وسلم نحو الحجرات وخرجت في اثره فقلت انهم قد ذهبوا فرجع فدخل البيت وارخى الستر واني لفي الحجرة وهو يقول يا ايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوت النبي الا ان يؤذن لكم الى طعام غير ناظرين انه ولكن اذا دعيتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستأنسين لحديث ان ذلكم كان يؤذي النبي فيستحيي منكم والله لا يستحيي من الحق. قال ابو عثمان قال انس انه خدم رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين.

نام پڑھ لو۔ اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے۔ بیان کیا کہ تمام لوگ اس ملیدہ کو کھا کر الگ ہو گئے۔ جسے جانا تھا، وہ چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں باتیں کرتے رہے (انس رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ مجھے (ان کے گھر میں ٹھہرے رہنے کی وجہ سے) بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی (کیونکہ اس سے آنحضورؐ کو تکلیف تھی) پھر حضور اکرمؐ ازواج مطہراتؓ کے حجروں کی طرف چلے گئے۔ پھر میں بھی آنحضورؐ کے پیچھے گیا۔ اور آنحضورؐ سے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ آنحضورؐ واپس تشریف لائے اور گھر میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت حجرہ ہی میں موجود تھا۔ آنحضورؐ اس وقت اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو بجز اس وقت کے جب کھانے کے لیے تمھیں (آنے کی) اجازت دی جائے (اور اس وقت بھی) ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو۔ البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے۔ سو وہ تمھارا شرم و لحاظ کرکے تم سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا" ابو عثمان کہتے ہیں کہ انس نے کہا کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔

باب ۹۵ استعارة الثياب للعروس وغيرها.

۹۵ ۔ دلھن کے لیے کپڑے اور زیور وغیرہ مستعار لینا۔

۱۴۹ - حدثني عبيد بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة انها استعارت من اسماء قلادة فهلكت فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناسا من اصحابه في طلبها فادركتهم الصلوة فصلوا بغير وضوء فلما اتوا النبي صلى الله عليه وسلم شكوا ذلك اليه فنزلت اية التيمم فقال اسيد بن حضير جزاك الله خيرا فوالله ما نزل بك امر

۱۴۹ - مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے، وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسماء سے ہار مانگا تھا وہ گم ہو گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔ راہ میں انھیں نماز کا وقت آگیا (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) انھوں نے نماز بے وضو پڑھی۔ جب آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی تو تیمم کی آیت اتری، اسید بن حضیر نے کہا اے عائشہ! اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ ہی کے

قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّ جَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَرَكَةً ؎

باب ۹۶ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ ؎

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَقُوْلُ حِيْنَ يَاْتِىْ اَهْلَهٗ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِى الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِىْ ذٰلِكَ اَوْ قُضِىَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرُّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا ؎

باب ۹۷ اَلْوَلِيْمَةُ حَقٌّ۔ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ؎

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ اُمَّهَاتِىْ يُوَاظِبْنَنِىْ عَلٰى خِدْمَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتُوُفِّىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ اُنْزِلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَا اُنْزِلَ فِىْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِىَ رَهْطٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ

نجات دی ۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت وسہولت نصیب ہوئی۔

۹۶۔ جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے؛

۱۵۰۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے کریب نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بسم اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِى الشَّيْطَانَ الخ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد تو ہم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے یہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۹۷۔ ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو؛

۱۵۱۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ میری ماں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی تھی۔ میں نے دس سال آنحضرت ؐ کی خدمت کی اور جب آپ ؐ کا وصال ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی اس سے میں ... خوب واقف ہوں۔ اور اول شانِ نزول آیت حجاب شبِ زفاف زینب بنت جحش ہے۔ جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دلھن بنیں، تو آپ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد اکثر تو ان میں سے چلے گئے۔ مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور انھوں نے بڑی دیر لگائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال سے نکل گیا کہ شاید یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

خَرَجْتُ مَعَهٗ لِكَيْ يَخْرُجُوْا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتّٰى جَآءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ لَمْ يَقُوْمُوْا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ وَظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ بِالسِّتْرِ وَاُنْزِلَ الْحِجَابُ ؛

اور میں ٹہلتے رہے۔ اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آیا۔ جب زینبؓ کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں۔ پھر آپ اُلٹے آئے اور میں بھی آیا۔ جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

⁂

بَاب ۹۸ اَلْوَلِيْمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ ؛

۹۸۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو؛

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا قَالَ سَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمْ اَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ ؛

۱۵۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا؟ وہ بولے ایک گٹھلی کھجور کے وزن برابر سونا دیا تھا؛

۱۵۳۔ وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ عَلَى الْاَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلٰى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ اُقَاسِمُكَ مَالِيْ وَاَنْزِلُ لَكَ عَنْ اِحْدٰى امْرَاَتَيَّ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَ وَاشْتَرٰى فَاَصَابَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ؛

۱۵۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ جب مہاجر مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں اُترے۔ عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ربیع کے یہاں اترے، انھوں نے کہا اے بھائی عبدالرحمٰن ابن عوف! میں تجھے اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک بیوی کو طلاق دیکر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمٰن بولے آپ کا مال اور بیویاں اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے بازار جاکر خرید و فروخت شروع کردی۔ کچھ گھی اور پنیر حاصل کیا۔ پھر شادی کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ مَآ اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ ؛

۱۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

۱۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ ۔

ان سے شعیب نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی مہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں مالیدہ کھلایا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ ۔

۱۵۶۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے جب خلوت کی تو مجھے بھیجا۔ میں جا کر لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لایا۔

باب ۹۹ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ ۔

۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ ۔

۱۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، انھوں نے کہا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا۔ فرمانے لگے کہ جس قدر زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

باب ۱۰۰ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ ۔

۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ ۔

۱۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صفیہ نے، ان سے ان کی ماں صفیہ بنت شیبہ نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جَو ہی میں کر دیا تھا۔

باب ۱۰۱ حَقُّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ ۔

۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (تو جائز ہے) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یا دو دن میں موقت نہیں فرمایا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا ۔

۱۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی۔ ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمھیں کوئی دعوتِ ولیمہ کے لیے بلائے تو ضرور جاؤ۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ ۔

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے، ان سے ابو موسیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور بیماروں کی عیادت کرو۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ ۔

۱۶۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا۔ قسم کو پورا کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا۔ اور ان چیزوں سے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ریشمی گدے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں۔ اور ریشمی اور پارچہ جات، کتان، استبرق کے عمدہ ریشمی کپڑے۔ ابوالاحوص کی ابوعوانہ اور شیبانی نے لفظ "افشاء السلام" میں متابعت کی۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ ۔

۱۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہا کہ ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ابواسید کی نئی دلھن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمھیں معلوم، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔ آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیں۔

بَابٌ ۱۰۲ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ ۔

۱۰۲۔ (جس شخص نے دعوت قبول کی) اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ

۱۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو

الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❊

اور غرباء نہ بلائے جائیں تو وہ کھانا سب سے زیادہ بُرا ہے۔ اور جو شخص دعوت ولیمہ کو چھوڑ دے۔ تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

باب ۱۰۳ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ ❊

۱۰۳۔ جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی ❊

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ ❊

۱۶۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابوحازم نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر سری پائے کے کھانے کی بھی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کرلوں گا۔ اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہدیۃً بھیجی جائیں تو میں ان کو لے لوں گا۔

باب ۱۰۴ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا ❊

۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا ❊

❊ ❊ ❊

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ ❊

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی جو ابراہیم کے بیٹے ہیں ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لیے جب کوئی تمھیں بلائے تو قبول کر لو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رض شادی وغیرہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے ❊

باب ۱۰۵ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ ❊

۱۰۵۔ دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا ❊

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ❊

۱۶۶۔ ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی جو صہیب کے بیٹے ہیں۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے آتے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا۔ خدایا! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

باب ۱۰۶ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا

۱۰۶۔ کیا دعوت میں اگر کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ

فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ ؛

آئے، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے ابن عمرؓ نے ابو ایوب کو بلایا تھا۔ انھوں نے دیوار پر تصویر دیکھی، ابن عمر بولے اس میں ہم پر عورتیں غالب آگئی ہیں، ابو ایوب نے کہا، جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت ہیں۔ مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا۔ بخدا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ ؛

۱۶۷۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا کہ میں نے تکیے خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں، آنحضرت ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے اور اندر نہ آئے میں نے آپ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ (آپ فرمائیں) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو۔ تو آپ نے فرمایا یہ تکیے کیسے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا۔ میں نے یہ تکیے اس لیے خریدے ہیں کہ آپ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور سرزنش کے طور پر کہا جائے گا، تم نے جو کچھ یہ کیا ہے، اسے زندہ کرو۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

* * *

باب ۱۰۷ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

۱۰۷۔ نئی دلھن کا ولیمہ میں مہمان مردوں کی خدمت کرنا۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذَلِكَ ؛

۱۶۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل نے، کہا کہ جب ابو اسید ساعدی نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی۔ اس موقعہ پر کھانا ان کی دلھن ام اسید رضی اللہ عنہا ہی نے تیار کیا اور انھوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضورؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضورؐ کے سامنے پینے کے لیے پیش کیا۔

باب ۱۰۸ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ ۔

۱۶۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ ۔

۱۰۸ ۔ شادی کے موقعہ پر کھجور کا شربت اور ایسا مشروب بنانا جو نشہ آور نہ ہو ۔

۱۶۷ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، کہا کہ میں نے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ دلھن تھی۔ بیوی نے کہا یا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا (راوی کو شک تھا) کہ تمھیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضور کے لیے کیا تیار کیا تھا ؛ میں نے آپ کے لیے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شربت تیار کیا تھا ۔

باب ۱۰۹ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ ۔

۱۰۹ ۔ عورتوں کی خاطر داری ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں ۔

۱۶۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ ۔

۱۶۸ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لوگے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہوگے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کرلوگے ۔

باب ۱۱۰ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ ۔

۱۱۰ ۔ عورتوں کے بارے میں وصیت ۔

۱۶۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۔

۱۶۹ ۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمھیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہوگے تو اسے توڑ ڈالوگے اور اگر اسے چھوڑ دوگے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمھیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں ۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ اِلٰى نِسَآئِنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةً اَنْ يَّنْزِلَ فِيْنَا شَيْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا ؞

باب ۱۱۱ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ؞

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ ؞

باب ۱۱۲ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْاَهْلِ ؞

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشَرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ لَّا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَّلَا قُرٌّ وَّلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ

۱۷۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنی بیویوں کے ساتھ گفتگو اور بہت زیادہ خوش طبعی سے اس خوف کی وجہ سے پرہیز کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے پھر جب آنحضورؐ کی وفات ہوگئی تو ہم نے ان سے خوب کھل کے گفتگو کی، خوش طبعی کی ؞

۱۱۱۔ خود کو اور اپنے بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ ؞

۱۷۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا. پس امام نگران ہے اس سے سوال ہوگا، مرد اپنے بیوی بچوں کا نگران ہے، اور اس سے سوال ہوگا. عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے سوال ہوگا. غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور اس سے سوال ہوگا. ہاں پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا (اس کی رعیت، زیر نگرانی چیز کے بارے میں)

۱۱۲۔ بیوی کے ساتھ حُسنِ معاشرت ۔

۱۷۲۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن اور علی بن حجر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عیسٰی بن یونس نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ گیارہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھیں اور خوب پختہ عہد و پیمان کیے کہ اپنے اپنے شوہروں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی. سب سے پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر ایک لاغر اونٹ کا گوشت ہے وہ بھی پہاڑ کی چوٹی پہ رکھا ہوا. نہ راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ گوشت ہی فربہ اور عمدہ ہے کہ اسے وہاں سے لانے کی زحمت گوارا کی جائے. دوسری نے کہا کہ میں اپنے شوہر کی باتیں نہ پھیلاؤں گی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں، البتہ اگر اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے چھپے ہوئے عیوب سے بھی پردہ اٹھاؤں گی. تیسری نے کہا کہ میرا شوہر لمبا تڑنگا ہے. اگر بات کروں تو طلاق ملتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو معلق رہتی ہوں، چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح (معتدل) ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا.

وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ

نہ اس سے خوف ہے نہ اکتاہٹ۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے یا عاجز، سینہ سے دبانے والا، تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، سر پھوڑ دے یا زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا شوہر ہے کہ اس کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح نرم ہے اور اس کی خوشبو زرنب (ایک گھاس) کی خوشبو کی طرح ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا شوہر اونچے ستونوں والا۔ لمبی نیام والا، بہت زیادہ دینے والا (سخی) ہے اس کا گھر دار المشورہ کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے، اور تمہیں معلوم ہے مالک کون ہے، وہ ان تمام تعریفوں سے بلند و بالا ہے جو ذہن میں آ سکیں، اس کے اونٹ اپنے تھان پر بہت ہوتے ہیں۔ لیکن صبح کو چراگاہ میں جانے والے کم ہیں اور جب وہ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انہیں (مہمانوں کے لیے) ذبح کیا جائے گا۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابوزرع ہے۔ اس نے میرے کانوں کو زیور سے بوجھل کر دیا ہے۔ میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے۔ مجھے اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ مجھے اس نے چند بکریوں کے مالک گھرانہ میں ایک کونے میں پڑا پایا پھر وہ مجھے ایک ایسے گھرانہ میں لایا جو گھوڑوں اور کجاوہ کی آواز والا تھا اور جہاں کٹی ہوئی کھیتی کو گاہنے والے اور اناج کو صاف کرنے والے (سب ہی موجود تھے) اس کے یہاں میں بولتی تو اس میں کوئی نکادت والا نہیں تھا، اور سوتی تو صبح کر دیتی۔ پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابوزرع کی ماں، تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ خانہ بھرا رہتا تھا اور اس کا گھر خوب کشادہ تھا، اور ابوزرع کا بیٹا، میں آپ کے اوصاف کیا بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دو شاخہ نکلنے کی جگہ جیسی تھی (یعنی چھریرے جسم کا تھا) اور بکری کے چار ماہ کے بچہ کا

ذَاتِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تُعَشِّشُ بَيْنَنَا تَعْشِيشًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهٰذَا أَصَحُّ ۔

دودھ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی) اور ابوزرع کی بیٹی، تو اس کی خوبیاں کیا گناؤں، اپنے باپ کی بڑی ہی فرمانبردار (اتنی فربہ موٹی کہ) چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لیے حسد و غصہ کا باعث۔ اور ابوزرع کی کنیز، تو وہ بھی خوبیوں کی مالک تھی۔ ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھرتی تھی، اس نے بیان کیا کہ ابوزرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دو بچے تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور ہاتھ میں خطی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لیے بہت سے مویشی لایا اور ہر ایک میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز واقارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا اگر میں سب جمع کروں تو بھی ابوزرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہو سکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابوزرع تھا۔ ابو عبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ سعید ابن سلمہ نے ہشام کے واسطہ سے "ولا تعشش بیننا تعشیشًا" بیان کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے "فاتقمح" میم کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ حَبَشٌ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ ۔

۱۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ فوجی نیزہ کے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے جسم مبارک سے) میرے لیے پردہ کیا اور میں وہ مظاہرہ دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی تم خود اندازہ لگا لو کہ ایک نوعمر لڑکی جب کھیل سنتی ہے (تو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے)

بَابُ ۱۱۳ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا ۔

۱۱۳۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے میں نصیحت۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ

۱۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بہت دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق

اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَآءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَآ اَنْزَلْتُ جِئْتُهٗ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ اَوْ غَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فَرَاجَعَتْنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدٰهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدٰكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ اَفَتَاْمَنِيْنَ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْ لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما" بالآخر ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک جگہ جب وہ راستہ سے ہٹے (قضاء حاجت کے لیے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر آپ نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما" عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی، آپ نے فرمایا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عوالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (عوالی سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور ایک دن میں حاضری دیتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم خاندان قریش کے لوگ، عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے یہاں (ہجرت کر کے) آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مغلوب تھے۔ ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کیوں لگتا ہے؟ خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آنحضور کو جواب دیتی ہیں اور بعض تو آنحضور سے ایک دن رات تک الگ تھلگ رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ نامراد ہو گئی۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے اور (مدینہ کی طرف) روانہ ہوا۔ پھر میں (ام المؤمنین حضرت) حفصہ کے گھر گیا (جو حضرت عمر کی صاحبزادی ہیں) اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک دن رات تک

وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هَذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ

غصہ رہتی ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں (ایسا ہو جاتا ہے) میں نے اس پر کہا کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامراد ہوئی، کیا تمھیں اس کا کوئی خوف نہیں رہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کی وجہ سے اللہ تم پر غصہ ہو، اور پھر تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ حضور اکرم سے مطالبات نہ کیا کرو نہ کسی معاملہ میں آنحضور کو جواب دیا کرو اور نہ آنحضور کو چھوڑا کرو۔ اگر تمھیں کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ تمھاری سوکن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور حضور اکرم کو تم سے زیادہ عزیز ہے، ان کی وجہ سے تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ ملک غسان ہم پر حملہ کے لیے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے پر بڑی زور زور سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر نکلا تو انھوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی، کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں! حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرم نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسر و نامراد ہوئی۔ مجھے تو اس کا خطرہ لگا ہی رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلدی ہو گا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کے لیے روانہ ہو گیا) میں نے فجر کی نماز حضور اکرم کے ساتھ پڑھی (نماز کے بعد) حضور اکرم اپنے ایک بالاخانہ میں چلے گئے اور وہاں تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا اب روتی کیا ہو۔ میں نے تمھیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا۔ کیا آنحضور نے تمھیں طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضور اس وقت بالاخانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا اس کے ارد گرد کچھ صحابہ موجود تھے اور ان میں سے بعض رو رہے تھے۔ تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم مجھ پر غالب آ گیا اور میں اس بالاخانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرم تشریف رکھتے تھے میں نے آنحضور کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت لے لو۔ غلام اندر گیا اور حضور اکرم سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے آنحضور سے عرض کی اور آنحضور سے آپ کا ذکر کیا لیکن

فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسًا وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَ فِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ

آنحضورؐ خاموش رہے، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب ہوا، اور دوبارہ آکر میں نے غلام سے کہا کہ عمرؓ کے لیے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آکر پھر کہا کہ میں نے آنحضورؐ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آنحضورؐ خاموش رہے۔ میں پھر واپس آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کہا کہ عمرؓ کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آکر جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضورؐ سے کیا اور آنحضورؐ خاموش رہے۔ میں وہاں سے واپس آرہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضورؐ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بُنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی بستر بھی نہیں پڑا ہوا تھا۔ بان کے نشانات سے آنحضورؐ کے پہلو مبارک پر نشان پڑے ہوئے تھے۔ جس تکیہ پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی یا رسول اللہؐ! کیا آنحضورؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضورؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں۔ میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضور کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ یا رسول اللہؐ! آپ کو معلوم ہے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضورؐ اس پر مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے میں حفصہؓ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہؐ کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا۔ آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس پر حضور اکرمؐ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آنحضورؐ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آنحضورؐ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا گواہ ہے۔ میں نے آنحضورؐ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکتی۔ سوا تین چمڑوں کے (جو وہاں موجود تھے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فراخی اور وسعت

یا رسول اللہ استغفرلی فاعتزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم نساءہ من اجل ذلک الحدیث حین افشتہ حفصۃ الی عائشۃ تسعا وعشرین لیلۃ وکان قال ما انا بداخل علیھن شھرا من شدۃ موجدتہ علیھن حین عاتبہ اللہ فلما مضت تسع وعشرون لیلۃ دخل علی عائشۃ فبدأ بھا فقالت لہ عائشۃ یا رسول اللہ انک کنت قد اقسمت ان لا تدخل علینا شھرا وانما اصبحت من تسع وعشرین لیلۃ اعدھا عدا فقال الشھر تسع وعشرون فکان ذلک الشھر تسعا وعشرین لیلۃ قالت عائشۃ ثم انزل اللہ تعالیٰ ایۃ التخییر فبدأ بی اول امرأۃ من نسائہ فاخترتہ ثم خیر نساءہ کلھن فقلن مثل ما قالت عائشۃ ۔

حاصل ہے اور انہیں دنیا دی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے، آنحضورؐ ابھی تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ابن خطابؓ! تمہاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کیجیے (کہ میں نے دنیاوی شان وشوکت کے متعلق یہ غلط خیال دل میں رکھا) چنانچہ حضور اکرمؐ نے اپنی ازواج کو اسی وجہ سے انتیس دن تک الگ رکھا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کا راز عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ پر عتاب کیا تو آنحضورؐ کو اس کا بہت رنج ہوا۔ (اور آپ نے ازواج سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا) پھر جب انتیسویں کی رات گزر گئی تو آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور آپؐ سے ابتدا کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو انتیس ہی دن گزرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا ہے۔ وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر (جس میں ازواج مطہرات کو آنحضورؐ کے ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آنحضورؐ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا) تو میں نے آنحضورؐ ہی کو پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار کیا اور سب نے وہی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ چکی تھیں ۔

باب ۱۱۴ صوم المرأۃ باذن زوجھا تطوعا ۔

۱۱۴۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی روزہ رکھنا ۔

۱۷۵۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ ۔

۱۷۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے ۔

باب ۱۱۵ اذا باتت المرأۃ مھاجرۃ فراش زوجھا ۔

۱۱۵۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گزارے ۔

۱۷۶۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن سلیمان عن ابی حازم عن

۱۷۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے

اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ ‎۔

اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کرے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ ‎۔

۱۷۷۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گذارتی ہے، تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز نہ آجائے۔

باب ۱۱۶ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ ‎۔

۱۱۶۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی مرضی کے بغیر اجازت نہ دے۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدّٰى إِلَيْهِ شَطْرُهُ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ ‎۔

۱۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی صریح اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔[1] اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطہ سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا) اور اس میں روزہ کا بھی ذکر ہے۔

باب ۱۱۷

۱۱۷۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ

۱۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، انھیں تیمی نے خبر دی انھیں ابوعثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔ مالدار جنت کے دروازہ پر (حساب کے لیے) روک لیے گئے تھے۔ البتہ

[1] شریعت نے ہر ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ کما کے لایا تھا، اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے۔

اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا
عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ ؛

باب ۱۱۸ كُفْرَانِ الْعَشِيْرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَ
هُوَ الْخَلِيْطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيْهِ عَنْ اَبِیْ
سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۸۰ا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا
طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ
الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ
الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا
طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ
قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ
اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا
يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ
ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ
تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ
تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ
الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهُ
لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ
فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ
اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ قَالَ
بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ

جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عام عورتیں تھیں ؛

۱۱۸ا۔ عشیر کی ناشکری۔ عشیر سے مراد شوہر ہے۔ ساتھی کے معنی میں ہے معاشرہ سے۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے ؛

۱۸۰ا۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں عطاء بن یسار نے، اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آنحضورؐ نے لوگوں کے ساتھ اس کی نماز پڑھی۔ آنحضورؐ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی جا سکے۔ پھر طویل رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھا کر پھر بہت دیر تک قیام کیا یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ نے دوسرا طویل رکوع کیا یہ رکوع طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر دوبارہ قیام کیا اور بہت دیر تک حالت قیام میں رہے یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر سر اٹھایا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی یا آنحضورؐ نے یہ فرمایا راوی کو شک تھا، مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے۔ اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہیبتناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا۔ وہ ..... ناشکری کرتی ہیں، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور

وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ؎

اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسنِ سلوک کا معاملہ کرو۔ پھر بھی تمھاری طرف سے کوئی چیز اس کے لیے ناگوارِ خاطر ہوئی تو کہہ دیگی کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں ؎

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ ؎

۱۸۱۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اکثر رہنے والے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کی اکثر رہنے والی عورتیں تھیں۔ اس روایت کی متابعت ایوب اور سلم بن زریر نے کی ؎

بَابٌ ۱۱۹ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۔ تمھاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ اس کی روایت ابو جحیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ؎

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ؎

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبد اللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (روزانہ) دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو روزے بھی رکھو اور بلا روزے کے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمھارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ تمھاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے ؎

بَابٌ ۱۲۰ اَلْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا ؎

۱۲۰۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے ؎

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

۱۸۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امیر (حاکم) نگران ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے

عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

بچوں پر نگران ہے۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

باب ۱۲۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۔

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مرد عورتوں کے سردھرے ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ بڑی رفعت والا بڑا عظمت والا ہے" تک۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّقَعَدَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

۱۸۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالاخانہ میں قیام کیا۔ پھر آنحضورؐ انتیس دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کے لیے عہد کیا تھا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس (۲۹) کا ہے۔

باب ۱۲۲ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ فِيْ غَيْرِ بُيُوْتِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ مُّعٰوِيَةَ ابْنِ حَيْدَةَ رَفَعَهٗ غَيْرَ اَنْ لَّا تُهْجَرَ اِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۱۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ازواج سے ایک مہینہ کے لیے علیحدگی، اور ان کے حجروں سے الگ دوسری جگہ قیام۔ معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ "اپنی بیوی سے اظہار ناراضگی کے لیے اگر الگ رہنا ہے تو گھر میں رہتے ہوئے الگ رہنا چاہیئے" لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

۱۸۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے خبر دی، انہیں عکرمہ بن عبدالرحمن بن حارث نے خبر دی اور انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک واقعہ کی وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے۔ پھر جب انتیس دن گذر گئے تو آنحضورؐ ان کے پاس صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت گئے، آنحضورؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو يَعْفُورٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اَبِي الضُّحٰى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا هُوَ مَلْاٰنُ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ لَّهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ ؛

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابویعفور نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابوالضحٰی کی مجلس میں (مہینہ پر) بحث کی تو انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی، آپ نے فرمایا کہ ایک دن صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رو رہی تھیں۔ ہر زوجۂ مطہرہ کے پاس ان کے گھر والے موجود تھے۔ میں مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اوپر گئے۔ آنحضورؐ اس وقت ایک کمرہ میں تشریف رکھتے تھے۔ انھوں نے سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ انھوں نے پھر سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو آواز دی (بعد میں اجازت ملنے پر) آنحضورؐ کی خدمت میں گئے اور عرض کی، کیا آنحضورؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک مہینہ تک ان سے الگ رہنے کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ انتیس دن تک الگ رہے اور پھر اپنی ازواج کے پاس گئے۔

باب ۱۲۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهٖ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ؛

۱۲۳۔ عورتوں کو مارنا ناپسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انھیں اتنا ہی مارو جو ان کے لیے اذیت دہ نہ ہو"

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ ؛

۱۸۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا۔

باب ۱۲۴ لَا تُطِيْعُ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا فِيْ مَعْصِيَةٍ ؛

۱۲۴۔ عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے ؛

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَاْسِهَا فَجَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ

۱۸۸۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے صفیہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

لَهٗ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا اَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ فِیْ شَعْرِهَا فَقَالَ لَا اِنَّهٗ قَدْ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ ۔

حاضر ہوئیں اور آنحضور سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے بال) جوڑ لے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ مصنوعی بال سر پر بنانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے ۔

باب ۱۲۵ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا ۔

۱۲۵۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور اعراض کا خوف ہو۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْاَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُوْلُ لَهٗ اَمْسِكْنِیْ وَلَا تُطَلِّقْنِیْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِیْ فَاَنْتَ فِیْ حِلٍّ مِّنَ النَّفَقَةِ عَلَیَّ وَالْقِسْمَةِ لِیْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ ۔

۱۸۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت " اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور اعراض کا خوف محسوس کرے " کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ دبانا ہو۔ بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی کر سکتے ہو۔ میرے خرچ سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی نہیں تو اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ " پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہر حال بہتر ہے " ۔

باب ۱۲۶ الْعَزْلِ ۔

۱۲۶۔ عزل کا حکم ۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے ۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ ۔

۱۹۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ ہم عزل کرتے تھے ۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ان سے ابن محیریز نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک غزوہ میں)، ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ ؕ

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو۔ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (پھر فرمایا) قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے وقت پر) پیدا ہو کر رہے گی ؕ

باب ۱۲۷۔ اَلْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا ؕ

۱۲۷۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی بیویوں میں سے انتخاب کے لیے قرعہ اندازی ؕ

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتّٰى نَزَلُوْا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ وَلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا ؕ

۱۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا نکلا۔ حضور اکرم رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انھوں نے یہ تجویز قبول کر لی۔ اور (ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے انھیں سلام کیا پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ) جب لوگ سواریوں سے اتر گئے تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال لیے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضورؐ سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لیے) کچھ کہہ سکوں ؕ

باب ۱۲۸۔ اَلْمَرْاَةُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذٰلِكَ ؕ

۱۲۸۔ عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اور اس کی تقسیم کس طرح کی جائے ؕ

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ ؕ

۱۹۴۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے ؕ

باب ۱۲۹ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَاسِعًا حَكِيمًا ۞

۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان انصاف (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) اگر تم اپنی متعدد بیویوں کے درمیان انصاف نہ کرسکو[1] (تو ایک ہی عورت سے شادی کرو) ارشاد "واسعًا حکیمًا" تک ۞

باب ۱۳۰ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ ۞

۱۳۰۔ جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت سے شادی کرے ۞

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ۞

۱۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے (راوی ابوقلابہ یا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آنے والی حدیث) ارشاد فرمائی، لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہیئے اور جب شادی شدہ سے شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہیئے ۞

باب ۱۳۱ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ ۞

۱۳۱۔ کنواری بیوی کے بعد جب کسی نے شادی شدہ عورت سے شادی کی ۞

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۱۹۶۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ایوب اور خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور یہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی اور عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ایوب اور خالد نے، خالد نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ۞

---

[1] شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت تو دی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر اپنی عدم رضا کا بھی اظہار کر دیا ہے۔ کیونکہ عام حالات میں کئی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنا مشکل ہے۔ نبی کو چار سے زیادہ بیویوں کے نکاح میں رکھنے کی اجازت کا یہ بھی ایک راز ہے کہ نبی انصاف اور عدل قائم رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لیے چار کے درمیان بھی انصاف قائم رکھنا دشوار ہے اور چار سے زیادہ میں تو ممکن ہی نہیں۔ کئی بیویوں کی موجودگی کی نزاکت ہی کی وجہ سے شریعت نے اس کا قانون بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ ممکنہ حد تک انصاف قائم رکھا جاسکے ۞

باب ۱۳۲ من طاف على نسائه في غسل واحد

۱۹۷ - حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن أنس بن مالك حدثهم أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في الليلة الواحدة وله يومئذ تسع نسوة۔

۱۳۲ - جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا اور آخر میں ایک غسل کیا۔

۱۹۷ - ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضورؐ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں[1]

باب ۱۳۳ دخول الرجل على نسائه في اليوم

۱۹۸ - حدثنا فروة حدثنا علي بن مسهر عن هشام عن أبيه عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا انصرف من العصر دخل على نسائه فيدنو من إحداهن فدخل على حفصة فاحتبس أكثر ما كان يحتبس۔

۱۳۳ - مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانا۔

۱۹۸ - ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن آنحضورؐ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

باب ۱۳۴ إذا استأذن الرجل نساءه في أن يمرض في بيت بعضهن فأذن له

۱۹۹ - حدثنا إسمعيل قال حدثني سليمان بن بلال قال هشام بن عروة أخبرني أبي عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأل في مرضه الذي مات فيه أين أنا غدا أين أنا غدا يريد يوم عائشة فأذن له أزواجه يكون حيث شاء فكان في بيت عائشة حتى مات عندها قالت عائشة فمات في اليوم الذي كان يدور علي فيه في بيتي فقبضه الله وإن رأسه لبين نحري وسحري وخالط ريقه ريقي۔

۱۳۴ - جب مرد بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے۔

۱۹۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مرض میں وفات ہوئی۔ اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے، کل میری باری کس کے یہاں ہے؟ آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا۔ چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضورؐ جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آگئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضورؐ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اللہ تعالیٰ نے جب حضور اکرمؐ کو اپنے یہاں بلایا تو آنحضورؐ کا سر مبارک میرے

---

[1] یہ حج کا واقعہ ہے۔ احرام سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔

سینے پر تھا اور آنحضور کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا[1]

باب ۱۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَآئِهٖ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ ؕ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ ؕ

۱۳۵۔ مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلہ میں زیادہ دل لگاؤ ؕ

۲۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سُنا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آجانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز ہے۔ آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہی بات حضور اکرم کے سامنے دہرائی تو آنحضور مسکرا دیے ؕ

باب ۱۳۶ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهٰى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ ؕ

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ ؕ

۱۳۶۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنا سوکن کے سامنے اپنے ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی ممانعت ؕ

۲۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور مجھ سے محمد ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو جھوٹ کا دُہرا کپڑا پہنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے)

باب ۱۳۷ الْغَيْرَةِ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۳۷۔ غیرت۔ اور ورّاد نے مغیرہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کر ڈالوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا

---

[1] ضعف کی وجہ سے حضور اکرم تازہ مسواک نہیں چبا سکتے تھے۔ حضور اکرم چونکہ اس وقت مسواک کرنا چاہتے تھے اس لیے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کی اور آنحضور کو دی، اسی کی طرف حدیث کے آخری جملہ میں اشارہ ہے ؕ

وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي ؏

تمھیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے ؏

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ ؏

۲۰۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے ؏

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ يَزْنِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ؏

۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امتِ محمد! اللہ سے بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امتِ محمد! اگر تمھیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ ؏

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

۲۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے انکی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور فرما رہے تھے کہ اللہ سے زیادہ غیرتمند کوئی نہیں۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ؏

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ؏

۲۰۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے ؏

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ

۲۰۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث نے بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زبیر

وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى وَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي

رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی۔ پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی، اور آٹا گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور باوفا عورتیں تھیں، زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دی تھی، اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں گھر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے تہائی فرسخ دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوگئی۔ آنحضور کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔ آنحضور نے مجھے بلایا پھر (اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے) کہا اخ اخ! آنحضور چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کرلیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ بڑے ہی باغیرت تھے۔ حضور اکرم بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا کہ آنحضور سے میری ملاقات ہوگئی تھی۔ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور آنحضور کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضور نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمھاری غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرم کا تمھارے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضور کے ساتھ تمھارے سوار ہونے سے زیادہ مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آخر اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکھوالی (وغیرہ) سے مجھے چھٹکارا دیا جیسے انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

٢٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ

۲۰۷ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے یہاں تشریف رکھتے تھے اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) نے آنحضور کے لیے ایک برتن میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی جن کے گھر میں حضور اکرم اس وقت تشریف رکھتے تھے، انھوں نے غلام کے ہاتھ پر (غصہ میں) مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر حضور اکرم نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور جو کھانا اس برتن میں تھا

غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ ۔

۲۰۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ ۔

۲۰۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ ۔

بَابُ ۱۳۸ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ ۔

۲۱۰ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ

اسے بھی اس میں جمع کرنے لگے اور (خادم سے) فرمایا کہ تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، آخر جن کے گھر میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے نیا برتن منگایا گیا اور آنحضورؐ نے وہ نیا برتن ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا جن کا برتن توڑ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا برتن ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا۔

۲۰۸ ۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت میں داخل ہوا۔ یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں جنت میں گیا۔ وہاں میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمہاری غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۲۰۹ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آنحضورؐ نے فرمایا۔ خواب میں میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے واپس چلا آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے اس پر رو دیے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔

۱۳۸ ۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی۔

۲۱۰ ۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب پہچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔

ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّیْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ ۔

آنحضورؐ یہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں محمدؐ کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں ابراہیم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے)

۲۱۱۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا وَثَنَائِهٖ عَلَيْهَا وَقَدْ اُوْحِیَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَّهَا فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ۔

۲۱۱۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی عورت پر مجھے اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ کیونکہ حضور اکرم ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ اور حضور اکرم پر وحی کی گئی تھی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں۔

باب ۱۳۹ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهٖ فِی الْغَيْرَةِ وَالْاِنْصَافِ ۔

۱۳۹۔ غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے مدافعت کرنا اور اس کے لیے انصاف کی طلب۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْا فِیْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِیَ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ يُرِيْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِیْ مَا اٰذَاهَا هٰكَذَا قَالَ ۔

۲۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ منبر پر فرما رہے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انھیں اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں (تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا) کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو چیز اس کے لیے باعث ناگواری ہے وہ میرے لیے باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

باب ۱۴۰ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ تَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهٖ

۱۴۰۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے پیچھے اس کی خوشامد کرتی پھرتی ہیں۔ کیونکہ مرد کم ہوں گے

مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ ٭

اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ٭

۲۱۳۔ ہم سے حفص بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میرے سوا یہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا بڑھ جائے گا اور لوگ شراب زیادہ پینے لگیں گے، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد رہ جائے گا ٭

بَابُ ۱۴۱ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ ٭

۱۴۱۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو ٭

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ ٭

۲۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھاوج کے سامنے جا سکتا ہے یا نہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا فَقَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ ٭

۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ابو معبد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو ٭

٭ ٭ ٭

بَابُ ۱۴۲ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ

۱۴۲۔ لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے ٭

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

۲۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ۞

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آنحضورؐ نے ان سے ایک طرف (مجلس سے اتنے فاصلہ پر کہ اہل مجلس ان کی بات نہ سن سکیں) گفتگو کی۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

باب ۱۴۳ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ ۞

۱۴۳۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا کسی عورت کے پاس جانا ممنوع ہے ۞

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكُمْ ۞

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ گھر میں ایک مخنث بھی تھا۔ اس مخنث نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمھیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمھیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (موٹاپے کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑی ہوتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ یہ (مخنث) تمھارے پاس اب نہ آیا کرے ۞

باب ۱۴۴ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ ۞

۱۴۴۔ جب تہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا اہل حبش اور دوسرے اجنبی مردوں کو دیکھنا ۞

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ۞

۲۱۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے، ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوئے ہیں۔ میں حبشہ کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جنگی) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے آخر میں ہی اکتا گئی، تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایک نو عمر لڑکی جو کھیل کود کی شائق ہو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے (اور آنحضورؐ اتنی دیر تک کھڑے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے پردہ کیے رہے)

باب ۱۴۵ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

۱۴۵۔ عورتوں کا اپنی ضرورتوں کے لیے باہر نکلنا ۞

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۲۱۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَاٰهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ وَهُوَ فِيْ حُجْرَتِيْ يَتَعَشّٰى وَاِنَّ فِيْ يَدِهٖ لَعَرْقًا فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ ؛

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ لیا اور پہچان گئے۔ پھر کہا، سودہ! بخدا تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔ (اگر پردہ کیے ہوئے ہو جب بھی ہم پہچان سکتے ہیں) جب سودہ رضی اللہ عنہا واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا۔ آنحضورؐ اس وقت میرے حجرہ میں شام کا کھانا کھا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک ہڈی تھی اس وقت آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور جب نزولِ وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمھیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر نکل سکتی ہو ؛

بَابٌ ۱۴۶ اِسْتِئْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ ؛

۱۴۶۔ مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر سے اجازت چاہنا ؛

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ؛

۲۲۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے) جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو ؛

بَابٌ ۱۴۷ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُوْلِ وَالنَّظَرِ اِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ ؛

۱۴۷۔ رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور انھیں دیکھنا جائز ہے ؛

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِيْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ؛

۲۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی پھر حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ تو تمھارے چچا ہیں، انھیں اندر بلالو۔ میں نے اس پر کہا کہ یا رسول اللہ! عورت نے مجھے دودھ پلایا تھا، کوئی مرد نے تھوڑا ہی پلایا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، ہیں تو وہ تمھارے چچا ہی (رضاعی) اس لیے وہ تمھارے پاس آ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لیے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں رضاعت سے بھی وہ حرام ہوتی ہیں ؛

باب ۱۴۸ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا

۱۴۸۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے۔

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

۲۲۳۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کسی عورت سے مل کر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

باب ۱۴۹ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِهِ

۲۲۴۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ

۱۴۹۔ کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

۲۲۴۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ابن طاؤس نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس جاؤں گا (اور اس قربت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک بچہ جنے گی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجیے لیکن آپ نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانث نہ ہوتے اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ تھی۔

باب ۱۵۰ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۱۵۰۔ طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر (اطلاع کے بغیر) رات کے وقت نہ آئے۔ ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا شبہ ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی ٹوہ میں لگ جائے۔

۲۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی

مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا ﴿

ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا ﴿

۲۲۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا ﴿

۲۲۶ ـ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عاصم بن سلیمان نے خبر دی۔ انھیں شعبی نے اور ان سے جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے گھر اسے رات کے وقت نہ آنا چاہیے ﴿

الحمد للہ تفہیم البخاری کا اکیسواں[۲۱] پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بائیسواں پارہ

بَابٌ ۱۵۱ طَلَبُ الْوَلَدِ

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِيْ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ۔

۱۵۱ بچہ کی خواہش

۲۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو میں نے عرض کی کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیاہی سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی سے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا، کنواری سے کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن حضور اکرم نے فرمایا۔ ٹھہر جاؤ، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پراگندہ بال ہیں وہ کنگھا کر لیں، اور موئے زیر ناف صاف کر لیں ہشیم نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا کہ آنحضور نے حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ، الکیس الکیس، یا جابر! آنحضور کا اس سے اشارہ بچہ کی طرف تھا کہ دانائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم بستری کا مقصد محض قضاء شہوت نہ ہو، بلکہ بچہ کی پیدائش بھی ہو۔

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے، ان سے شعبی

حدثنا ... عن عبد الله رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: اذا دخلت لیلاً فلا تدخل علی اهلك حتی تستحد المغیبة وتمتشط الشعثة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فعلیك بالکیس الکیس تابعه عبید الله عن وهب عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الکیس ؛

نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ منورہ پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھر میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں جو مدینہ منورہ موجود نہیں تھے اپنا موئے زیر ناف صاف کر لیں اور جن کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھا کر لیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمہارے لئے ضروری ہے کہ دانائی کا راستہ اختیار کرو، اس روایت کی متابعت عبید اللہ نے وھب، کے واسطہ سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

باب ۱۵۲ تستحد المغیبة وتمتشط:

۱۵۲۔ جسکا شوہر گھر پر موجود نہ رہا ہو اسے (جب وہ واپس آ رہا ہو اپنا موئے زیر ناف کر لینا چاہیے اور کنگھا کرنا چاہیے۔

۲۳۱ حدثنی یعقوب بن ابراهیم حدثنا هشیم اخبرنا سیار عن الشعبی عن جابر بن عبد الله قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی غزوة فلما قفلنا کنا قریباً من المدینة تعجلت علی بعیر لی قطوف فلحقنی راکب من خلفی فنخس بعیری بعنزة کانت معه فسار بعیری کاحسن ما انت راء من الابل فالتفت فاذا انا برسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی حدیث عهد بعرس قال اتزوجت قلت نعم قال ابکراً ام ثیباً قال قلت بل ثیباً قال فهلا بکراً تلاعبها وتلاعبك قال فلما قدمنا ذهبنا لندخل فقال امهلوا حتی تدخلوا لیلاً ای عشاء لکی تمتشط الشعثة وتستحد المغیبة ؛

۲۳۱۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی انھیں شعبی نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے ایک سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کرنے لگا ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پہنچکر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جو ان کے پاس تھی مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا۔ جیسا کہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ، میری شادی نئی ہوئی ہے، آنحضور ﷺ نے اس پر پوچھا، کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے۔ یا بیاہی سے۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ بیاہی سے کی ہے۔ آنحضور نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو شہر میں داخل ہونے لگے لیکن آنحضور نے فرمایا کہ ٹھہر رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ پراگندہ بال عورت کنگھا کر لے۔ اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو۔ وہ موئے زیر ناف صاف کر لے۔

باب ۱۵۳ ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن الی قوله لم یظهروا علی عورات النساء

۱۵۳۔ ”اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں،“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، لم یظہروا علی عورات النساء ؛

۲۳۲ حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا سفیان عن ابی حازم قال اختلف الناس بای شیء دوی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد

۲۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ احد کی جنگ کے موقعہ پر (جب چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا

فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ.

تو (م) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کونسی دوا استعمال کی گئی تھی، پھر لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ اسوقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے۔ جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، فاطمہ علیہا السلام حضور اکرم کے چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں اور علی کرم اللہ وجہہ اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے۔ پھر ایک چٹائی جلائی گئی اور اسے آپ کے زخموں پر لگایا گیا۔

باب ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ.

۱۵۴۔ اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں۔

۲۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ.

۲۳۳۔ ہم سے احمد بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبد الرحمان بن عابس نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا آپ بقرعید یا عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقعہ پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کا اشارہ (اس زمانہ میں) اپنے بچپن کی طرف تھا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد خطبہ دیا، آپ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیا میں نے انھیں دیکھا کہ پھر وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) بلال رضی اللہ عنہ کو دینے لگیں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے

باب ۱۵۵ قَوْلِهِ طَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ.

۱۵۵۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔

۲۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي.

۲۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد الرحمان بن قاسم نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (آپ کے والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے، لیکن میں حرکت بھی اسوجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا اور آپ سو رہے تھے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

كتاب الطلاق

طلاق کے مسائل

باب ۱۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ اَحْصَيْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّيُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ

۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "احصیناہ" یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔ اور "طلاق سنت" یہ ہے کہ حالتِ طہر میں عورت طلاق دے، اور اس طہر میں عورت سے ہمبستری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

۲۲۵ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَآءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ ؕ

۲۲۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کرلیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہوجائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ ہم بستری سے پہلے ہونا چاہیے۔ یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

باب ۱۵۷ قَوْلِهٖ:۔ اِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ ؕ

۱۵۷ اگر حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی صحیح ہوگی۔

۲۲۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ ؕ

۲۲۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن سیرین نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ چاہیے کہ رجعت کرلیں۔ (انس بن سیرین نے بیان کیا کہ) میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی اور قتادہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ آنحضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اسے حکم دو کہ رجوع کرلے۔ (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے، عاجز ہے اور حماقت کرتا

ہے تو اس کا کیا علاج ہے (کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا؟) اور ابو معمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی، ایک طلاق شمار کی گئی تھی۔

باب ۱۵۸ قَوْلِهِ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ؟

۱۵۸۔ جس نے طلاق دی۔ اور کیا مرد اپنی بیوی کو اس کے سامنے طلاق دے سکتا ہے۔

۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ.

۲۳۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، اور ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کن بیوی نے آنحضور ص سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابنۃ الجون جب حضور اکرم کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنحضور ان کے پاس گئے تو انہوں نے (غلط فہمی میں) یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے اپنے گھر چلی جاؤ[1] (یہ طلاق سے کنایہ ہے۔ (مصنف) ابو عبداللہ نے کہا کہ اس کی روایت حجاج بن ابی منیع نے کی۔ ان سے ان کے دادا نے، ان سے زہری نے، انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَاهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ: قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ. ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا

۲۳۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے اور ایک باغ میں پہنچے، جس کا نام "شوط" تھا جب ہم باغ کی دو دیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے آنحضور نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو۔ پھر آپ باغ میں گئے۔ جونیہ لائی جا چکی تھیں اور انھیں کھجور کے باغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعمان بن شرحبیل کا گھر تھا، اتارا گیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھے۔ جب حضور اکرم ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ (بدبختی اور بدنصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے! بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم نے انھیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضور نے فرمایا تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے! اس کے بعد آنحضور

[1] یہ ان کی زبان سے لاعلمی اور غلط فہمی میں نکل گیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انھیں زندگی بھر ندامت

بِأَهْلِهَا. وَقَالَ الْحُسَيْنُ ابْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ.

باہر ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، ابو اسید! اسے دو رازقیہ کپڑے پہنا کر اسے اس کے پہنچا آؤ۔ اور حسین بن ابو الولید نیساپوری نے بیان کیا کہ، ان سے عبد الرحمٰن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد (سہل بن سعد) اور ابو اسید رضی اللہ عنہما نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا۔ پھر جب وہ آنحضور کے یہاں لائی گئیں آنحضور نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیسے انہوں نے اسے ناپسند کیا اس لئے آنحضور نے ابو اسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انھیں پہننے کے لئے دے دیں۔

۲۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا.

۲۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ نے ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح۔

۲۴۰ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۲۴۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو غلاب یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی (اس کا کیا حکم؟) اس پر آپ نے فرمایا، تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی جب وہ حائضہ تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضور نے انھیں حکم دیا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت، اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ چاہیں انھیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کی، کیا اسے بھی آنحضور نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت دیتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ ۱۵۹ قَوْلِهِ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَا أَرٰى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ.

۱۵۹۔ جس نے تین طلاقوں کی اجازت دی اللہ تعالٰی کے ارشاد کی روشنی میں کہ، طلاق تو دو ہی بار کی ہے۔ اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ جسے قطعی طلاق دے دی گئی ہے وہ (اپنے شوہر کی) وارث ہوگی۔ شعبی نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی اس پر ابن شبرمہ نے فرمایا، اور عدت

رہی اور یہ کہتی رہیں کہ میں بڑی بدبخت تھی۔ روایتوں میں آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے فاتر العقل ہو گئی تھیں۔

پوری کر کے کسی دوسرے شخص سے وہ شادی بھی کرسکتی ہے؛ شعبی نے فرمایا کہ ہاں (وہ شادی کرسکتی ہے عدت پوری ہونے کے بعد) ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مرجائے پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ (کیونکہ ایسی صورت میں وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی) چنانچہ شعبی نے اپنی اس رائے سے رجوع کرلیا۔

۲۴۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ نِ السَّاعِدِيَّ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَآءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهٗ، يَا عَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِّيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَآءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهٗ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۲۴۱ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر العجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کرسکتا ہے لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کردو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دیجئے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضور نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم کے کلمات کا عاصم رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے آکر ان سے پوچھا کہ بتایئے۔ عاصم حضور اکرم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا تم نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی (کہ اس طرح کا سوال آنحضور سے کرایا) جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آنحضور نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آنحضور سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤنگا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے۔ اور حضور اکرم کی خدمت میں پہنچے، آنحضور لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالیتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ اسے قتل کردے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کردیں گے یا پھر اُسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کی، یا رسول اللہ، اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

۲۴۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ،

۲۴۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی تھی، اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلّو جیسا ہے (یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنحضور نے فرمایا، غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے موجودہ شوہر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

۲۴۳ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

۲۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستری سے پہلے) انھیں طلاق دے دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر ثانی، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا ہے۔

بَاب ۱۶۰ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔

۱۶۰ جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنیوی) دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔"

۲۴۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔

۲۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو ہی پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق میں) نہیں ہوا تھا۔

۲۴۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ

۲۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا. قَالَ مَسْرُوْقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي ؛

بیان کی، ان سے اسماعیل نے، انہیں عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے "اختیار" کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو کیا محض یہ اختیار طلاق بن جاتا مسروق نے کہا کہ اختیار دینے کے بعد اگر تم مجھے پسند کرلیتی ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ (طلاق نہیں ہوگی)

باب ۱۶۱ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ أَوِ الْخَلِيَّةِ أَوِ الْبَرِيَّةِ، أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ. قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا. وَقَالَ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا. وَقَالَ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ. قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ ؛

۱۶۱ - جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جدا کیا، یا میں نے تمہیں رخصت کیا، یا "الخلیہ" یا "البریۃ"، یا اسی طرح کا کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جاسکتی ہے تو یہ اس کی نیت پر موقوف ہوگی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں" اور ارشاد ہے" اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے۔ قاعدہ کے مطابق یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے" اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) جدا ہونے کا مشورہ دے ہی نہیں سکتے۔

باب ۱۶۲) مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حُرِّمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ ؛

۱۶۲ جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے، حسن بصری نے فرمایا کہ اس صورت میں عمل اس کی نیت پر ہوگا اور اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یہاں طلاق اور فراق کے الفاظ کے ذریعہ اسے "حرام" کہا ہے لیکن یہ صورت اس وقت نہیں چلے گی جب کوئی شخص کسی (حلال) کھانے کو اپنے اوپر حرام کرے، کیونکہ کسی حلال کھانے کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ مطلقہ عورت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ (اپنے سابقہ شوہر پر) حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین طلاق کی صورت میں فرمایا ہے کہ یہاں تک کہ عورت (مطلقہ بالثلاث) اس کے سوا دوسرے مرد سے نکاح کرے"، اور لیث سے نافع کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوتی تو آپ فرماتے کہ کاش تم نے ایک یا دو طلاق دی ہوتی! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ لیکن اگر تم نے تین طلاق دی ہے تو اب تمہاری بیوی تم پر حرام (قطعی) ہے یہاں تک کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح کرے، پھر اگر

وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

۲۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ اِلٰى شَيْءٍ تُرِيْدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ طَلَّقَهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَاِنِّيْ تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِيْ اِلَّا هَنَةً وَّاحِدَةً لَّمْ يَصِلْ مِنِّيْ اِلٰى شَيْءٍ فَاَحِلُّ لِزَوْجِي الْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّيْنَ لِزَوْجِكِ الْاَوَّلِ حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ۔

۲۴۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلّو کی طرح تھا (یعنی وہ نامرد تھے) چنانچہ ان دوسرے شوہر سے جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی انھیں نہ مل سکا اسی لئے انہوں نے انھیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہائی میں آئے لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے پلّو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس صرف ایک مرتبہ آئے اور اس میں بھی مجھے ان سے کچھ نہیں ملا تو کیا میرے پہلے شوہر میرے لئے حلال ہو جائیں گے (کہ میں دوبارہ ان سے نکاح کر لوں) آنحضور نے فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر تم پر اسوقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارا مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔

بَابٌ ۱۶۳ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ

۱۶۳۔ آپ کیوں وہ چیزیں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں۔

۲۴۷ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيْعَ ابْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا حَرَّمَ اِمْرَاَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۲۴۷۔ مجھ سے حسن بن الصباح نے حدیث بیان کی، انھوں نے ربیع بن نافع سے سنا، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن ابی کثیر نے، ان سے یعلی بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے، آپ نے انھیں خبر دی کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کہا تو یہ کوئی چیز نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

۲۴۸ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَّيَشْرَبُ عِنْدَهَا

۲۴۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنتِ جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں

عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّىْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ، فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا،

شہد تناول فرماتے تھے، چنانچہ میں نے اور حفصہ نے (رضی اللہ عنہما) یہ آپس میں طے کیا کہ (زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں سے اٹھ کر) آنحضور ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضور سے یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغفور (ایک خاص قسم کا گوندہ) کی بو آتی ہے کیا آپ نے مغفور کھایا ہے۔ آنحضور اس کے بعد ہم سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے آنحضور سے یہی بات کہی، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پیا ہے۔ اب دوبارہ نہیں پیوں گا (کیونکہ آنحضور اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ وہاں مبارک سے اس طرح کی بو آئے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اے نبی، آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے" "تا" "ان تتوبا الی اللہ" اس سے مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں "اذا اسر النبی الی بعض ازواجہ" میں اشارہ اسی قول کی طرف ہے کہ "بلکہ میں نے شہد پیا ہے۔"

۲۴۹ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِّنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهٗ، فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِنَّهٗ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَاِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُوْلِيْ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِيْ لَهٗ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ اَجِدُ مِنْكَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُوْلِيْ لَهٗ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَاَقُوْلُ ذٰلِكِ وَقُوْلِيْ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اُبَادِيَهٗ بِمَا اَمَرْتِنِيْ بِهٖ فَرَقًا مِّنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهٗ سَوْدَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ

۲۴۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیزیں پسند کرتے تھے۔ آنحضور جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المومنین حفصہ کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت آنحضور کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ، خدا کی قسم ہم اب اس کا توڑ کریں گے پھر میں نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضور تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے مغفور کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور اس کے جواب میں انکار کریں گے، اس وقت کہنا کہ پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضور کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے مغفور کے درخت کا عرق چوسا ہو ہوگا، میں بھی آنحضور سے یہی کہوں گی، اور صفیہ تم بھی یہی کہنا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور جونہی دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور

لَأَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَالِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا اُسْكُتِي.

سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی چنانچہ جب آنحضور سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضور سے کہا، یا رسول اللہ کیا آپ نے منفور کھایا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضور نے فرمایا کہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں اس شہد کی مکھی نے منفور کے درخت کا عرق چوسا ہوگا پھر جب آنحضور میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا اس کے بعد جب پھر آنحضور حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ وہ شہد پھر نوش فرمائیں، آنحضور نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ، ہم آنحضور کو روکنے میں کامیاب ہوگئے، میں نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

باب ۱۶۴ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ.

۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو۔ جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انھیں طلاق دے دو۔ قبل اس کے کہ تم نے انھیں ہاتھ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان کے بارے میں کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرنے لگو تو انھیں کچھ مال دے دو۔ اور انھیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دو"۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمان، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمان، عمرو بن حرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

باب ۱۶۵ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هَذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ

۱۶۵۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا کہ "یہ میری بہن ہے"، تو اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا

هٰذِهٖ اُخْتِیْ وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

کے متعلق (ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے، آپ کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی بہن ہیں)۔

باب ۱۶۶ اَلطَّلَاقِ فِی الْاِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُوْنِ وَاَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِی الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهٖ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی وَتَلَا الشَّعْبِیُّ لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَمَا لَا يَجُوْزُ مِنْ اِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ. وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِیْ اَقَرَّ عَلٰی نَفْسِهٖ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ وَقَالَ عَلِیٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَیَّ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فَاِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِیْ؟ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ. وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُوْنٍ وَلَا لِسَكْرَانٍ طَلَاقٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض. طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهٗ شَرْطُهٗ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَیْءٍ. وَقَالَ الزُّهْرِیُّ فِيْمَنْ قَالَ اِنْ لَّمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَاَتِیْ طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْئَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهٗ حِيْنَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِيْنِ. فَاِنْ سَمّٰی اَجَلًا اَرَادَهٗ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهٗ حِيْنَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِیْ دِيْنِهٖ وَاَمَانَتِهٖ. وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِیْ فِيْكِ نِيَّتُهٗ، وَطَلَاقُ

۱۶۶ - زبردستی کے طلاق کا حکم اور جس پر جبر کیا گیا ہو، جو نشہ میں ہو اور جو پاگل ہو اور اس کا معاملہ۔ طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہ ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے۔" اور شعبی نے اس آیت کی تلاوت کی (اے اللہ) ہماری پکڑ نہ کرنا اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو، اور یہ کہ مجنون کا اقرار جائز نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے جس نے اپنے لئے (زنا) کا خود ہی اقرار کر لیا تھا فرمایا تھا کہ تمہیں جنون تو نہیں ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے (حالت نشہ میں حرمت شراب سے پہلے) میری دو اونٹنیوں کے کوہان چیر دیئے تھے آنحضور حمزہ رضی اللہ عنہ کو سرزنش کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں پھر انہوں نے حضور اکرم سے کہا کہ، تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور تمہاری کیا حیثیت ہے! آنحضور سمجھ گئے کہ یہ اس وقت نشہ میں مدہوش ہیں، اس لئے آپ باہر نکل آئے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسے جنون ہو اور جو نشہ کی حالت میں ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو نشہ میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ مخبوط الحواس کی طلاق جائز نہیں، عطاء نے فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق سے ابتدا کی (اور شرط بعد میں بیان کی) تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نافع نے کہا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے بائن طلاق ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر اس کی بیوی باہر نکل جاتی ہے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی، لیکن اگر وہ نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہوگا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی

كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ، وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ نِيَّتُهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ وَالْعَتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي نِيَّتُهُ، وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ۔

پر تین طلاق، فرمایا کہ ایسے شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے گی جو اس نے کہا ہے اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی، جس کی اس نے نیت کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی (کہ فلاں کام اس مدت میں کرونگا) تو یہ اس کے دین اور امانت پر چھوڑ دیا جائے گا (اور اس کی بات مان لی جائے گی) ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار ان کی زبان کے مطابق ہوگا قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ جب تمہیں حمل ٹھہرے تو تم پر تین طلاق۔ تو شوہر کو ہر طہر میں صرف ایک مرتبہ بیوی سے ہم بستری کرنی چاہیے۔ پھر جب اس اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی اور حسن نے فرمایا کہ جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا "جاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ رہو" تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کسی وجہ اور ضرورت سے ہوتی ہے، اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، زہری نے کہا کہ جب کسی شخص نے کہا کہ تم میری بیوی نہیں ہو تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا اگر اس نے اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں، مجنون یہانتک کہ اسے افاقہ ہو جائے۔ بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، سونے والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مخبوط الحواس کے سوا ہر طلاق جائز ہے۔

٢٥٠ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ۔

۲۵۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالٰی نے میری امت کو خیالات و تصورات کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا کرے (پھر وہ گناہ ہیں) قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

٢٥١ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ

۲۵۱۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی انھیں یونس نے، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کر لی ہے، آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن پھر وہ آنحضور کے سامنے

اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ. هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ؟ هَلْ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى اُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ.

آ گئے (اور زنا کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو آنحضور نے انھیں مخاطب کیا، اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو۔ کیا واقعی تم نے زنا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضور نے انھیں عیدگاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا جب انھیں پتھر لگا تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن انھیں حرّہ کے پاس پکڑا گیا اور جان سے مار دیا گیا۔

۲۵۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنْ اَسْلَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاٰخِرَ قَدْ زَنٰى يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاٰخِرَ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ وَكَانَ قَدْ اُحْصِنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ.

۲۵۲- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور مسجد میں تشریف رکھتے انہوں نے آنحضور کو مخاطب کیا اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن وہ صاحب آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ نے چہرہ مبارک کر لیا تھا، اور عرض کی، یا رسول اللہ، دوسرے (یعنی خود) نے زنا کی ہے۔ آنحضور نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا لیکن وہ پھر آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف آ گئے جدھر آنحضور نے چہرہ مبارک اعراض کر کے کر لیا تھا۔ اور یہی عرض کیا آنحضور نے پھر ان سے اعراض کیا۔ پھر جب چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضور کے سامنے گئے اور اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا کی) شہادت دی تو آنحضور ان سے بولے اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو، انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آنحضور نے صحابہ سے فرمایا کہ انھیں لے جاؤ اور انھیں سنگسار کرو، کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگسار کیا تھا۔ ہم نے انھیں مدینہ منورہ کی عیدگاہ پر سنگسار کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں حرّہ میں پکڑ لیا اور انھیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

بَابُ ۱۶۷ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيْهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ الظّٰلِمُوْنَ وَاَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُوْنَ السُّلْطَانِ. وَاَجَا

۱۶۷- خلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور تمہارے لئے (شوہروں کے لئے) جائز نہیں کہ جو (مہر) تم انھیں (اپنی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ سوا اس صورت کے جب کہ زوجین

عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَأْسِهَا۔ وَقَالَ طَاؤُسٌ إِلَّا اَنْ يَّخَافَا اَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللهِ فِيْمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتّٰى تَقُوْلَ لَا اَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ۔

اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رہکر) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے" عمر رضی اللہ عنہ نے حاکم (کی عدالت میں حاضری) کے بغیر (نجی طور پر بھی) خلع کو جائز رکھا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو اس صورت میں بھی جائز قرار دیا ہے۔ جب عورت اپنے سر کی چوٹی کو چھوٹا کرے (خلع میں اپنے شوہر سے پیچھا چھڑانے کے لئے اسے اپنا سارا مال دے دے) طاؤس نے فرمایا کہ "سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے" سے مراد وہ فرائض وحدود ہیں جو اللہ تعالٰے نے میاں بیوی دونوں پر معاملات ومعاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیئے ہیں (ابن طاؤس نے بیان کیا کہ) طاؤس نے کوئی کم عقلوں والی یہ بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی شوہر سے یہ نہ کہے کہ "میں تمہاری وجہ سے جنابت کا غسل نہیں کروں گی" اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

۲۵۳ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔

۲۵۳۔ ہم سے ازھر بن جمیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی (کیونکہ ان کے ساتھ رہکر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی) اس پر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضور نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ باغ قبول کر لو اور انھیں طلاق دے دو۔

۲۵۴ حَدَّثَنَا

۲۵۴ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ بِهٰذَا، وَقَالَ تَرُدِّيْنَ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَاَمَرَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا، وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۵۴۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبداللہ بن ابی کی بہن (جمیلہ رضی اللہ عنہا) نے یہ حدیث بیان کی، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کی ہاں کر دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے باغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ انھیں طلاق دیدیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور (اس روایت میں بیان کیا کہ (ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی) اور ابن ابی تمیمہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے،

إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلَكِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ۔

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی یارسول اللہ مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں انھیں برداشت نہیں کرسکتی، آنحضور نے اس پر فرمایا، پھر کیا تم ان کا باغ واپس کرسکتی ہو انہوں نے عرض کی جی ہاں۔

۲۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا۔

۲۵۵ - ہم سے محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی نے حدیث بیان کی، ان سے قراد ابو نوح نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی، یارسول اللہ، ثابت کے دین اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے آنحضور نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کرسکتی ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں چنانچہ انہوں نے وہ باغ واپس کردیا اور آنحضور کے حکم سے ثابت رض نے انہیں اپنے سے جدا کردیا۔

ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جمیلہ (ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی) پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۶۸ الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ خَبِيرًا۔

۱۶۸ - اختلافات۔ اور کیا (حاکم یا ولی) ضرورت کے وقت خلع کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم کو زوجین کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں سے ایک حکم بھیجو" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "خبیرا" تک۔

۲۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا آذَنُ۔

۲۵۶ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ بنی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح کرلیں۔ لیکن میں انھیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

باب ۱۶۹ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا۔

۱۶۹ - کنیز کی بیع سے طلاق نہیں واقع ہوتی۔

۲۵۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ

۲۵۷ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے، ان سے

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین سنتیں قائم ہوئیں، اوّل یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا (کہ چاہیں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہوجائیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انھیں کے بارے میں) فرمایا کہ ولاء اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکایا جارہا تھا پھر (کھانے کے لئے) آنحضور کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ میں ملا تھا، اور آنحضور صدقہ نہیں کھاتے! آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ.

۱۷۰۔ غلام کے نکاح میں کنیز کا اختیار۔

۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ.

۲۵۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ نے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا، آپ کی مراد بریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر (مغیث رضی اللہ عنہ) سے تھی۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا.

۲۵۹۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ مغیث (رضی اللہ عنہ) بنی فلاں کے غلام تھے آپ کا اشارہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کی طرف تھا گویا اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتے پھر رہے ہیں (کیونکہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تھیں۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ.

۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا۔ وہ بنی فلاں کے غلام تھے جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔

باب ۱۷۱ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

۱۷۱ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش۔

۲۶۱ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي قَالَ وَقَالُوا إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

۲۶۱- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبردی ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے، روتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھی تر ہو رہی تھی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی! آخر حضور اکرم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش، تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا میں صرف سفارش کرتا ہوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

باب ۱۷۲

۱۷۲-

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۲۶۲- ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبردی، انھیں حکم نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں اسود نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انھیں بیچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ولاء (آزادی کے بعد) انھیں سے قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ انھیں خرید کر آزاد کر دو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ "پھر (آزادی کے بعد) انھیں انکے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ چاہیں انھیں کے ساتھ رہیں، اور اگر چاہیں ان سے اپنا نکاح فسخ کریں۔

باب ۱۷۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ۔

۱۷۳- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مومنہ کنیز مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔

۲۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيسَى وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ.

۲۶۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر یہودی یا نصرانی عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک عورتوں سے نکاح مومنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کے رب عیسیٰ علیہ السلام ہیں. حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے۔

بَابٌ ۲۷۴ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ.

۲۷۴ - اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی عدت۔

۲۶۴ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ.

۲۶۴ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے کہ عطا خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے لئے مشرکین دو طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین اہل حرب، کہ آنحضور ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہد مشرکین آنحضور ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے، اور جب اہل حرب کے کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کر کے (مدینہ منورہ) آتی تو انہیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ انہیں حیض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں۔ پھر جب وہ پاک ہو جاتیں تو ان سے نکاح جائز ہو جاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لینے سے پہلے، ہجرت کر کے آجاتے تو یہ انہیں کو ملتیں اور اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز (بعد الاسلام) ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے۔ اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے، پھر عطاء نے معاہد مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاہد مشرکین کوئی غلام یا کنیز ہجرت کر کے آجاتی تو انہیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا، البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی۔ اور عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انہیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انہیں طلاق دے دی، (اور وہ مدینہ

ہجرت کر کے آگئیں) اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا

باب ۱۷۵ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ. وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

۱۷۵۔ جب مشرک یا نصرانی عورت، جو معاہد مشرک یا حربی مشرک کے نکاح میں ہو، اسلام لائے۔ اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تھوڑی دیر پہلے بھی اسلام لاتی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور داؤد نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطاء سے ایسی عورت کے متعلق پوچھا گیا جو معاہد قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام قبول کر لے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے زمانہ ہی میں اسلام لے آئے، تو کیا وہ اسی کی بیوی کہی جائے گی؟ فرمایا کہ نہیں البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، نئے مہر کے ساتھ (تو کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تو اس سے نکاح کر لینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "نہ مومن عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد، مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور حسن اور قتادہ نے دو مجوسیوں کے بارے میں (جو میاں بیوی تھے) جو اسلام لے آئے تھے، فرمایا کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی ہے، اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سوا نکاح جدید کے) اور ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت اسلام قبول کرنے کے بعد اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" اور انہیں وہ واپس کر دو جو انہوں نے خرچ کیا ہو" عطاء نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور معاہد مشرکین کے درمیان تھا اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ سے تھا۔

۲۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

۲۶۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان

عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهٗ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ وَاللّٰهِ مَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَآءِ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا ۔

کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آنحضور انھیں آزماتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو، جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو انھیں آزماؤ" آخر آیت تک عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی (جسکا ذکر اسی سورہ ممتحنہ میں ہے کہ "اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی) تو وہ آزمائش میں پوری سمجھی جاتی تھی، چنانچہ جب وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، ہرگز نہیں، واللہ حضور اکرم کے ہاتھ نے (عہد لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا آنحضور ان سے صرف زبان سے عہد (بیعت) لیتے، واللہ حضور اکرم نے عورتوں سے صرف انھیں چیزوں کا عہد لیا جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ عہد لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، یہ آپ صرف زبان سے کہتے (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)

باب ۱۷۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَاِنْ فَآءُوْا رَجَعُوْا ۔

۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں، ان کے لئے چار مہینے تک ٹھہرے رہنا ہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سمیع علیم" تک۔ "فان فاؤا" یعنی فان رجعوا۔

۲۶۶ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَكَانَتْ اِنْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ۔

۲۶۶۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے ان سے حمید طویل نے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کیا تھا، آنحضور کے پاؤں میں موچ آگئی تھی، اس لئے آپ نے اپنے بالاخانہ میں انتیس ۲۹ دن تک قیام فرمایا، پھر آپ وہاں سے اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک مہینہ کا ایلاء کیا تھا، آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۲۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاِيْلَاءِ الَّذِيْ سَمَّى اللّٰهُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدَ الْاَجَلِ

۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلاء کے بارے میں، جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ فرماتے تھے کہ مدت پوری ہونے کے

إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمُ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذَالِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بعد کسی کے لئے جائز نہیں ۔ سوا اس کے کہ قاعدہ کے مطابق (اپنی بیوی کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق کا ارادہ کرلے ، جیسا کہ اللہ تعالٰے نے حکم دیا ہے ۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے گا ، یہاں تک وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور اس کی روایت عثمان ، علی ، ابو درداء اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی کیجاتی ہے ۔

بَابٌ ۱۷۷ حُكْمُ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً ۔ وَشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَبَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ ۔ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ ۔

مفقود الخبر کا حکم ، اس کی بیوی اور اس کے مال کے بارے میں اور ابن المسیب نے فرمایا کہ جنگ کے وقت صف سے اگر کوئی شخص گم ہوا تو اس کی بیوی کو ایک سال کا انتظار کرنا چاہیے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہیے) (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز خریدی (اصل مالک قیمت لئے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہو گیا) تو آپ نے اس کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا ، پھر جب وہ نہیں ملا تو (غریبوں کو اس کنیز کی قیمت میں سے ایک ایک دو دو درہم دینے لگے ۔ اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ، یہ فلاں کی طرف سے ہے (جو اس کا پہلا مالک تھا اور جو قیمت لئے بغیر کہیں گم ہو گیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس صدقہ سے انکار کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس کا ثواب) مجھے ملے گا اور (کنیز کی قیمت کی ادائیگی) مجھ پر واجب ہوگی ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح تم لقطہ (کوئی چیز جو راستہ میں پڑی ہوئی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کرو ۔ زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جس کی جائے قیام معلوم ہو ، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا ، پھر اس کی خبر ملنی بند ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الخبر کی طرح ہو جاتا ہے ۔

۲۶۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا

۲۶۸ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی بن سعید نے ، ان سے منبعث کے مولے یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ یا وہ تمہاری ہوگی (اگر ایک تک اعلان کے بعد اس کا مالک نہ ملا) یا تمہارے کسی بھائی کی ہوگی یا پھر بھیڑیے کی ہوگی ، (اگر یہ انہیں جنگلوں میں پھرتی رہی) اور آنحضور سے

الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ، قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى يَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ.

گم شدہ اونٹ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض! اس کے پاس (مضبوط) کھر ہیں (جس کی وجہ سے چلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اس کے پاس، مشکیزہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پائے گا، اور آنحضور سے لقطہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہو) اور اس کے ظرف کا (جس میں وہ رکھا ہو) اعلان کرو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے پہنچانتا ہو، اور اس کا مالک ہو تو اسے دیدو، ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملالو۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ بن عبدالرحمن سے ملا اور مجھے ان سے انکے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے میں نے ان سے پوچھا تھا کہ گمشدہ چیزوں کے بارے میں منبعث کے مولا یزید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ زید بن خالد کے واسطے سے منقول ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یحیٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعث کے مولا یزید کے واسطہ سے بیان کیا ان سے زید بن خالد نے، سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے (براہ راست) ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

باب ۱۷۸ الظِّهَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلٰى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ. قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهٰذَا أَوْلٰى لِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ.

۱۷۸۔ ظہار[1]۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے، اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی ہے" آیت " فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا " تک اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا مالک نے فرمایا کہ غلام روزے دو مہینے کے رکھے گا حسن بن حر نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام کا ظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے، عکرمہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے " لما قالوا " قاعدہ عربیت کے مطابق " فیما قالوا " کے اور " فی بعض ما قالوا " کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

[1] شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم محرم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کیلئے حرام ہو " ظہار " کہلاتا ہے۔ اگر

باب ۱۷۹ اِلْاِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْاُمُوْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللّٰهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا فَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَيْ خُذِ النِّصْفَ قَالَتْ اَسْمَاءُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَاْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَعَمْ وَقَالَ اَنَسٌ اَوْمَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوْمَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ وَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ اَحَدٌ مِنْكُمْ اَمَرَهُ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا، لیکن اس پر عذاب دے گا، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (کہ نوحہ عذاب الٰہی کا باعث ہے) اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک قرض کے سلسلہ میں جو میرا ایک صاحب پر تھا) میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے لو (اور آدھا چھوڑ دو)۔ اسماء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے (میں پہنچی اور) عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز پڑھ رہی تھیں، اس لئے انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ کیا (کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے) میں نے کہا، کیا یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابوقتادہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے شکار کے سلسلے میں فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لئے کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ پھر (اسکا گوشت) کھاؤ۔

۲۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى بَعِيْرِهٖ وَكَانَ كُلَّمَا اَتَى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ

۲۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کیا، اور آنحضور جب بھی رکن کے پاس آئے تو اس کی طرف اشارہ کر کے تکبیر کہتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یاجوج و ماجوج کے سد میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا۔

بقیہ گزشتہ حاشیہ: کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے تو اس وقت تک اس کی اپنی بیوی سے قربت یا دواعی قربت کا معاملہ حرام ہے جب تک کہ وہ اس کا کفارہ نہ دے لے، اس کے کفارے کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا ہے۔

۲۷۰ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا سلمة بن علقمة عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم في الجمعة ساعة لا يوافقها مسلم قائم يصلي فسأل الله خيرا إلا أعطاه وقال بيده ووضع أنملته على بطن الوسطى والخنصر قلنا يزهدها وقال الأويسي حدثنا إبراهيم بن سعد عن شعبة بن الحجاج عن هشام بن زيد عن أنس بن مالك قال عدا يهودي في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم على جارية فأخذ أوضاحا كانت عليها ورضخ رأسها فأتى بها أهلها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي في آخر رمق وقد أصمتت فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتلك؟ فلان؟ لغير الذي قتلها فأشارت برأسها أن لا قال فقال لرجل آخر غير الذي قتلها فأشارت أن لا فقال ففلان لقاتلها فأشارت أن نعم فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضخ رأسه بين حجرين۔

۲۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے، جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہوگا اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آنحضور نے (اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیانی انگلی اور چھوٹی کے بیچ میں رکھا جس سے ہم نے سمجھا کہ آنحضور اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کو بتا رہے ہیں۔ اور اویسی نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھی چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے حضور اکرم کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری دس زباقی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی آنحضور نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؟ آنحضور نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا، تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں پھر آنحضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۷۱ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: الفتنة من هنا وأشار إلى المشرق۔

۲۷۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۲۷۲ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا جرير بن عبد الحميد عن أبي إسحاق الشيباني عن عبد الله بن أبي أوفى قال كنا في سفر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما غربت

۲۷۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق شیبانی نے اور ان سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آنحضور نے ایک

الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

صاحب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول دو (کیونکہ روزہ سے تھے)۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے آنحضور نے پھر فرمایا کہ اتر کر ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر آپ اور اندھیرا ہو لینے دیں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ اترو اور ستو گھول لو آخر تیسری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اتر کر آنحضور کا ستو گھولا آنحضور نے اسے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آرہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۲۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّمَا يُنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ كَأَنَّهُ يَعْنِي الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدَيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ۔

۲۷۳ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (سحری کھانے سے) بلال کی پکار نہ روکے" یا آپ نے فرمایا کہ "ان کی اذان" کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا کہ اذان دیتے ہیں، تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا (آرام کے لئے نماز پڑھنے سے) رک جائے اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق ہو گئی۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے (صبح کاذب کی صورت بتلانے کے لئے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا (صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے) اور لیث نے بیان کیا کہ، ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز نے انہوں نے ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور سخی کی مثال دو افراد جیسی ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں، سینے سے گردن تک ہیں، سخی جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے تو زرہ اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مٹاتی چلتی ہے لیکن بخیل جب بھی خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیلا کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔

بَابٌ ۱۸۰ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ فَإِذَا

۱۸۰ - لعان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، ان کی ذات کے سوا، گواہ موجود نہ ہوں" ارشاد "من الصادقین" تک۔ اگر گونگا

قَذَفَ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَهٗ بِكِتَابَةٍ اَوْ اِشَارَةٍ اَوْ بِاِيْمَاءٍ مَعْرُوْفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ الْاِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، وَقَالَ الضَّحَّاكُ اِلَّا رَمْزًا اِشَارَةً. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ اَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ اَوْ اِشَارَةٍ اَوْ اِيْمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَاِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِكَلَامٍ قِيْلَ لَهٗ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا بِكَلَامٍ وَاِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَكَذٰلِكَ الْعِتْقُ وَكَذٰلِكَ الْاَصَمُّ يُلَاعِنُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَا قَالَ اَنْتِ طَالِقٌ فَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ تَبِيْنُ مِنْهُ بِاِشَارَتِهٖ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَخْرَسُ اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهٖ لَزِمَهٗ وَقَالَ حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَصَمُّ اِنْ قَالَ بِرَاْسِهٖ جَازَ۔

اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والے کی سی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل علم کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور (مریم علیہا السلام نے) ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم اس سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی گہوارہ میں بچہ ہے" اور ضحاک نے کہا کہ "الا رمزا" بمعنی الاشارۃ ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور لعان نہیں ہو سکتی، جبکہ وہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت، اشارہ اور ایما سے ہو سکتی ہے، حالانکہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر وہ اس کے مدعی ہوں کہ تہمت صرف کلام ہی کے ذریعہ مانی جائے گی، تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہیے اور وہ بھی صرف کلام ہی کے ذریعہ معتبر مانا جانا چاہیے، ورنہ طلاق اور تہمت (اگر اشارہ سے ہو) تو سب کو باطل تسلیم کرنا چاہیے اور (اشارہ سے غلام کی آزادی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے گونگے کے ساتھ بھی پیش آئے گی۔ اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ "تجھے طلاق ہے" اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ بائنہ ہو جائے گی۔ ابراہیم نے کہا کہ گونگا اگر طلاق اپنے ہاتھ سے لکھے تو وہ پڑ جاتی ہے حماد نے کہا کہ گونگے اور بہرے اگر اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ فَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَا

۲۷۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں بتاؤں کہ قبیلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ضرور بتائیے، یا رسول اللہ۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ بنو نجار کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جو ان سے قریب ہیں۔ یعنی بنو عبد الاشہل) اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں، بنی الحارث بن خزرج۔ اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں، بنو ساعدہ پھر آنحضور نے اپنے ہاتھ سے اشارہ

خَيْرٌ ۔

کیا اور اپنی مٹھی بند کی، پھر آپ نے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی چیز کو پھینکتا ہے پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانہ میں خیر ہے۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ اَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ۔

۲۷۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابوحازم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انگلی بیچ کی انگلی سے) یا آنحضور نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت کی اور بیچ کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

۲۷۶ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ قَالَ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَقُوْلُ مَرَّةً ثَلَاثِيْنَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ۔

۲۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ، اتنے، اتنے اور اتنے کا ہوتا ہے، آپ کی مراد تیس دن کی تھی، پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے کا بھی ہوتا ہے، آپ کا اشارہ انتیس دنوں کی طرف تھا، ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ انتیس کی طرف۔

۲۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ، اَلْاِيْمَانُ هٰهُنَا مَرَّتَيْنِ اَلَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ ۔

۲۷۷۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں ادھر ہیں دو مرتبہ (آنحضور نے یہ فرمایا) ہاں، اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں سینگیں طلوع ہوتی ہیں یعنی ربیعہ اور مضر۔

۲۷۸ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ۔

۲۷۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

باب ۱۸۱ اذا عرض بنفی الولد ؛

۱۸۱ - جب اشاروں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے ۔

۲۷۹ حدثنا یحیی بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله ولد لي غلام اسود فقال: هل لك من ابل؟ قال نعم قال ما الوانها، قال حمر قال: هل فيها من اورق، قال نعم قال فانى ذلك؟ قال لعله نزعه عرق، قال، فلعل ابنك هذا نزعه ؛

۲۷۹ - ہم سے یحییٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے یہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے (یعنی اس کی صورت خاندان میں سے کسی سے بھی نہیں ملتی) اس پر آنحضور نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے دریافت فرمایا، اس کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں، آنحضور نے فرمایا ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ پھر یہ کہاں سے آگیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی نسل کے کسی بہت پہلے کے اونٹ پر یہ پڑا ہوگا، آنحضور نے فرمایا کہ اسی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے

باب ۱۸۲ احلاف الملاعن ؛

۱۸۲ - لعان کرنے والے کو قسم کھلانا ۔

۲۸۰ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه ان رجلا من الانصار قذف امراته فاحلفهما النبي صلى الله عليه وسلم ثم فرق بينهما ؛

۲۸۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میاں بیوی سے قسم کھلوائی، اور پھر دونوں میں جدائی کرائی ۔

باب ۱۸۳ يبدأ الرجل بالتلاعن ؛

۱۸۳ - لعان کی ابتدا مرد کرے گا ۔

۲۸۱ حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن ابي عدي عن هشام بن حسان حدثنا عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما ان هلال بن امية قذف امراته فجاء فشهد والنبي صلى الله عليه وسلم يقول: ان الله يعلم ان احدكما كاذب فهل منكما تائب؟ ثم قامت فشهدت ؛

۲۸۱ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر وہ آئے اور گواہی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتکب ہوا ہو) رجوع کرے گا؟ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے گواہی دی کہ اپنے بری ہونے کی ۔

. . .

باب ۱۸۴ اللعان ومن طلق بعد اللعان

۱۸۴ - لعان - اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی ۔

۲۸۲ حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب ان سهل بن سعد الساعدي اخبره ان عويمرا العجلاني جاء الى عاصم بن عدي الانصاري فقال له يا عاصم ارأيت

۲۸۲ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور انہیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے، ایک

رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا، قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا؟ لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے۔ آخر اسے کیا کرنا چاہیے؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آنحضور نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور اظہار ناگواری کیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں آنحضور سے جو کچھ سنا اس کا بہت اثر لیا۔ پھر جب گھر واپس آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے۔ اور پوچھا، عاصم آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عویمر تم نے میرے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا آنحضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا، جب تک میں یہ مسئلہ آنحضور سے معلوم نہ کر لوں، باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور اس وقت صحابہ کے درمیان میں موجود تھے، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا؟ لیکن پھر آپ لوگ اسے (قصاص) میں قتل کر دیں گے۔ تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آنحضور نے فرمایا فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے، جاؤ اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا۔ میں بھی حضور اکرم کے پاس اس وقت موجود تھا جب لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ، اگر اب میں بھی اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انہیں تین طلاقیں حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی دے دیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر یہی لعان کرنے والوں کے لئے طریقہ متعین ہو گیا۔

باب ۱۸۵ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ.

۱۸۵۔ مسجد میں لعان کرنا۔

۲۸۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ

۲۸۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے لعان کے بارے میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے متعین اس کا طریقہ کیا خبر دی بنی ساعدہ کے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے (انہوں نے بیان کیا کہ) قبیلہ انصار کے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی

رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ. قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ.

کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہئے انھیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی جس میں لعان کرنے والوں کے لئے تفصیلات بیان ہوئی ہیں، آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا، میں اسوقت وہاں موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر اب بھی میں اس اسے اپنے نکاح میں باقی رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی، چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی انھیں تین طلاقیں دے دیں حضور اکرم کی موجودگی میں ہی انھیں جدا کر دیا (سہل رضی اللہ عنہ نے یا ابن شہاب نے) کہا کہ ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان یہی جدائی کا طریقہ مقرر ہوا۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ یہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کرادی جایا کرے اور وہ عورت حاملہ تھیں اور ان کا بیٹا اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہو گیا کہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ کی ماں وارث ہوگی، اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ میں فرض کیا ہے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر (لعان کرنے والی خاتون) نے سرخ اور پستہ قد بچہ جنا جیسے وحرہ (چھپکلی کے مانند ایک زہریلا جانور، پستہ قد عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں) تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی سچی ہے۔ اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے لیکن اگر کالا، بڑی آنکھوں والا اور بڑے سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا تھا، چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ جنا تھا۔

بَابٌ ۱۸۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

۱۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو شہادت کے بغیر سنگسار کرتا۔

۲۸۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ

۲۸۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا۔ اور عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں کوئی بات کہی کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں

انصرف فأتاه رجل من قومه يشكو إليه أنه قد وجد مع امرأته رجلا فقال عاصم: ما ابتليت بهذا إلا لقولي، فذهب به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بالذي وجد عليه امرأته، وكان ذلك الرجل مصفرا قليل اللحم سبط الشعر وكان الذي ادعى عليه أنه وجده عند أهله خدلا آدم كثير اللحم فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم بين، فجاءت شبيها بالرجل الذي ذكر زوجها أنه وجده، فلاعن النبي صلى الله عليه وسلم بينهما. قال رجل لابن عباس في المجلس هي التي قال النبي صلى الله عليه وسلم: لو رجمت أحدا بغير بينة رجمت هذه، فقال: لا، تلك امرأة كانت تظهر في الإسلام السوء. قال أبو صالح وعبد الله بن يوسف خدلا.

تو وہیں قتل کر دوں) اور چلے گئے۔ پھر ان کی قوم کے ایک صحابی عویمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے، عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے جو آپ نے آنحضور کے سامنے کہی تھی) پھر وہ انھیں لے کر حضور اکرم کی خدمت حاضر ہوئے اور آنحضور کو واقعہ بتایا جس میں ملوث ان صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے (پتلے دبلے) اور سیدھے بال والے تھے۔ اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنہائی میں) پایا، وہ گٹھے ہوئے جسم کا، گندمی، اور گوشت والا تھا، پھر حضور اکرم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ، اس معاملہ کو صاف کر دے، چنانچہ اس عورت نے بچہ اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ حضور اکرم نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا ایک شاگرد نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں (یہ جملہ آنحضور نے) اس عورت (کے متعلق فرمایا تھا) جو اسلام کے باوجود فحاشی کھلے بندوں کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے "خدلا" بیان کیا۔

باب ۱۸۷ صداق الملاعنة

۱۸۷۔ لعان کرنے والی کا مہر۔

۲۸۵ حدثني عمرو بن زرارة أخبرنا إسماعيل عن أيوب عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عمر: رجل قذف امرأته فقال: فرق النبي صلى الله عليه وسلم بين أخوي بني العجلان وقال: الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب فأبيا فقال: الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب فأبيا، ففرق بينهما. قال أيوب فقال لي عمرو بن دينار: إن في الحديث شيئا لا أراك تحدثه قال: قال الرجل مالي قال قيل: لا مال لك إن كنت صادقا فقد دخلت بها وإن كنت كاذبا فهو أبعد منك.

۲۸۵۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں تفریق کرا دی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا لیکن دونوں نے انکار کیا تو حضور اکرم نے ان میں جدائی کر دی اور آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض اجزا میرا خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب نے (جنہوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مال کا کیا ہوگا (جو میں نے مہر میں دیا تھا) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ وہ مال (جو عورت کو مہر میں دیا تھا) اب تمہارا نہیں رہا، اگر تم سچے ہو (اس تہمت لگانے میں تب بھی کیونکہ) تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جا چکے ہو، اور اگر تم جھوٹے ہو، پھر تو وہ اور زیادہ

باب ۱۸۸ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

۲۸۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي، قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو. وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ. اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ؛

۱۸۸۔ امام کا لعان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ رجوع کرے گا۔

۲۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا، تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، ان صحابی نے عرض کی کہ میرا مال واپس کرا دیجئے (جو مہر میں دیا گیا تھا) آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شرم گاہ کو حلال کیا تھا، اور تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے، سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی، اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کو اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا! آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو اور ایوب کے واسطہ سے محفوظ کی تھی۔ جیسا کہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی تھی۔

باب ۱۸۹ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ؛

۲۸۷ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا

۱۸۹ لعان کرنے والوں میں جدائی۔

۲۸۷۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرا دی تھی جنہوں نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی۔

۲۸۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

۲۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب اور ان کی بیوی کے درمیان

مِنَ الْاَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرایا تھا۔ اور دونوں کے درمیان جدائی کرا دی تھی۔

باب ۱۹۰ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ.

۱۹۰۔ لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا۔

۲۸۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهِ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ.

۲۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے لڑکے کا انکار کیا تو آنحضور نے دونوں کے درمیان جدائی کرا دی اور لڑکا عورت کو دیا۔

باب ۱۹۱ قَوْلِ الْاِمَامِ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ.

۱۹۱۔ امام کا کہنا کہ اے اللہ، معاملہ صاف کر دے۔

۲۹۰ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا. فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِيْ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوْءَ فِي الْاِسْلَامِ.

۲۹۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہا کہ مجھے عبدالرحمان بن قاسم نے خبر دی، انھیں قاسم بن محمد نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی (کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو وہیں قتل کر ڈالوں) پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلا میری اس بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرأت میں نے حضور اکرم کے سامنے کی تھی) پھر آپ ان صاحب کو ساتھ لیکر آنحضور کے پاس گئے اور آنحضور کو اس صورت سے مطلع فرمایا، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا یہ صاحب زرد رنگ کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے، اور وہ جسے انہوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندمی، گٹھے جسم کا، زرد بھرے گوشت والا تھا۔ اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے۔ حضور اکرم نے فرمایا، اے اللہ معاملہ صاف کر دے، چنانچہ ان کی بیوی نے جو بچہ جنا وہ اسی شخص سے مشابہ تھا جسکے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے پایا تھا۔ پھر حضور اکرم نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا کیا یہ وہی عورت ہے۔ جس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگسار کرتا تو اسے کرتا! ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ آپ نے اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد فحاشی میں بتلا تھی۔

باب ۱۹۲ اِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ

۱۹۲۔ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت

بَعْدَ الْعِدَّةِ تَزَوَّجَا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا۔

گذار کر دوسرے شوہر سے شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی

۲۹۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۹۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

۲۹۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک دوسرے صاحب نے ان خاتون سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ تو ان کے پاس آتے ہی نہیں، اور یہ کہ ان کے پاس (کپڑے کے) پلو جیسا ہے (انھوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی) لیکن آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ جبتک تم اس (دوسرے شوہر) کا مزا نہ چکھ لو اور یہ تمہارا مزہ نہ چکھ لیں (پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا)

باب ۱۹۳ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ. وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ۔

۱۹۳۔ اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو۔ مجاہد نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں اور جنہیں حیض آنا بند ہو گیا ہو اور جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہ ہو، تو انکی عدت تین مہینے ہے۔

باب ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

۱۹۴۔ اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے

۲۹۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ

۲۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ زینب بنتِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ علیہا عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام لائی تھیں اور جن کا نام سبیعہ تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں۔

تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي۔

شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے انکار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ بخدا، جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے لمبی مدت نہ گذار لو گی، تمہارے لئے اس سے (جس سے نکاح وہ کرنا چاہتی تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ پھر وہ (رفع حمل کے بعد تقریباً دس دن تک رکی رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضور نے فرمایا کہ اب نکاح کر لو۔

۲۹۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ۔

۲۹۴۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے یزید نے کہ ابن شہاب نے انھیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبداللہ نے اپنے والد (عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) کے واسطے سے انھیں خبر دی کہ انہوں نے ابن الارقم کو لکھا کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فتوی دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میرے یہاں بچہ پیدا ہو گیا تو آنحضور نے مجھے فتوی دیا کہ اب میں نکاح کر لوں۔

۲۹۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

۲۹۵۔ ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے انکے والد نے، ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند دنوں تک حالت نفاس میں رہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور نے انھیں اجازت دی اور انہوں نے نکاح کیا۔

بَابُ ۱۹۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تُحْتَسَبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تُحْتَسَبُ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا۔

۱۹۵۔ اور مطلقہ عورتیں اپنے کو تین حیضوں (قروء) تک روکے رکھیں" اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا اور پھر وہ اس کے پاس تین حیض کی مدت گذرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی شوہر سے جدا ہو گی (اور یہ صرف اسی کی عدت سمجھی جائے گی) دوسرے نکاح کی مدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا۔ لیکن زہری نے فرمایا کہ اسی میں دوسرے نکاح کی عدت کا شمار بھی ہوگا یہی، یعنی زہری کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا کہ "اقرأت المرۃ" اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو اسی طرح "اقرأت" اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں "ماقرأت بسلی قط"۔

باب ۱۹۶ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلٰى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔

۱۹۶۔ فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، انھیں انکے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا تجھے خبر نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے" "ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو، اور انھیں تنگ کرنے کے لئے انھیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو انھیں خرچ دیتے رہو اُن کے حمل کے پیدا ہونے تک"۔ اللہ تعالےٰ کے ارشاد "بعد عسر یسرا" تک۔

۲۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلٰى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا إِلٰى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

۲۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور سلیمان بن یسار نے یحییٰ بن سعید نے ان دونوں حضرات سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمان بن حکم کی صاحبزادی کو طلاق دے دی تھی اور عبدالرحمان انھیں ان کے (شوہر کے) گھر سے لے آئے (عدت کے ایام گذرنے سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب معلوم ہوا تو آپ نے مروان بن حکم کے یہاں، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا۔ کہلوایا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر (جہاں اسے طلاق ہوئی ہے) پہنچا دو۔ جیسا کہ سلیمان بن یسار کی حدیث میں ہے، مروان نے اسکا جواب یہ دیا کہ عبدالرحمن بن حکم نے میری بات نہیں مانی۔ اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ (مروان نے ام المومنین کو یہ جواب دیا کہ) کیا آپ کو فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا کے معاملہ کا علم نہیں ہے (انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر عدت نہیں گزاری تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا (کیونکہ وہ تمہارے لئے دلیل نہیں بن سکتا) مروان بن حکم نے اس پر کہا کہ اگر آپ کے نزدیک (فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انکے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا، انکے شوہر کے رشتہداری کے درمیان) کشیدگی کی وجہ سے تھا تو یہاں بھی یہی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بیوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا

۲۹۷ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ بنتِ قیس کا کیا قصہ ہے، کیا

لِفَاطِمَةَ: اَلَا تَتَّقِي اللهَ يَعْنِي فِي قَوْلِهِ: لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ.

کیا تم خدا سے نہیں ڈرتی! آپ کا اشارہ ان کے اس کے قول کی طرف تھا (کہ مطلقہ بائنہ کو) نفقہ و سکنیٰ دینا ضروری ہے۔

۲۹۸ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ: اَلَمْ تَرَيْنَ اِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ، قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ اَمَا اَنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ. عَابَتْ عَائِشَةُ اَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۹۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمان بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ فلانہ (عمرہ) بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھتیں ان کے شوہر نے انہیں طلاق بائنہ دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (عدت گذارے بغیر) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا، عروہ نے کہا آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا! فرمایا کہ اس کے لئے اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے اور ابن ابی زناد نے ہشام کے واسطے یہ اضافہ کیا ہے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (عمرہ بنت حکم کے معاملہ پر) اپنی شدید ناگواری کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا تو ایک اجاڑ گھر میں تھیں، اور اس کے چاروں طرف خوف اور وحشت برستی تھی اسلئے نبی کریم نے انھیں اجازت دیدی تھی (کہ وہاں سے منتقل ہو جائیں اور اپنے آبائی گھر میں عدت گزاریں)

بَابُ ۱۹۷ اَلْمُطَلَّقَةِ اِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا اَوْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهِ بِفَاحِشَةٍ.

۱۹۷۔ وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی (چور وغیرہ یا خود شوہر) کے اچانک اندر آجانے کا خوف ہو۔ یا شوہر کے گھر والے بد کلامی کریں۔

۲۹۹ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ.

۲۹۹۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق اس کا (کہ مطلقہ بائنہ کو نفقہ و سکنیٰ نہیں ملے گی) انکار کیا۔

بَابُ ۱۹۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي اَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ.

۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائیں رکھیں۔

۳۰۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً فَقَالَ لَهَا: عَقْرٰى اَوْ حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي اِذًا.

۳۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع میں) کوچ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ آنحضور نے ان سے فرمایا "عقریٰ" یا (فرمایا راوی کو شک تھا) "حلقیٰ" معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیں روک

دو گی، کیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر چلو!

باب ۱۹۹ وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْاَةَ اِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوْ ثِنْتَيْنِ

۱۹۹ - "اور ان کے شوہر انھیں واپس لے لینے کے اس مدت میں زیادہ حقدار ہیں" اور جب شوہر نے ایک یا دو طلاق دی ہو تو اپنی اس بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا؟

۳۰۱ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ اُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً۔

۳۰۱ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا کہ معقل رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا نکاح کیا۔ پھر (ان کے شوہر نے) انھیں ایک طلاق دی۔

۳۰۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ اُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ اَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ اِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِاَمْرِ اللّٰهِ۔

۳۰۲ - مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے حسن نے حدیث بیان کی کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ایک صاحب کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں نے تنہائی میں عدت گزارنے دی عدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے سابق شوہر نے ہی پھر معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا معقل رضی اللہ عنہ کو اس پر بڑی غیرت آئی آپ نے کہا کہ جب وہ عدت گذار رہی تھی تو اسے اس پر قدرت تھی (کہ دوران عدت میں رجعت کر لیں لیکن ایسا نہیں کیا) اور اب میرے پاس نکاح کا پیغام بھیجتا ہے! چنانچہ آپ ان کے اور اپنی بہن کے درمیان میں حائل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انھیں مت روکو" آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک گئے۔

۳۰۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً اُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِاَحَدِهِمْ اِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ

۳۰۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حائضہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انھیں اس وقت تک اپنے ساتھ رکھیں جب تک وہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حائضہ نہ ہوں اس وقت بھی ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک ہو جائیں تو اگر اس وقت انھیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہر میں اس سے پہلے کہ ان سے ہمبستری کریں، طلاق دیں پس یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر اس کے (مطلقہ ثلاثہ کے) بارے میں سوال کیا جاتا

عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَزَادَ فِيْهِ غَيْرُهٗ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا۔

تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے کہ اگر تم نے تین طلاقیں دے دیں ہیں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ غیر (ابوالجہم) نے اس حدیث میں لیث کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک دو طلاق دے دی ہو (تو تم اب دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

بَابٌ ۲۰۰ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ۔

۲۰۰۔ حائضہ سے رجعت۔

۳۰۴ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

۳۰۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ حائضہ تھیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آنحضور نے حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے رجعت کرلیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کہ کیا اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حماقت اور بے بسی کا مظاہرہ کرے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابٌ ۲۰۱ تُحِدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا اَرٰى اَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا الطِّيْبَ لِاَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ۔

۲۰۱۔ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے گی،

زہری نے فرمایا کہ کم عمر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو میں اس کے لئے بھی خوشبو کا استعمال مناسب نہیں سمجھتا، کیونکہ اس پر بھی عدت واجب ہے۔

۳۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهٗ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا

۳۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں عبیداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انھیں حمید بن نافع نے اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان تین احادیث کی خبر دی۔ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد ابو سفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش تھی پھر وہ خوشبو ایک کنیز نے آپ کو لگائی (اور ام المومنین نے خود اپنے

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَتَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: لَا. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ. قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِيْ بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعَرَةً فَتَرْمِيْ، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ. سُئِلَ مَالِكٌ: مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا.

رخساروں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضور نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں۔ کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کا سوگ (مدت) چار مہینے دس دن کا ہے، زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور فرمایا کہ، واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر ممبر یہ فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (آپ نے یہ فرمایا) ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں، پھر آنحضور نے فرمایا کہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے، جاہلیت میں تو تمہیں سال بھر تک مینگنی پھینکنی پڑتی تھی"۔ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مرجاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں داخل ہو جاتی۔ سب سے برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گذر جاتا، پھر کسی چوپائے، گدھے، بکری یا پرند کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مر نہ جائے اس کے بعد وہ نکالی جاتی اور اسے مینگنی دی جاتی ابسے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی، امام مالک سے پوچھا گیا کہ تفتض بہ، کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

باب ۲۴۲ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

۲۴۲ - عدت میں سرمہ کا استعمال

۳۰۶ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوا عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكَحَّلْ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

۳۰۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن نافع نے، ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے، اپنی والدہ کے واسطہ سے، کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی۔ آنحضور نے فرمایا کہ سرمہ (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ (زمانہ جاہلیت میں) تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا، یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فرمایا کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گذارنا پڑتا تھا، جب اس طرح ایک سال پورا ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتا گذرتا اور وہ اس پر مینگنی پھینکتی (جب عدت سے باہر آتی) پس سرمہ نہ لگاؤ، یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گذر جائیں۔ اور میں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ۔

۳۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائیں۔

بَابُ ۲۰۳ الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ۔

۲۰۳۔ زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال۔

۳۰۸ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نُطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

۳۰۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن کی عدت تھی اس مدت میں ہم نہ سرمہ لگاتے تھے، نہ خوشبو استعمال کرتے تھے اور نہ رنگا کپڑا پہنتے تھے، البتہ وہ کپڑا اس سے مستثنیٰ تھا جس کا (دھاگا) بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض کے بعد غسل کرے تو اس وقت اظفار کا تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی تھی۔ اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی ممانعت تھی

باب ۲۰۴ تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ

۲۰۴ - عورت زمانہ عدت میں ایسے کپڑے پہن سکتی ہے جس کا دھاگا بننے سے پہلے کا رنگا ہوا ہو۔

۳۰۹ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ. حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

۳۰۹ - ہم سے فضل بن دکین نے حدیث بیان کی ان سے عبدالسلام بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے وہ اس کے لئے سرمہ نہ لگائے، رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، سوا اس کپڑے کے جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو۔ اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور (فرمایا کہ) خوشبو کا استعمال نہ کرے۔ سوا طہر کے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود (قسط) اور (مقام) اظفار (کی خوشبو استعمال کرسکتی ہے) ابو عبداللہ (مولف) کہتے ہیں کہ "قسط" اور "الکست" ایک ہی چیز ہیں، جیسے

باب ۲۰۵ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

۲۰۵ - اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بما تعملون خبیر" تک۔

۳۱۰ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ، قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ. وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ. قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا۔

۳۱۰ - مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے "اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں" کے متعلق فرمایا کہ یہ عدت جو شوہر کے گھر والوں کے پاس گذاری جاتی ہے، پہلے واجب تھی، اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جانے کی کہ وہ ایک سال تک (گھر سے) نہ نکالی جائیں، لیکن اگر وہ (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں اس باب میں جسے وہ (بیویاں) اپنے باب میں شرافت کے ساتھ کریں مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی بیوہ کے لئے سات مہینے بیس دن سال بھر میں سے وصیت قرار دی ہے اگر وہ چاہے تو شوہر کی وصیت کے مطابق وہیں ٹھہری رہے اور اگر چاہے چار مہینے دس دن پورا کرکے وہاں سے چلی جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "انھیں نکالا نہ جائے البتہ اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں" کا یہی منشا ہے پس عدت تو جیسا کہ پہلی تھی اب بھی اس پر واجب ہے ابن ابی نجیح نے اسے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا اور عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پہلی آیت نے بیوہ کے اس کے گھر میں عدت گذارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا اس لئے اب وہ

جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور (اسی طرح اس آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد "انھیں نکالا نہ جائے" (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطاء نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے، اور اگر چاہے وہاں سے چلی آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کریں" عطاء نے فرمایا کہ اس کے بعد میراث کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ (پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، اور اس کے لئے (شوہر کی طرف سے) سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

۳۱۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے، ان سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے کہ جب آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگایا پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

بَابُ ۲۰۶ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا۔

۲۰۶۔ زنا کی کمائی، اور نکاح فاسد کا مہر۔ اور حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی محرم عورت سے نکاح کرے تو اس کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی اور جو کچھ وہ لے چکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا۔ پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اسے اس کا مہر دیا جائے گا۔

۳۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

۳۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمان نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتے کی قیمت، کاہن کی کمائی اور زانیہ عورت کی زنا کی کمائی سے منع فرمایا۔

۳۱۳ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۳۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدوانے والی، سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت بھیجی، اور آنحضور

وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ.

نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

۳۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ.

۳۱۴ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں محمد جحادہ نے، انھیں ابوحازم نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زانیہ) کنیزوں کی کمائی سے منع فرمایا۔

باب۲۰۷ الْمَهْرُ لِلْمَدْخُوْلِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُوْلُ اَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَالْمَسِيْسِ.

۲۰۷- اس عورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی ہو، خلوت کی کیا صورت ہوگی؟ یا خلوت سے اور چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دی ہو؟

۳۱۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ فَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فِي الْحَدِيْثِ شَيْءٌ لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ مِنْكَ.

۳۱۵- ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں ایوب نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو، تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے میاں بیوی میں جدائی کرا دی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کرے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا پس آنحضور نے ان میں جدائی کرا دی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے میں نے تمہیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا، بیان کیا کہ (تہمت لگانے والے) شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) دلوا دیجئے) آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر تم سچے بھی ہو تو تم اس (اپنی بیوی) سے خلوت کر چکے ہو، اور اگر جھوٹے ہو پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

باب۲۰۸ الْمُتْعَةُ لِلَّتِيْ لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالٰى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اِلٰى قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا.

۲۰۸- اس عورت کا متعہ جس کا مہر ہی متعین نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنھیں تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو طلاق دے دو" ارشاد "بما تعملون بصیر" تک۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور طلاقتوں کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے مطابق مقرر ہے۔ (یہ) پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم سمجھو" اور لعان کے موقع پر، جب عورت کے شوہر نے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي: قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

۳۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے یہاں ہوگا تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارے (شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں، شوہر نے عرض کی، یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضور نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو وہ اس کے بدلہ میں ہے کہ تم نے اس کی شرمگاہ اپنے لئے حلال کی تھی۔ اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

باب ۳۰۹ كِتَابُ النَّفَقَاتِ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْعَفْوُ الْفَضْلُ۔

۳۰۹۔ نفقہ کے مسائل گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں، کہہ دیجئے کہ عفو (جتنا آسان ہو یا جو بچ جائے) اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں" حسن نے فرمایا کہ "عفو" سے مراد فضل ہے۔

۳۱۷ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

۳۱۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا اور انہوں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے (عبداللہ بن یزید انصاری نے بیان کیا کہ) میں نے ان سے پوچھا، کیا حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، آنحضور نے فرمایا کہ مسلمان اپنے گھر والوں پر بھی اگر خرچ کرتا اور اللہ کے حکم بجا آوری کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے)

۳۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

۳۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم، تو خرچ کر تو میں تجھ پر خرچ کرونگا۔

۳۱۹ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله أو القائم الليل الصائم النهار۔

۳۱۹ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کمزوروں اور لا وارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

۳۲۰ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن سعد بن إبراهيم عن عامر بن سعد رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعودني وأنا مريض بمكة فقلت لي مال أوصي بمالي كله قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال والثلث كثير أن تدع ورثتك أغنياء خير من أن تدعهم عالة يتكففون الناس في أيديهم ومهما أنفقت فهو لك صدقة حتى اللقمة ترفعها في امرأتك ولعل الله يرفعك ينتفع بك ناس ويضر بك آخرون۔

۳۲۰ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں سعد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت مکہ معظمہ میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضور سے عرض کی کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی، پھر آدھے کی کر دوں! آنحضور نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر تہائی کی کر دوں (فرمایا) تہائی کی کر دو اور تہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج و تنگدست چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں، اور تم جب بھی خرچ کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہو گا (یعنی اس پر ثواب ملیگا) اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کے لئے اٹھاؤ گے، اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

باب وجوب النفقة على الأهل والعيال

۲۱۰ - بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے۔

۳۲۱ حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا أبو صالح قال حدثني أبو هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أفضل الصدقة ما ترك غنى واليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول تقول المرأة إما أن تطعمني وإما أن تطلقني ويقول العبد أطعمني واستعملني ويقول الابن أطعمني إلى من تدعني فقالوا يا أبا هريرة سمعت هذا

۳۲۱ - ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ہاتھ (دینے والے کا) نیچے کے (لینے والے کے) ہاتھ سے بہتر ہے، اور (خرچ کی) ابتدا ان سے کرو جو تمہاری زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، هٰذَا مِنْ كِيْسِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

شاگردوں نے کہا، اے ابوہریرہ! کیا یہ آخری ٹکڑا بھی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ ابوہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

۳۲۲ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

۳۲۲- ہم سے سعد بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن خالد بن مسافر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہارے پرورش میں ہیں۔

باب ۲۱۱ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَةٍ عَلٰى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ.

۲۱۱۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی۔

۳۲۳ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِيْ مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ؟ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِيْ ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيْعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ.

۳۲۳- ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا یا ایک سال سے کم کا خرچ جمع کرکے رکھتا ہے؟ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بن اوس نے اور ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کے باغ کی کھجوریں بیچ کر اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کردیتے تھے۔

۳۲۴ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِيْ ذِكْرًا مِنْ حَدِيْثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ: انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُوْنَ؟ قَالَ نَعَمْ

۳۲۴ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی (ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ) محمد بن جبیر بن مطعم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حدیث پوچھی۔ مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے حاجب یرفا ان کے پاس آئے اور کہا عثمان بن عفان، عبدالرحمان، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم (آپ سے ملنے کی)

فَأَذِنَ لَهُمْ. قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ، عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ. قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، قَالَ اللَّهُ: مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ

اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اندر بلا لو، چنانچہ انھیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ بیان کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے یرفا نے تھوڑی دیر بعد پھر عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ملنا چاہتے ہیں کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بھی اندر بلانے کے لئے کہا اور ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المومنین میرے اور ان (علی رضی اللہ عنہ) کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المومنین، ان کا فیصلہ فرما دیجئے اور انھیں اس الجھن سے نجات دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم انبیاء وفات کے وقت چھوڑیں وہ صدقہ ہیں حضور اکرم کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا صحابہ نے کہا کہ آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی، انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضور نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مال (خمس) میں خصوصیت بخشی تھی اور آنحضور کے سوا اس میں سے کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا "ما افاء اللہ علی رسولہ منہم تا قدیر" اسلئے یہ (چار خمس) خاص حضور اکرم کے لئے تھے۔ واللہ آنحضور نے تمہیں نظر انداز کر کے وہ اپنے لئے منتخب نہیں کر لیا تھا اور نہ تمہارا کم کر کے اسے آنحضور نے اپنے لئے رکھا تھا، بلکہ آنحضور نے پہلے تم سب کو دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی۔ آخر جب یہ مال باقی رہ گیا تو اس میں سے آنحضور اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچ لیتے تھے اور اس کے بعد جو باقی بچتا اسے اللہ کے مال کے مصرف ہی میں (مسلمانوں کے مصالح اور ان کی رفاہ کے لئے) خرچ کر دیتے آنحضور نے اپنی زندگی بھر اسی کے مطابق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَإِنَّا أَكْفِيكُمَاهَا.

عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ سب نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں بھی یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کی وفات کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں چنانچہ آپ نے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم کے عمل کے مطابق اس میں عمل کیا، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوکر آپ نے فرمایا، آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے، آپ خوب جانتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس میں مخلص، محتاط و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے پھر اللہ تعالےٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات کی اور اب میں آنحضور اور ان کا جانشین ہوں میں دو سال سے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا، اب آپ حضرات میرے پاس آئے ہیں آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے آپ (عباس رضی اللہ عنہ) آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی وراثت کا مطالبہ کیا، اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد (آنحضور) کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائداد دے سکتا ہوں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ آپ پر اللہ کا عہد اور اس کی میثاق ہوگی کہ آپ دونوں بھی اس جائداد میں وہی طرز عمل رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے جس کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور جب سے میں اس کا والی ہوا ہوں۔ میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ رکھا اور یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر آپ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کریں آپ لوگوں نے کہا کہ اس شرط کے مطابق وہ جائداد ہمارے حوالہ کردیں اور میں نے اسے اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کردیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے وہ جائداد اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کی تھی؟ صحابہ نے کہا کہ جی ہاں۔ بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے انھیں کے حوالہ وہ جائداد اس شرط کے ساتھ کی تھی؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ حضرات اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے

میں اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں اس کے سوا ایں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کرسکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری پوری کرنے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کردیں میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کرلوں گا۔

باب ۲۱۲ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلٰى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ. وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا. وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرٰى لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلٰى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا. وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذٰلِكَ أَنْ تَقُوْلَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبٰى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُوْدِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلٰى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ. فِصَالُهُ: فِطَامُهُ.

۲۱۲ - اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال (یہ مدت) اس کے لئے ہے جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے" ارشاد "بما تعملون بصیر" تک اور ارشاد فرمایا "اور اس کا حمل اور دودھ بڑھائی تیس مہینوں میں ہوجاتی ہے" اور فرمایا "اور اگر تم باہم کشمکش کروگے تو رضاعت کوئی دوسری کرے گی وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور جس کی آمدنی ہو اسے چاہیے کہ اسے اللہ نے جتنا دیا ہو اس میں سے خرچ کرے"، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بعد عسر یسرا" تک۔ اور یونس نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہہ دے میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ اس کی غذا بچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ بچہ پر زیادہ مہربان ہوتی ہوتی ہے اور کسی دوسرے کے مقابلہ میں اس کے ساتھ زیادہ لطف و نرمی کرسکتی ہے اس لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچہ کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کردے جب کہ بچہ کا والد اسے (نان ونفقہ کے سلسلے میں) اپنی طرف سے وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے "اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کی وجہ سے کہ محض اس بچہ کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے پلانے سے ماں کو روک دیا جائے اور کسی اور کو بچہ دے دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہرحال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور مشورہ سے ہونا چاہیے" فصالہ" بمعنی فطامہ۔

باب ۲۱۳) نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ.

۲۱۳ - کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس عورت کا خرچ اور اس کے بچہ کا خرچ۔

۳۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ

ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

عروہ نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ، ابو سفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بہت بخیل ہیں تو کیا یہ میرے لئے اس میں کوئی گناہ ہے اگر میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں! آنحضور نے فرمایا کہ نہیں لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ۔

۳۲۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر (دستور کے مطابق، اللہ کے راستہ میں) خرچ کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

بَاب ۲۱۴ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا۔

۲۱۴۔ عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام۔

۳۲۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

۳۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے، ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کے لئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے۔ انھیں معلوم ہوا تھا کہ آنحضور کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن آنحضور سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا جب آنحضور تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے (آنحضور کے آنے پر) ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو۔ پھر آنحضور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈ اپنے پیٹ پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم (رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گذار سے بہتر ہے۔

بَاب ۲۱۵ خَادِمِ الْمَرْأَةِ۔

۲۱۵۔ عورت کے لئے خادم۔

۳۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ۔

۳۲۸ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی یزید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے سنا، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ فاطمہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں اور آپ سے ایک خادم مانگا تھا۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو، سوتے وقت تنتیس[۳۳] مرتبہ سبحان اللہ، تنتیس[۳۳] مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس[۳۴] مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو سفیان نے کہا کہ ان میں ایک چونتیس مرتبہ ہے (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

بَابٌ ۲۱۶ خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ۔

۲۱۶۔ مرد کی اپنی بال بچوں کی خدمت۔

۳۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ۔

۳۲۹۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم بن عتیبہ نے، ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ حضور اکرم گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سنتے تو باہر چلے جاتے تھے۔

بَابٌ ۲۱۷ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۱۷۔ اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کے علم میں لائے بغیر، اس مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق اس کے اور اسکے بچوں کیلئے کافی ہو۔

۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ هِنْدَ بِنْتِ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

۳۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد (عروہ) نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ۔ ابو سفیان (ان کے شوہر) بخیل ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے ہاں اگر میں اس کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضور نے فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو

باب ۲۱۸ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهٖ وَالنَّفَقَةِ۔

۲۱۸ - عورت کا اپنے شوہر کے مال اور اخراجات کی حفاظت کرنا۔

۳۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۳۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد (طاؤس) اور ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں دوسرے راوی (ابن طاؤس) نے بیان کیا کہ "قریش کی صالح، نیک عورتیں" (صرف قریش عورتیں" کے بجائے) بچے پر بچپن میں سب سے زیادہ شفیق اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والیاں (اسی طرح کی روایت) معاویہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے منقول ہے۔

باب ۲۱۹ كِسْوَةُ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۲۱۹ - عورت کا کپڑا دستور کے مطابق۔

۳۳۲ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰتٰى اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

۳۳۲ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبد الملک بن میسرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیرا کپڑے کا جوڑا ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے خود پہن لیا، پھر میں نے حضور اکرم کے چہرۂ مبارک پر ناگواری دیکھی تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

باب ۲۲۰ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِيْ وَلَدِهٖ۔

۲۲۰ - عورت کی، بچے کے معاملہ میں شوہر کی مدد۔

۳۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ اَبِيْ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ

۳۳۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں یا (راوی نے کہا کہ) نو لڑکیاں، چنانچہ میں نے ایک پہلے کی شادی شدہ عورت سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، فرمایا کنواری سے کی ہے یا بیاہی سے میں نے عرض کی کہ بیاہی سے فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ نکاح کیا تم اس کے ساتھ کھیلتے

وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا۔

اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی! بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضور سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ میرے والد) شہید ہو گئے اور انہوں نے کئی لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے یہاں انہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے، آنحضور نے اس پر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا راوی کو شک تھا) آنحضور نے "خیر" فرمایا۔

بَابُ ۲۲۱ نَفَقَةُ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

۲۲۱- تنگ دست کا اپنے بال بچوں پر خرچ۔

۴۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا۔

۴۳۴- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمان نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ میں تو ہلاک ہو گیا، آنحضور نے فرمایا، آخر بات کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کر لی، آنحضور نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر دو (کفارہ کے طور پر) انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے، آنحضور نے فرمایا پھر دو مہینے متواتر روزے رکھ لو، انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں آنحضور نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ انہوں نے عرض کی کہ اتنا میرے پاس سامان نہیں ہے، اس کے بعد آنحضور کے پاس ایک ٹوکرہ لایا گیا۔ جس میں کھجوریں تھیں، آنحضور نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے، ان صاحب نے عرض کی میں یہاں حاضر ہوں، آنحضور نے فرمایا اسے (اپنی طرف سے) صدقہ کر دینا، انہوں نے عرض کی، اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر! یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں پتھریلے علاقوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر آنحضور ہنسے اور آپ کے مبارک دانت دکھائی دیئے اور فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

بَابُ ۲۲۲ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ إِلٰى قَوْلِهِ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۲۲۲- آیت "وعلی الوارث مثل ذالک"۔ اور کیا ماں کو بچہ کو دودھ پلانے کی کچھ اجرت ملے گی اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثل بیان کی (دو آدمیوں کی، ان میں سے ایک گونگا ہو" ارشاد، "صراط مستقیم" تک"۔

۴۳۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ

۴۳۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے، انہیں

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (انکے سابق شوہر) کے لڑکوں کے بارے میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچ کروں، میں انھیں اس محتاجی میں نظر انداز نہیں کر سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں، آنحضور نے فرمایا کہ ہاں تمہیں ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچ کروگی۔

۲۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ قَالَ خُذِي بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نے عرض کی، یا رسول اللہ، ابو سفیان بخیل ہیں اگر میں اس کے مال میں سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میرے بچوں کو کافی ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ دستور کے مطابق لے لیا کرو۔

بَابُ ۲۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ۔

۲۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے قرض وغیرہ کا بوجھ (مرتے وقت) چھوڑا یا لاوارث بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہیں۔

۲۲۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

۲۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا ہے جس پر قرض ہوتا تو آنحضور دریافت فرماتے کہ مرحوم نے قرض کی ادائے گی کے لئے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں، اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ان کی نماز پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اسلئے ان کے مسلمانوں میں سے جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائے گی کی ذمہ داری میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثا کا ہے۔

بَابُ ۲۲۴ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ۔

۲۲۴۔ دایہ وغیرہ کا دودھ پلانا۔

۲۲۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ

۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے خبر دی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ

... عليه وسلم قالت قلت يا رسول الله انكح أختي ابنة أبي سفيان قال وتحبين ذلك قلت نعم لست لك بمخلية وأحب من شاركني في خير أختي فقال إن ذلك لا يحل لي فقلت يا رسول الله فوالله إنا نتحدث أنك تريد أن تنكح درة ابنة أبي سلمة فقال ابنة أم سلمة فقلت نعم قال فوالله لو لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي إنها ابنة أخي من الرضاعة أرضعتني وأبا سلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا أخواتكن وقال شعيب عن الزهري قال عروة ثويبة أعتقها أبو لهب.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری بہن (عزہ) بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آنحضور نے فرمایا، اور تم اسے پسند بھی کرو گی! (کہ تمہاری بہن تمہاری سوکن بن جائے) میں نے عرض کی جی ہاں، اس سے خالی تو میں اب بھی نہیں ہوں، اور میں پسند کرتی ہوں کہ اپنی بہن کو بھی بھلائی میں اپنے ساتھ شریک کروں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ یہ میرے لئے جائز نہیں ہے (دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، واللہ اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں آنحضور نے دریافت فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، آنحضور نے فرمایا اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی۔ وہ تو میرے رضاعی بھائی (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) کی لڑکی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو اور شعیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے عروہ نے کہا کہ ثویبہ کو ابو لہب نے آزاد کیا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الأطعمة

کھانوں کا بیان

باب ۲۲۵ وقول الله تعالى كلوا من طيبات ما رزقناكم وقوله أنفقوا من طيبات ما كسبتم وقوله كلوا من الطيبات واعملوا صالحا إني بما تعملون عليم.

۲۲۵- اور اللہ تعالے کا ارشاد "کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کو ہم نے تمہیں روزی دی ہے" اور اللہ تعالے کا ارشاد "اور خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں" اور اللہ تعالی کا ارشاد "کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بلا شبہ جو کچھ بھی کرتے ہو اس کو میں جانتا ہوں۔"

۲۳۹ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن منصور عن أبي وائل عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أطعموا الجائع وعودوا المريض وفكوا العاني قال سفيان والعاني الأسير.

۲۳۹- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں منصور نے اور انھیں ابو وائل نے اور انھیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھلاؤ، بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ سفیان نے فرمایا کہ (حدیث میں) "عانی" بمعنی قیدی ہیں۔

۲۴۰ حدثنا يوسف بن عيسى حدثنا محمد بن فضيل عن أبيه عن أبي حازم عن أبي هريرة قال ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم

۲۴۰- ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کی وفات تک آل محمد صلی

مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَصَابَنِيْ جُهْدٌ شَدِيْدٌ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَاْتُهٗ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهٗ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِيْ مِنَ الْجُهْدِ وَالْجُوْعِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَقَامَنِيْ وَعَرَفَ الَّذِيْ بِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَحْلِهٖ فَاَمَرَ لِيْ بِعُسٍّ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَاشْرَبْ يَا اَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوٰى بَطْنِيْ فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ وَقُلْتُ لَهٗ تَوَلَّى اللّٰهُ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقْرَاْتُكَ الْاٰيَةَ وَلَاَنَا اَقْرَاُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَكُوْنَ اَدْخَلْتُكَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ ۔

اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔ اور ابو حازم سے روایت ہے کہ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ سے میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا، انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا، اے ابو ہریرہ، میں نے کہا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ، تیار ہوں! پھر آنحضور نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا، آپ سمجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، دوبارہ پیو ابو ہریرہ) میں نے دوبارہ پیا آنحضور نے فرمایا، اور پیو۔ میں نے اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح برابر ہو گیا، بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالے نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا جو آپ سے زیادہ مستحق تھی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور میزبانی کرتا تو یہ میرے لئے اس سے زیادہ عزیز تھا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

باب ۲۲۶ اَلتَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْاَكْلِ بِالْيَمِيْنِ۔

۲۲۶ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۱۴۲۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ

۱۴۲۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وھب بن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا اس لئے حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی

طُعْمَتِيْ بَعْدُ ؎

ہدایت کے مطابق کھاتا ہوں۔

بَابٌ ۲۲۷ اَلْاَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ ؎

۲۲۷۔ برتن میں سامنے سے کھانے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لے لیا کرو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

۳۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ؎

۳۴۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ دیلی نے، ان سے وہب بن کیسان ابو نعیم نے، ان سے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ بیان کیا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور برتن سے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضور نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۳۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيْبُهُ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ؎

۳۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ان سے وہب بن کیسان ابو نعیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضور نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

بَابٌ ۲۲۸ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَي الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ اِذَا لَمْ يُعْرَفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ ؎

۲۲۸۔ جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف تلاش کیا، بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

۳۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ ؎

۳۴۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی اور جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کے ساتھ میں بھی گیا میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے۔ (کھانے کے لئے) بیان کیا کہ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

باب ۲۲۹ التَّيَمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ بِيَمِينِكَ.

۵۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

۲۲۹۔ کھانے وغیرہ میں داہنے عضو کا استعمال۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

۵۳۴۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبردی انھیں شعبہ نے خبردی، انھیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے، انھیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا۔ پاکی حاصل کرنے میں، جوتا پہننے اور کنگھا کرنے میں داہنی طرف سے ابتدا کرتے، اشعث نے واسط کے حوالے سے اس سے پہلے بیان کیا کہ "اپنے ہر معاملہ میں" (آنحضور داہنی) طرف سے ابتدا کرتے۔

باب ۲۳۰ مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ.

۵۳۴۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ

۲۳۰۔ جس نے شکم سیر ہو کر کھایا۔

۵۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ضعف و نقاہت محسوس کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور فاقہ سے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھا دیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ میں جب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ تھے میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، آنحضور نے دریافت فرمایا، تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہوگا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے پوچھا، کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضور نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے میں سب کے آگے آگے چلتا رہا جب میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا، ام سلیم حضور اکرم صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں جس سے سب کی ضیافت ہو سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر بولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے

حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ اَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا ۔

میں۔ بیان کیا کہ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (استقبال کے لئے) نکلے اور آنحضور سے ملاقات کی اس کے بعد ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم گھر کیطرف متوجہ ہوئے اور گھر میں داخل ہو گئے آنحضور نے فرمایا۔ ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ یہاں لاؤ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی روٹی لائیں، آنحضور نے حکم دیا اور اس کا چورا کر لیا گیا ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھی کے ڈبہ میں سے گھی نچوڑ کر اس کا ملیدہ بنا لیا۔ پھر حضور اکرم نے دعا کی جو کچھ اللہ تعالےٰ نے آپ سے دعا کرانی چاہی، اس کے بعد فرمایا، اب دس افراد کو کھانے کے لئے بلالو۔ چنانچہ دس صحابہ کو بلایا گیا۔ سب نے کھایا اور شکم سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس کو اور بلالو انھیں بلایا گیا۔ اور سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس کو اور بلالو۔ پھر دس صحابہ کو بلایا گیا اور ان حضرات نے بھی شکم سیر ہو کر کھایا اور اور باہر تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر اور دس صحابہ کو بلایا گیا اس طرح تمام حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا اس وقت اسی صحابہ کی جماعت موجود تھی۔

۴۷ – حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَحَدَّثَ اَبُوْ عُثْمَانَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَاَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا قَدْ حَزَّ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَهَا لَهٗ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ

۴۷ – ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابوعثمان نے بھی حدیث بیان کی، اور ان سے عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آنحضور نے دریافت فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے، ایک صاحب کے پاس تقریباً ایک صاع کھانے کی چیز موجود تھی۔ اسے گوندھ لیا گیا۔ پھر ایک مشرک لمبا تڑنگا اپنی بکریاں ہانکتا ہوا ادھر آگیا، آنحضور نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ بیچنے کی ہیں یا عطیہ ہیں، یا آنحضور نے (عطیہ کی بجائے "ھبہ" فرمایا، اس شخص نے کہا کہ نہیں، بلکہ بیچنے کی ہیں۔ چنانچہ آنحضور نے اس سے ایک بکری خریدی۔ پھر وہ ذبح کی گئی اور حضور اکرم نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم دیا اور قسم اللہ کی ایک سو تیس افراد کی جماعت میں کوئی شخص ایسا نہیں رہا جسے آنحضور نے اس بکری کی کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو، اگر وہ موجود تھا تو اسے وہیں دے دیا، اور وہ موجود نہیں تھا تو اس کا حصہ محفوظ رکھا، پھر اس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالوں میں رکھا اور ہم سب نے ان میں سے پیٹ بھر کر کھایا پھر بھی دونوں پیالوں میں کھانا بچ گیا تو میں اسے اونٹ پر رکھ کے لایا، یا جیسا کہ انھوں نے حدیث بیان کی۔

كَمَا قَالَ ۔

۳۴۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ ۔

۳۴۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب ہمیں پیٹ بھر کر کھجور اور پانی ملنے لگا تھا۔

بَابُ ۲۳۱ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ اَلْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔

۲۳۱۔ اندھے پر کوئی حرج نہیں اور لنگڑے پر کوئی حرج نہیں اور مریض پر کوئی حرج نہیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لعلکم تعقلون" تک۔

۳۴۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيٰى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلٰى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا اُتِيَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَّبَدْءًا ۔

۳۴۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے بشیر بن یسار سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صہبا پر پہنچے۔ یحییٰ نے بیان کیا کہ صہبا خیبر سے ایک منزل ہے۔ تو اس وقت حضور اکرم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے اسے گھولا اور اسی میں سے کھایا پھر آنحضور نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی ہم نے بھی کلی کی، اس کے بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب کے لئے کیونکہ پہلے سے باوضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو مرتبہ) سنی۔

بَابُ ۲۳۲ اَلْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْاَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالْمُسْتَفْرَةِ ۔

۲۳۲۔ چپاتی اور خوان (لکڑی کی سینی) اور مستفرہ (چمڑے کا دسترخوان) پر کھانا۔

۳۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَنَسٍ وَّعِنْدَهٗ خَبَّازٌ لَّهٗ فَقَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا وَّلَا شَاةً مَّسْمُوْطَةً حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ ۔

۳۵۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی (پتلی روٹی) نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔

۳۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ

۳۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس

عَلِيٌّ هُوَ الْاِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَلٰى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ قِيْلَ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔

۲۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِيْ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ اَنَسٍ بَنٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ۔

۲۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُوْنَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُوْنَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهٗ اَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ اِنَّهُمْ يُعَيِّرُوْنَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِيْ مَا كَانَ النِّطَاقَانِ اِنَّمَا كَانَ نِطَاقِيْ شَقَقْتُهٗ نِصْفَيْنِ فَاَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِيْ سُفْرَتِهٖ اٰخَرَ قَالَ فَكَانَ اَهْلُ الشَّامِ اِذَا عَيَّرُوْهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُوْلُ اِيْهًا وَالْاِلٰهِ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا۔

۲۵۴ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَّ

نے، علی بن المدینی نے فرمایا کہ یونس الاسکاف مراد ہیں، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹے پیالوں میں (ایک وقت مختلف قسم کا) کھانا کھایا ہو اور نہ کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خوان پر کھایا قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ (عام دسترخوان) پر۔

۲۵۲۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھیں حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد، ان کے ساتھ راستے میں قیام کیا اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا، آنحضور نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھائے گئے پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا۔ اور عمرو نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان پر ملیدہ (کھجور، گھی، پنیر کا) بنایا گیا۔

۲۵۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور وھب بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے) یا ابن ذات النطاقین (اے دو پٹکوں والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے یہ تمہیں پٹکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ پٹکے کیا تھے؟ وہ میرا پٹکا تھا جسکے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے تھے، اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ کے دسترخوان کے لئے رکھ دیا تھا۔ وھب نے بیان کیا کہ پھر جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دو پٹکوں کی عار دلاتے تھے تو آپ فرماتے، ہاں، خدا گواہ ہے، یہ بھدی باتیں جو تم چلا کر کہہ رہے ہو اس میں ان کے لئے کوئی عار نہیں (بلکہ یہ تو عین مدح و تعریف ہے۔

۲۵۴۔ ہم سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام حفید بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی

أَقِطًا وَ أَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ۔

پنیر اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجی، آنحضور نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے انھیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، جیسے آپ انھیں ناپسند کرتے ہوں، اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ نے انھیں کھانے کے لئے فرماتے۔

باب ۲۳۳ السَّوِيقِ۔

۲۳۳۔ ستو۔

۳۵۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے بشیر بن یسار نے انھیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ حضرات صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صہبا میں تھے وہ خیبر سے ایک منزل پر ہے نماز کا وقت قریب تھا تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، آنحضور نے اسے تناول فرمایا، اور ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی، اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے (اس نماز کے لئے) وضو نہیں کیا۔

باب ۲۳۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتّٰى يُسَمّٰى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ۔

۲۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو متعین طور پر بتا نہ دیا جاتا اور آپ جان لیتے کہ وہ کیا چیز ہے۔

۳۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمّٰى لَهُ فَأَهْوٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابو امامہ بن حنیف انصاری نے خبر دی انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور انھیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے، جو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے ام المومنین آپ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، ان کے یہاں بھنی ہوئی گوہ موجود تھی جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں انہوں نے وہ بھنی ہوئی گوہ حضور اکرم کی خدمت میں پیش کی، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتا نہ دیا جائے اور اس کی تعیین نہ کر دی جائے کہ وہ کیا ہے، لیکن اس دن آپ نے بھنی ہوئی گوہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا اتنے میں وہاں موجود خواتین نے کہا کہ حضور اکرم کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو تم

لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ ۔

نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! (یہ سنکر) حضور اکرم نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹا لیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں پائی جاتی اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی۔ خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا اس وقت حضور اکرم مجھے دیکھ رہے تھے۔

باب ۲۳۵ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ ۔

۲۳۵ - ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

۳۵۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ ۔

۳۵۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار کے لئے کافی ہے۔

باب ۲۳۶ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۳۶ - مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ۔

۳۵۸ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں (کم) کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

باب ۲۳۷ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۳۷ - مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

۳۵۹ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ

عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبدہ نے کہا کہ) مجھے یقین نہیں ہے کہ ان میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے[1] اور ابن بکیر نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کیطرح۔

٣٦٠ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ.

٣٦٠۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ ایک ابو نہیک بڑے کھانے والے آدمی تھے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔ ابو نہیک نے اس پر عرض کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

٣٦١ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

٣٦١۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور انسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

٣٦٢ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

٣٦٢۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

[1] اطباء نے پیٹ میں چھ آنتوں کا ذکر کیا ہے اور ان سب کے الگ الگ نام بھی لکھے ہیں حدیث میں ذکر ہے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ چھ آنتیں تو طب سے ثابت ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ حدیث میں سات آنتوں کا ذکر کہاں سے آگیا؟ محدثین نے اس اشکال کو حل کیا ہے اور مختلف جوابات دیئے ہیں بعض محدثین نے کہا ہے کہ ساتویں آنت سے مراد خود معدہ ہے۔ بہرحال حدیث کا منشا یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم کھاتا ہے، ایک کی بہت زیادہ پرخوری اور دوسرے کی کم خوری کو بیان کرنے کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ سات کا عدد کلام عرب میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

باب ۲۳۸ الاکل متکئا۔

۳۶۳ حدثنا ابو نعیم حدثنا مسعر عن علی بن الاقمر سمعت ابا جحیفة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا آکل متکئا۔

۲۳۸۔ ٹیک لگا کر کھانا۔

۳۶۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن الاقمر نے، انہوں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۴ حدثنی عثمان بن ابی شیبة اخبرنا جریر عن منصور عن علی بن الاقمر عن ابی جحیفة قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہ لا آکل وانا متکئ۔

۳۶۴۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں علی بن الاقمر نے اور ان سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایک صاحب سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

باب ۲۳۹ الشواء وقول اللہ تعالی فجاء بعجل حنیذ ای مشوی۔

۲۳۹۔ بھنا ہوا گوشت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر وہ بھنا ہوا بچھڑا لیکر آئے" حنیذ بمعنی مشوی ہے۔

۳۶۵ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا ہشام بن یوسف اخبرنا معمر عن الزہری عن ابی امامة بن سہل عن ابن عباس رض عن خالد بن الولید قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بضب مشوی فاہوی الیہ لیاکل فقیل لہ انہ ضب فامسک یدہ فقال خالد احرام ہو قال لا ولکنہ لا یکون بارض قومی فاجدنی اعافہ فاکل خالد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر قال مالک عن ابن شہاب بضب محنوذ۔

۳۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو امامہ بن سہل نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی تو آپ اسے کھانے کے لئے متوجہ ہوئے، اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ میرے ملک میں نہیں ہوتی اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے "ضب محنوذ" بھنی ہوئی گوہ "ضب مشوی" کے بجائے) بیان کیا۔

باب ۲۴۰ الخزیرة قال النضر الخزیرة من النخالة والحریرة من اللبن۔

۲۴۰۔ خزیرہ۔ نضر نے فرمایا کہ خزیرہ (حریرہ کی ایک قسم) آٹے سے بنتا ہے۔ اور حریرہ دودھ سے۔

۳۶۶ حدثنی یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی محمود بن الربیع الانصاری ان عتبان بن مالک وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد بدرا من الانصار انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ

۳۶۶۔ مجھ سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، آپ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ۔

اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں برسات میں وادی، جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے۔ بہنے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا ممکن نہیں رہتا اس لئے، یا رسول اللہ، میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں، تاکہ میں اسی جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ انشا اللہ میں جلد ہی ایسا کرونگا۔ عتبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہو گیا، تشریف لائے اور آنحضور نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دی، آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے گھر کے ایک کونے کیطرف اشارہ کیا، آنحضور وہاں کھڑے ہو گئے۔ اور (نماز کے لئے) تکبیر کہی، ہم نے بھی (آپ کے پیچھے) صف بنالی، آنحضور نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا اور ہم نے آنحضور کو خزیر (حریرہ کی ایک قسم) کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے بنایا تھا، روک لیا گھر میں قبیلہ کے بہت سے افراد آ آکر جمع ہو گئے (جب آنحضور کی آمد کی انھیں اطلاع ہوئی) ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ مالک بن دخشن (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آنحضور نے فرمایا، یہ دیکھو کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لا الٰہ الا اللہ) اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے ان صاحب نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے، بیان کیا کہ ہم نے عرض کی (یا رسول اللہ) لیکن ہم ان کی توجہ اور ان کی خیر خواہی منافقین کے کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں آنحضور نے فرمایا، لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو اس شخص پر حرام قرار دیا ہے جس نے کلمہ لا إلٰہ إلا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سردار تھے، محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

بَابُ ۲۴۱ الْأَقِطِ

وَقَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ

۲۴۱۔ پنیر اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو (دعوت ولیمہ میں) کھجور، پنیر اور گھی رکھا۔ اور عمرو بن ابی عمرو

أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رضـ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا .

٣٦٧ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ .

بَابٌ ٢٤٢ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ .

٣٦٨ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ .

بَابٌ ٢٤٣ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ .

٣٦٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

فرمائی، پھر نماز پڑھی اور

بَابٌ ٢٤٤ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ .

نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھجور، پنیر اور گھی کا) ملیدہ بنایا تھا۔

۳۶۷ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری خالہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ ہدیۃً پیش کیا تو گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی جا سکتی تھی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

۲۴۲ - چقندر اور جو۔

۳۶۸ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ایک بوڑھی خاتون تھیں، وہ چقندر لے کر اپنی ہانڈی میں پکاتی تھیں اور کچھ جو کے دانے اس میں ڈال دیتی تھیں ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن ہمیں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے۔ واللہ، نہ اس میں چربی ہوتی تھی نہ چکنائی

۲۴۳ - گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پکتی ہوئی ہانڈی سے نکالنا۔

۳۶۹ - ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، آپ نے (نماز کے لئے نیا) وضو نہیں کیا، اور ایوب اور عاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکتی ہوئی ہانڈی میں سے ایک ہی بوٹی نکالی اور تناول فرمائی پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

۲۴۴ - دست کی ہڈی کا گوشت کھانا۔

۲۷۰ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمِ نِ الْمَدَنِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَکَّۃَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ السَّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ یَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ اَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا غَیْرُ مُحْرِمٍ فَاَبْصَرُوْا حِمَارًا وَّحْشِیًّا وَاَنَا مَشْغُوْلٌ اَخْصِفُ نَعْلِیْ فَلَمْ یُؤْذِنُوْنِیْ لَہٗ وَاَحَبُّوْا لَوْ اَنِّیْ اَبْصَرْتُہٗ فَالْتَفَتُّ فَاَبْصَرْتُہٗ فَقُمْتُ اِلَی الْفَرَسِ فَاَسْرَجْتُہٗ ثُمَّ رَکِبْتُ وَنَسِیْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَھُمْ نَاوِلُوْنِی السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰہِ لَا نُعِیْنُکَ عَلَیْہِ بِشَیْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُھُمَا ثُمَّ رَکِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَی الْحِمَارِ فَعَقَرْتُہٗ ثُمَّ جِئْتُ بِہٖ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوْا فِیْہِ یَاْکُلُوْنَہٗ ثُمَّ اِنَّھُمْ شَکُّوْا فِیْ اَکْلِھِمْ اِیَّاہُ وَھُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَاْتُ الْعَضُدَ مَعِیْ فَاَدْرَکْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَعَکُمْ مِّنْہُ شَیْءٌ فَنَاوَلْتُہُ الْعَضُدَ فَاَکَلَھَا حَتّٰی تَعَرَّقَھَا وَھُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّحَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ مِثْلَہٗ۔

۲۷۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم مدنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) اور عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا۔ حضور اکرم نے ہمارے آگے پڑاؤ کیا تھا، صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا، میں اس وقت اپنا جوتا ٹانکنے میں مشغول تھا، ان لوگوں نے مجھے اس گورخر کے متعلق بتایا کچھ نہیں، لیکن چاہتے تھے کہ میں کسی طرح دیکھ لوں۔ چنانچہ میں متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھ لیا، پھر میں گھوڑے کے پاس گیا اور اسے زین پہنا کر اس پر سوار ہو گیا، لیکن کوڑہ اور نیزہ بھول گیا تھا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کوڑہ اور نیزہ مجھے دے دو۔ لوگوں نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم، ہم تمہارے شکار کے معاملہ میں کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں غصہ ہو گیا اور میں نے اتر کر خود یہ دونوں چیزیں اٹھائیں۔ پھر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا اور اسے ذبح کر لیا۔ جب وہ مردہ ہو گیا تو میں اسے ساتھ لایا، پھر اسے (پکا کر) سب نے کھایا، لیکن بعد میں انہیں شبہ ہوا کہ احرام کی حالت میں اس کا (شکار کا گوشت) کھانا کیسا ہے۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور میں نے اس کا ایک دست چھپا رکھا ہے۔ جب ہم حضور اکرم کے پاس پہنچے تو ہم نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا (کہ احرام کی حالت میں شکار کا گوشت کھانا جائز ہے؟) حضور اکرم نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کچھ بچا ہوا بھی ہے؟ میں نے وہی دست پیش کیا۔ اور آپ نے تناول فرمایا، یہاں تک کہ اس کا گوشت آپ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کھینچ کر کھایا اور آپ محرم تھے۔ محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔

بَابُ ۳۴۵ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّکِّیْنِ

۳۴۵۔ چاقو سے گوشت کاٹنا۔

۲۷۱ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ

۲۷۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی، انہیں ان

أن أباه عمرو بن أمية أخبره أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يحتز من كتف شاة في يده فدعي إلى الصلوة فألقاها والسكين التي يحتز بها ثم قام فصلى ولم يتوضأ.

کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، ڈال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کی۔

باب ۲۴۶ ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما.

۲۴۶ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

۳۷۲ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي حازم عن أبي هريرة قال ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما قط إن اشتهاه أكله وإن كرهه تركه.

۳۷۲ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھا لیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

باب ۲۴۷ النفخ في الشعير.

۲۴۷ - جو میں پھونکنا۔

۳۷۳ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم أنه سأل سهلا هل رأيتم في زمان النبي صلى الله عليه وسلم النقي قال لا فقلت كنتم تنخلون الشعير قال لا ولكن كنا ننفخه.

۳۷۳ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے پھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھوسی اڑ جاتی تھی)

باب ۲۴۸ ما كان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يأكلون.

۲۴۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔

۳۷۴ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عباس الجريري عن أبي عثمان النهدي عن أبي هريرة قال قسم النبي صلى الله عليه وسلم يوما بين أصحابه تمرا فأعطى كل إنسان سبع تمرات فأعطاني سبع تمرات إحداهن حشفة فلم يكن فيهن تمرة أعجب إلي منها شدت في مضاغي.

۳۷۴ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس جریری نے، ان سے ابوعثمان نہدی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ دیر تک چبتی رہی۔

۳۷۵ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا وهب

۳۷۵ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب

جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتّٰى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي۔

بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل ان سے قیس نے اور ان سے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان سات آدمیوں میں سے ساتواں پایا (جنہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا) اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے پیلو کی پتی کے سوا اور کچھ نہیں تھا غربت یہاں تک پہنچی ہوئی تھی کہ قضاء حاجت میں براز بھی ہمارا بکریوں کی طرح کا آتا تھا اور یہ بنو اسد مجھے اسلام سکھانے آئے ہیں پھر تو میں تباہ ہوگیا اور میری تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔[1]

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ۔

۴۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، میں نے عرض کی۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا تھا، انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم کو نبوت کے منصب پر فائز کیا اس وقت سے وفات تک آنحضور نے میدہ دیکھا بھی نہیں، میں نے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ حضرات کے پاس چھلنیاں تھیں؟ فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم کو نبوت پر فائز کیا اس وقت سے آپ کی وفات تک آنحضور نے چھلنی دیکھی بھی نہیں بیان کیا کہ میں نے پوچھا، آپ حضرات پھر بغیر چھنا ہوا جو کھاتے کس طرح تھے فرمایا، فرمایا ہم اسے پیس لیا کرتے تھے، پھر اسے پھونکتے تھے، جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے (اور پکا کر) کھاتے تھے۔

۴۷۷ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ۔

۴۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ کو کھانے پر بلایا۔ لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوگئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

۴۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

۴۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ

[1] ۔ ان لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی یہ شکایت عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھی کہ آپ کو نماز اچھی طرح پڑھنی نہیں آتی۔

مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔

بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (لکڑی کی سینی) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹے پیالیوں (متنوع کھانے) کھائے اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر وہ حضرات کس چیز پر کھانا کھاتے تھے! فرمایا کہ سفرہ (چمڑے کے دسترخوان) پر!۔

۳۷۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ۔

۳۷۹- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی متواتر تین دن تک گیہوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا، یہاں تک کہ آنحضور کی وفات ہو گئی۔

باب ۲۴۹ التَّلْبِينَةِ۔

۲۴۹- تلبینہ

۳۸۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

۳۸۰- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، صرف گھر والے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلبینہ (حریرہ کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتیں وہ پکایا جاتا۔ پھر ثرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا، پھر ام المومنین فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے۔ اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

باب ۲۵۰ الثَّرِيدِ۔

۲۵۰- ثرید۔

۳۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

۳۸۱- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ جملی نے، ان سے مرہ ہمدانی نے، ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں تو بہت سے کامل ہوئے۔ لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہ، کی فضیلت تمام عورتوں پر

النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۸۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۸۲۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے طوالہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ.

۳۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوحاتم اشہل بن حاتم سے سنا، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی تھے، انہوں نے آنحضور کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں ثرید تھا۔ بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے، کہا کہ پھر میں بھی اس میں سے کدو تلاش کر کے آنحضور کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

بَاب ۲۵۱ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ.

۲۵۱۔ بھنی ہوئی بکری، اور شانہ اور پہلو کا گوشت

۳۸۴ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

۳۸۴۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا، آپ نے فرمایا کہ کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پتلی روٹی (چپاتی) دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور نہ آنحضور نے مسلم بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

۳۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۳۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں جعفر بن عمر ابن امیہ ضمری نے، انہیں ان کے والد نے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ میں سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اس میں سے کھایا۔ پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو (جدید) نہیں کی۔

باب ۲۵۲ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَاَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ سُفْرَةً.

۲۵۲- سلف اپنے گھروں میں اور سفروں میں جس طرح کا کھانا اور گوشت وغیرہ محفوظ رکھتے تھے اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے (مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے وقت) سفرہ (توشہ دان) تیار کیا تھا۔

۳۸۶ حَدَّثَنِيْ خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ اِلَّا فِيْ عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ وَاِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيْلَ مَا اضْطَرَّكُمْ اِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَاْدُوْمٍ ثَلَاثَةً حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا.

۳۸۶- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال قحط پڑا تھا۔ آنحضور نے چاہا تھا (اس حکم کے ذریعہ) کہ جو مال والے ہیں وہ (گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ام المومنین ہنس پڑیں اور فرمایا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے جا ملے۔ اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی یہی حدیث۔

۳۸۷ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْهَدْيِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا.

۳۸۷- مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ معظمہ سے حج کی) قربانی کا گوشت ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت محمد نے کی، ابن عیینہ کے واسطے سے اور ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ "یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے"؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

باب ۲۵۳ الْحَيْسِ.

۲۵۳- حیس

۳۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

۳۸۸- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے مولا عمرو بن ابی عمرو نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے، میں آنحضور کی، جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے، خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ آنحضور بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، عجز سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، آنحضور نے انھیں پسند فرمایا تھا، میں دیکھتا تھا کہ آنحضور نے ان کے لئے اپنی سواری پیچھے سے پردہ کیا اور پھر انھیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہبا میں پہنچے تو آنحضور نے دسترخوان پر حیس (کھجور، پنیر اور گھی وغیرہ کا ملیدہ) بنایا پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلا لایا۔ پھر سب لوگوں نے اسے کھایا، یہی آنحضور کی طرف سے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ "یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا حرمت والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا، اے اللہ، اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مد میں اور ان کے صاع میں۔

بَابُ ۲۵۴ الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

۲۵۴- چاندی کے برتن میں کھانا۔

۳۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

۳۸۹- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہ یہ حضرات حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے آپ کو پانی (چاندی کے پیالے میں) لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور فرمایا اگر میں نے اسے بار بار اس سے منع کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ میں تو اس سے یہ معاملہ نہ کرتا۔ لیکن میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ریشم و دیباج نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیو

وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ ؛

اور نہ ان کے پلیٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

باب ۲۵۵ ذِكْرِ الطَّعَامِ ؛

۲۵۵ - کھانے کا ذکر۔

۳۹۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ ؛

۳۹۰ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور انسے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے، اور اس مومن کی مثال) جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (پھول) جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جسکا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

۳۹۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ؛

۳۹۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، انسے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ ؛

۳۹۲ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے، پس جب کسی شخص کی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق پوری ہو جائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آجانا چاہیے۔

باب ۲۵۶ الْأُدْمِ ؛

۲۵۶ - سالن۔

۳۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ

۳۹۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ربیع نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام وابستہ ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے انھیں (ان کے مالکوں

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيْهِ لَهُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُوْرُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدُمٍ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا۔

سے) خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولاء کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لو جب بھی ولاء اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آزاد کرے گا (شریعت کے حکم کے مطابق) بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئیں اور انہیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے چولہے پر ہانڈی پک رہی تھی۔ آنحضور نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا، کیا میں نے گوشت (پکتے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے ہمیں ہدیہ کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

بَابُ ۲۵۷ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

۲۵۷ - میٹھی چیز اور شہد۔

۳۹۴ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

۳۹۴ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے ان سے ہشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِيْنَ لَا آكُلُ الْخُبْزَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَفُلَانَةُ وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِيْ كَيْ يَنْقَلِبَ بِيْ فَيُطْعِمَنِيْ وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتّٰى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا۔

۳۹۵ - ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن ابی الفدیک نے خبر دی، انہیں ابن ابی ذئب نے۔ انہیں مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔ اسوقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور نہ فلانی میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے، بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگا لیتا تھا (تاکہ اس کی ٹھنڈک سے تسکین حاصل ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لئے کہتا حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی، مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے سب سے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے ہمیں اپنے گھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ گھی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

باب ۲۵۸ الدُّبَّاءِ

۳۹۶ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ۔

۲۵۸۔ کدو۔

۳۹۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے ثمامہ۔ ابن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا۔ اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے، اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ حضور اکرم کو اسے کھاتے دیکھا ہے

باب ۲۵۹ الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

۳۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى وَلٰكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدَعُ۔

۲۵۹۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے مکلف کھانا تیار کرے۔

۳۹۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ تم میری طرف سے کھانا تیار کردو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں چنانچہ وہ حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر چاہو تو انھیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو منع کردو ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انھیں بھی اجازت دی۔ محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکا کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

باب ۲۶۰ مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۳۹۸ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ النَّضْرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۲۶۰۔ جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام میں لگ گیا۔

۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر سے سنا، انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نو عمر تھا اور

كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ غُلَامٌ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ أَنَسٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا آنحضور اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے، جس میں کھانا تھا۔ اور اوپر کدو کے قتلے تھے، آنحضور کدو تلاش کرنے لگے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قتلے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پیالہ آنحضور کے سامنے رکھنے کے بعد) غلام اپنے کام میں لگ گئے آپ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا جب سے میں نے آنحضور کا یہ معاملہ دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے)

باب ۲۶۱ اَلْمَرَقِ۔

۲۶۱ - شوربہ۔

۳۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ۔

۳۹۹ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا میں بھی آنحضور کے ساتھ گیا، آنحضور کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آنحضور پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

باب ۲۶۲ اَلْقَدِيدِ۔

۲۶۲ - خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے۔

۴۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا۔

۴۰۰ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شوربہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور اس میں سے کدو کے قتلے تلاش کر کر کے تناول فرما رہے ہیں۔

۴۰۱ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ

۴۰۱ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف اس سال یہ حکم دیا تھا، جس سال قحط کی وجہ سے لوگ فاقے میں مبتلا تھے، مقصد یہ تھا کہ جو مال والے ہیں وہ محتاجوں کو کھلائیں

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا ۔

اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر لیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن بعد (کھاتے تھے) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

باب ۲۶۳ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا

قَالَ وَقَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرٰى ۔

۲۶۳۔ جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (مصنف نے) کہا کہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی اجازت کے بغیر) ایک دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز بڑھائیں۔

۴۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

۴۰۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انھوں نے آنحضور کی خدمت میں جَو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا۔ پیش کیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا، ثمامہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر میں آنحضور کے سامنے کدو کے قتلے (تلاش کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔

باب ۲۶۴ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ ۔

۲۶۴۔ تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ۔

۴۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ ۔

۴۰۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

باب ۲۶۵

۲۶۵۔

۴۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا يُصَلِّي هَذَا ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ ۔

۴۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس جریری نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک مہمان رہا، آپ، آپ کی بیوی اور آپ کے خادم نے رات میں رجاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی، رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہتے، پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے، اور میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ان میں ایک خراب تھی۔

۴۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ بِضِرْسِي ۔

۴۰۵۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھجور تقسیم کی۔ پانچ مجھے عنایت فرمائیں، چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی۔ خراب کھجور میرے دانتوں کے لئے سب سے زیادہ سخت تھی۔

بَابُ ۲۶۶ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ ۔

۲۶۶۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور، اور اللہ تعالٰی کا ارشاد (مریم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے) "اور اپنی طرف کھجور کی شاخ کو ہلاؤ تو تم پر پختہ تر کھجوریں گریں گی" اور محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور بن صفیہ نے ان سے ان کی والدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے (اکثر دنوں میں) شکم سیر ہوتے رہے۔

۴۰۶ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجَدَادِ

۴۰۶۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میرے کھجوریں کٹنے کے وقت لے لیگا جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین بئر رومہ کے راستہ میں تھی، ایک سال کھجور کے باغ میں پھل نہیں آئے، پھل چننے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے

لَمْ اَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ اَسْتَنْظِرُهُ اِلٰى قَابِلٍ فَيَاْبٰى فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ امْشُوْا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُوْدِيِّ فَجَاءُوْنِيْ فِيْ نَخْلِيْ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُوْدِيَّ فَيَقُوْلُ اَبَا الْقَاسِمِ لَا اُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَاَبٰى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيْلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ عَرِيْشُكَ يَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِيْ فِيْهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ اُخْرٰى فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عُرُوْشٌ وَعَرِيْشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوْشَاتٍ مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُوْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ يُقَالُ عُرُوْشُهَا اَبْنِيَتُهَا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِيْ مُقَيَّدًا ثُمَّ قَالَ فَجَلَّى لَيْسَ فِيْهِ شَكٌّ.

پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا، اس لئے میں آئندہ سال کے لئے مہلت مانگنے لگا، لیکن اس نے مہلت دینے سے انکار کیا اس کی خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو، یہودی سے جابر کے لئے ہم مہلت مانگیں گے۔ سب حضرات میرے پاس میرے باغ میں تشریف لائے، آنحضور اس یہودی سے گفتگو فرماتے رہے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابو القاسم، میں مہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضور نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہوگئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھرے پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں کھڑا ہوا، اور تھوڑی سی تازہ کھجور لاکر آنحضور کے سامنے رکھی، آنحضور نے تناول فرمایا، پھر فرمایا، جابر، تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھا دو۔ میں نے بچھا دیا تو آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا، آنحضور نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی، اس نے اب بھی انکار کیا، آنحضور دوبارہ باغ میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا، جابر، اب پھل توڑو اور قرض ادا کر دو۔ آنحضور کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہوگئے اور میں نے باغ میں سے اتنی کھجوریں توڑ لیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں بچ بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آنحضور نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں "عروش" اور "عریش" عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "معروشات" سے مراد انگور وغیرہ کی ٹٹیاں ہیں۔ بولتے ہیں "عروشہا" یعنی اس کی عمارت محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ابو جعفر نے بیان کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) فخلا مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ محفوظ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ "فجلی" میں کوئی شک نہیں ہے۔

بَابُ ۲۶۷ اَكْلِ الْجُمَّارِ

۲۶۷ - کھجور کے درخت کا گوند کھانا۔

۷۰۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ

۷۰۴ - ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مجاہد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور

إِذَا أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

کے درخت کو گوند لایا گیا، آنحضور نے فرمایا، بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے میں نے خیال کیا کہ آنحضور کا اشارہ کھجور کی درخت کی طرف ہے، میں نے سوچا کہ کہدوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے، یا رسول اللہ، لیکن پھر جو میں نے مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو افراد اور بھی تھے اور میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا اس لئے میں خاموش رہا۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

باب ۲۶۸ الْعَجْوَةِ

۴۰۸ حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ.

۲۶۸۔ عمدہ قسم کی کھجور۔

۴۰۸۔ ہم سے جمعہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن ہاشم نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت (مدینہ کی) سات کھجوریں کھالیں اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

باب ۲۶۹ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ

۴۰۹ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَزَقَنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

۲۶۹۔ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا۔

۴۰۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیا (نقد کے بجائے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوئے تو فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا سوا اس صورت کے جب اس طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب ۲۷۰ الْقِثَّاءِ

۴۱۰ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

۲۷۰۔ ککڑی۔

۴۱۰۔ مجھ سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کو ککڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب ۲۷۱ بَرَكَةِ النَّخْلِ

۲۷۱۔ کھجور کے درخت کی برکت۔

۴۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ۔

۴۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، درختوں میں ایک مثل مسلمان کے ہے، اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ ۲۷۲ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

۲۷۲۔ ایک وقت میں دو طرح کے پھل وغیرہ یا دو کھانے جمع کرنا۔

۴۱۲ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔

۴۱۲۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے دیکھا ہے۔

بَابُ ۲۷۳ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً۔

۲۷۳۔ جس نے مہمانوں کو دس دس کی تعداد میں اندر بلایا۔ اور دس دس افراد کو کھانے پر بٹھایا۔

۴۱۳ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

۴۱۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے جعد ابو عثمان نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور (اس کی روایت حماد نے) ہشام سے بھی کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور سنان ابو ربیعہ سے (بھی کی) اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مد جو لیا اور اسے پیس کر اس کا خطیفہ (آٹے کو دودھ میں چھونٹ کر پکاتے ہیں) پکایا۔ اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا، اس میں اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (بلانے کے لئے) بھیجا میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کھانا تناول فرمانے کے لئے بلایا، آنحضور نے دریافت فرمایا، اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں؟ چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ آنحضور تو فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ، وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لئے پکائی ہے۔ آنحضور تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا، آنحضور نے فرمایا کہ دس افراد کو میرے پاس اندر بلالو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلالو یہ دس حضرات بھی اندر تشریف

لائے اور شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا، اور دس آدمیوں کو بلالو۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ کم بھی ہوا ہے!۔

باب ۲۷۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۷۴۔ لہسن اور بدبودار ترکاریوں کے استعمال کی کراہت کے سلسلے میں اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۱۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا.

۴۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لہسن کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (لہسن) کھائے (اور منہ میں اس کی بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۴۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا.

۴۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصفوان عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے لہسن یا پیاز کھائی ہو (اور منہ میں بدبو ہو) تو اسے چاہیے کہ ہم سے دور رہے۔ یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے۔

باب ۲۷۵ الْكَبَاثِ وَهُوَ تَمَرُ الْأَرَاكِ

۲۷۵۔ کباث۔ اور وہ پیلو کا درخت ہے۔

۴۱۶ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقَالَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا.

۴۱۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مرالظہران پر تھے، ہم پیلو توڑ رہے تھے (کھانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا کہ جو خوب کالا ہو وہ توڑو، کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

باب ۲۷۶ الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

۲۷۶۔ کھانے کے بعد کلی کرنا۔

۴۱۷ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ

۴۱۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھوں نے بشیر بن یسار سے، ان سے

النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلٰی خَیْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّہْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِیَ إِلَّا بِسَوِیْقٍ فَأَكَلْنَا فَقَامَ إِلَی الصَّلٰوۃِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ بُشَیْرًا یَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلٰی خَیْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّہْبَاءِ قَالَ یَحْیٰی وَہِیَ مِنْ خَیْبَرَ عَلٰی رَوْحَۃٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِیَ إِلَّا بِسَوِیْقٍ فَلُكْنَاہُ فَأَكَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَہٗ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ وَقَالَ سُفْیَانُ كَأَنَّكَ تَسْمَعُہٗ مِنْ یَحْیٰی۔

سوید بن نعمان نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام صہبا پر پہنچے تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، کھانے میں ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا، اور آنحضور کلی کرکے نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، ہم نے بھی کلی کی، یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا ہم نے سوید سے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صہبا پر پہنچے یحییٰ نے کہا کہ یہ جگہ خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آنحضور کے ساتھ کھایا۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور نئی وضو نہیں کی، اور سفیان نے فرمایا، گویا کہ تم یہ حدیث براہِ راست یحییٰ سے سن رہے ہو۔

بَابٌ ۲۷۷ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّہَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِیْلِ۔

۲۷۷۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا۔

۴۱۸ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَہَا أَوْ یُلْعِقَہَا۔

۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

بَابٌ ۲۷۸ الْمِنْدِیْلِ۔

۲۷۸۔ رومال۔

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاہِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا أَنَّہٗ سَأَلَہٗ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِیْلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاہُ لَمْ یَكُنْ لَنَا مَنَادِیْلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّیْ وَلَا نَتَوَضَّأُ۔

۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحرث نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ سعید بن الحرث نے جابر۔ رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد) جو آگ پر رکھی ہو، وضو کے متعلق پوچھا (کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا، اور اگر میسر بھی آجاتا تھا تو سوا ہماری ہتھیلیوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا۔ (اور ہم انہیں اعضاء سے اپنے ہاتھ صاف کرکے) نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو (اگر پہلے سے ہوتی) نہیں کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۷۹ مَا یَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ

۲۷۹۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے

۴۲۰ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا۔

۴۲۰ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کرسکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (اور یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اے ہمارے رب!"۔

۴۲۱ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ وَقَالَ مَرَّةً اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مَکْفُوْرٍ وَقَالَ مَرَّةً لَکَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی رَبَّنَا۔

۴۲۱ ۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کرسکے ورنہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں" اور ایک مرتبہ فرمایا "تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کرسکے، اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب!"۔

بَابٌ ۲۸۰ اَلْاَکْلِ مَعَ الْخَادِمِ۔

۲۸۰ ۔ خادم کے ساتھ کھانا۔

۴۲۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ اَوْ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ۔

۴۲۲ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، آپ زیاد کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کسی شخص کا خادم (ملازم، خدمت گذار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقتیں برداشت کی ہیں۔

بَابٌ ۲۸۱ اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ فِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۸۱ ۔ شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے، اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

بَابٌ ۲۸۲ اَلرَّجُلُ یُدْعٰی اِلٰی طَعَامٍ فَیَقُوْلُ وَ

۲۸۲ ۔ کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص بھی اس

هٰذَا مَعِيَ وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

کے ساتھ ہو جائے) تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ آ گئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تم کسی ایسے مسلمان ایسے مسلمان کے یہاں جاؤ (جو اپنے دین و مال میں) متہم نہ ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيْمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

۴۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن اسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے، ابو شعیب کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آنحضور کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگا لیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، میں حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ مدعو کروں گا۔ غلام نے کھانا تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابو شعیب رضی اللہ عنہ آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی، ان حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا، ابو شعیب، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر تم چاہو تو انھیں بھی اجازت دے دو، اور اگر چاہو چھوڑ دو، انہوں نے عرض کی، نہیں بلکہ میں انھیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

باب ۲۸۳ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ.

۲۸۳۔ جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی نماز کے لئے جلدی نہ کرے۔

۴۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۴۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی انھیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر (تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور چھری، جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی، اور اس نماز کے لئے نئی وضو نہیں کی۔

۴۲۵ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

۴۲۵۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ رض عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ تَعَشّٰى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ۔

۴۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ۔

بَابُ ۲۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔

۴۲۷ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسًا قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْاَلُنِيْ عَنْهُ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهٗ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ الْحُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ

بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہوگئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ، اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے۔ ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا اور اس وقت آپ کی قرات سن رہے تھے۔

۴۲۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کھڑی ہوچکے اور رات کا کھانا بھی سامنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وھیب اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ جب رات کا کھانا رکھا جاچکے۔"

۲۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر جب تم کھانا کھاچکو تو وہاں سے اٹھ جاؤ۔

۴۲۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پردہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضور نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا، دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم نے لوگوں کی کھانے کی دعوت کی تھی، آنحضور بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ساتھ بعض اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ (کھانے سے فارغ ہوکر) جاچکے تھے آخر آنحضور بھی کھڑے ہوگئے اور چلتے رہے، میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے، پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (بھی جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے) جاچکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس

آ گئے میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہ کے حجرہ پر پہنچے۔ پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے، اس کے بعد آنحضور نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

عقیقہ

بَابٌ ٢٨٥ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ غَدَاةَ يُوْلَدُ لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ وَتَحْنِيْكِهِ.

۲۸۵۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک۔

٤٢٨ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُرَيْدٌ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِيْ مُوْسٰى.

۴۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا (تحنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی پھر مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

٤٢٩ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ.

۴۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ (نومولود) لایا گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک کر دیں (کھجور کا ٹکڑا اپنے دہن مبارک میں نرم کر کے بچہ کو چٹا دیں) اس بچہ نے آپ ﷺ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ آنحضور نے اس (جگہ کو جہاں بچہ نے پیشاب کیا تھا) پانی سے دھویا۔

٤٣٠ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ

۴۳۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں جب ہجرت کے ارادہ سے نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر پہلی منزل قبا میں کی، اور یہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور نے کھجور طلب فرمائی اور

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ بِالتَّمْرَۃِ ثُمَّ دَعَا لَہٗ فَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِی الْاِسْلَامِ فَفَرِحُوْا بِہٖ فَرَحًا شَدِیْدًا لِاَنَّھُمْ قِیْلَ لَھُمْ اِنَّ الْیَھُوْدَ قَدْ سَحَرَتْکُمْ فَلَا یُوْلَدُ لَکُمْ۔

اسے چبایا اور بچہ کے منہ میں اپنا تھوک ڈال دیا چنانچہ پہلی چیز جو بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم کا تھوک تھا۔ پھر آپ نے کھجور سے تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو اسلام میں (ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوا صحابہ اس سے بہت خوش ہوئے، کیونکہ یہ افواہ پھیلائی جا رہی تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں) پر جادو کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ یَشْتَکِیْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقُبِضَ الصَّبِیُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَۃَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِیْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ ھُوَ اَسْکَنُ مَا کَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَیْہِ الْعَشَآءَ فَتَعَشّٰی ثُمَّ اَصَابَ مِنْھَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارِ الصَّبِیَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّیْلَۃَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِیْ اَبُوْ طَلْحَۃَ احْفَظْہُ حَتّٰی تَاْتِیَ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَرْسَلَتْ مَعَہٗ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَعَہٗ شَیْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَھَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ فِیْہِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ وَحَنَّکَہٗ بِہٖ وَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ۔

۴۳۱۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن عون نے خبر دی، انھیں انس بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا، جب (رستے کے ماندے) واپس آئے تو پوچھا کہ بچہ کیسا ہے (آپ کی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ سکون کے ساتھ ہے۔ پھر انہوں نے آپ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور ابو طلحہؓ نے کھانا تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری کی، پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی، آنحضور نے دریافت فرمایا تم نے رات ہمبستری بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، آنحضور نے دعا کی کہ اے اللہ ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضور کی خدمت میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضور کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، آنحضور نے بچہ کو لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں، کھجوریں ہیں آنحضور نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍؓ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

۴۳۲۔ محمد بن مثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

باب ۲۸۶ اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الصَّبِیِّ فِی

۲۸۶۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔

۴۳۳ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيْبٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ اَصْبَغُ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى ۔

۴۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اور حجاج نے بیان کیا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب، قتادہ ہشام اور حبیب نے خبر دی انھیں ابن سیرین نے اور انھیں سلمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور سے زیادہ افراد نے بیان کیا، ان سے عاصم اور ہشام نے ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے رباب نے، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم نے کی، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (غیر مرفوع) اور اصبغ نے بیان کیا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے، انھیں ایوب سختیانی نے، انھیں محمد بن سیرین نے کہ ہم سے سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

۴۳۴ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ اَمَرَنِي ابْنُ سِيْرِيْنَ اَنْ اَسْاَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ۔

۴۳۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے قریش بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن شہید نے بیان کیا کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ میں حضرت حسن بصری سے پوچھوں کہ انھوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے، میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے۔

بَابُ ۲۸۷ الْفَرَعِ

۲۸۷۔ فرع۔

۴۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ

۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ فرع،

كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ ؛

(اونٹنی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کیا جاتا تھا)۔

بَابٌ ۲۸۸ الْعَتِيرَةُ ؛

۲۸۸ - عتیرہ

۴۳۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ ؛

۴۳۶ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے ہم سے سعید بن مسیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرع اور عتیرہ کی، کوئی اصل (اسلام میں) نہیں ہے۔ بیان کیا کہ "فرع" سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے۔ جو ان کے یہاں (اونٹنی کا) پیدا ہوتا تھا اسے وہ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کرتے تھے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہ

تفہیم البخاری ترجمہ اردو صحیح بخاری کا

بائیسواں پارہ ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تیئسواں پارہ

باب ۲۸۹ التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَة عَلَى الصَّيْدِ. وَقَوْلِ اللّٰهِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ إِلَى فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمُ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُوْدُ الْعُهُوْدُ مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ الْخِنْزِيْرُ يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ شَنَآنُ عَدَاوَةُ، الْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوْتُ. الْمَوْقُوْذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوْقِذُهَا فَتَمُوْتُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ. وَالنَّطِيْحَةُ تَنْطِحُ الشَّاةَ فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ.

۴۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ. مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ

۲۸۹ - ذبیحہ اور شکار اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم پر مردار حرام کیا گیا ہے" ارشاد "پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو، اللہ تمھیں آزمائے گا قدرے شکار سے جس تک تمھارے ہاتھ اور تمھارے نیزے پہنچ سکیں الآیۃ" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد "تمھارے لیے چوپائے مویشی جائز کئے گئے بجز ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے" ارشاد "یعنی پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے ڈرو۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "العقود" یعنی حلال و حرام سے متعلق احکام "الا ما یتلیٰ علیکم" ای الخنزیر "یجرمنکم" ای یحملنکم "شنآن" یعنی عداوت "المنخنقۃ" جس کا گلا گھونٹ دیا گیا ہو اور اس سے وہ مر گیا ہو "الموقوذۃ" جسے لکڑی سے مارا جائے اور اس سے وہ مر جائے "المتردیۃ" جو پہاڑ سے لڑھک کر گر جائے "النطیحۃ" جس بکری کو کسی جانور نے سینگ سے مار دیا ہو۔ پس اگر تم اسے دم ہلاتے ہوئے یا آنکھ گھماتے ہوئے پاؤ تو ذبح کر کے کھالو کیونکہ ابھی زندگی اس میں باقی تھی۔"

۴۳۹ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر اس کی دھار شکار کو لگ جائے اور اس سے وہ مر جائے تو

بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ۔

کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے۔ (اور اس سے وہ مر جائے تو نہ کھاؤ) کیونکہ وہ بوجھ سے مرا ہے (اور میں نے آنحضور ؐ سے کتے کے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لیے رکھے (اور خود نہ کھائے) اسے کھاؤ، کیونکہ کتے کے شکار کو پکڑ لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ میں ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہوگا، اور کتا شکار کو مار چکا ہو، تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ) اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

بَابُ ۲۹۰ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ۔ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ۔

۲۹۰۔ دھار دار لکڑی سے شکار۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غُلّے سے مر جانے والے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ بھی موقوذہ (وہ جو "دباؤ" سے مرا ہوا ہے) اور سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ گاؤں اور شہروں میں غلے چلانے کو ناپسندیدہ سمجھتے تھے اور ان کے سوا دوسری جگہوں (میدان، جنگل وغیرہ) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ۔ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي؟ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ۔ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ۔

۴۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے کہا کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب تم اس کی دھار سے شکار کو مارو تو اسے کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے اور اس سے وہ مر جائے تو وہ "دباؤ" سے مرا ہے اور اسے نہ کھاؤ۔ میں نے سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی (شکار کے لیے) دوڑاتا ہوں؟ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کے پیچھے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔ میں نے پوچھا، اور وہ کتا شکار میں سے کھا لے؟ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ پھر نہ کھاؤ، کیونکہ (اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ) اس نے تمہارے لیے نہیں پکڑا تھا بلکہ اپنے لیے پکڑا تھا۔ میں نے پوچھا، میں بعض اوقات اپنا کتا بھیجتا ہوں۔ اور بعد میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں؟ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ پھر (اس کا شکار) نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

باب ۲۹۱ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

۴۴۱ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ! قَالَ: كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ، قَالَ: وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ، قَالَ: كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

باب ۲۹۲ صَيْدُ الْقَوْسِ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَتَأْكُلُ سَائِرَهُ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ، دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ.

۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكِّ

۲۹۱ - جب دھاری دار لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے۔

۴۴۱ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام بن حارث نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لیے رکھے اسے کھاؤ، میں نے عرض کی، اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا ہاں! اگرچہ مار ڈالیں! میں نے عرض کی کہ ہم دھاری دار لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر لکڑی کی دھار اس کو پھاڑ ڈالے تو کھاؤ، لیکن اگر لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۲ - تیر کمان سے شکار۔ حسن اور ابراہیم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب کسی شخص نے شکار مارا، اور اس کی وجہ سے شکار کا ہاتھ یا پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا ہو وہ نہ کھاؤ، اور باقی کھا لو۔ اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس کے درمیان میں مارو تو کھا سکتے ہو اور اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھڑک گئی (شکار کرتے ہوئے) تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں ممکن ہو سکے وہیں اسے زخم لگائیں (اور فرمایا کہ) گورخر کا جو حصہ (مارتے وقت) اگر گیا ہو اسے چھوڑ دیں اور باقی کھا سکتے ہیں۔

۴۴۲ - ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ربیعہ بن یزید دمشقی نے خبر دی، انھیں ابوادریس نے، انھیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے، بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کی بستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان کے برتن میں (جس میں وہ سؤر کا گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری حرام چیزیں کھاتے پیتے ہوں گے) کھا سکتے ہیں؟ اور ہم شکارگاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے، تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم نے جو اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ، لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے

اسمَ اللهِ فكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

تو ان کے برتن کو دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیر کمان سے کرو اور تیر پھینکتے وقت (اللہ کا نام لیا ہو تو اس کا شکار) کھا سکتے ہو، اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ (شکار کے لیے) کتے سے کیا ہو اور شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

باب ۲۹۳ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

۴۴۳ ۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ. وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا۔

۲۹۳ ۔ کنکری اور غلے کا شکار

۴۴۳ ۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع اور یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی اور الفاظ حدیث یزید کے ہیں ان سے کہمس بن حسن نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے' یا (آپ نے بیان کیا کہ) آں حضور کنکر پھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے' اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار کیا جا سکتا اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جا سکتا۔ البتہ یہ کبھی دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد بھی آپ نے اس شخص کو کنکریں پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں سنا رہا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا یا کنکری پھینکنے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی پھینکے جا رہے ہو، میں تم سے اتنے دنوں تک گفتگو نہیں کروں گا۔

باب ۲۹۴ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

۴۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ۔

۴۴۵ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

۲۹۴ ۔ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ شکار کے لیے تھا اور نہ مویشی کی حفاظت کے لیے۔

۴۴۴ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی' ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لیے تھا اور نہ شکار کے لیے تو روزانہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

۴۴۵ ۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ شکار کے عادی لوگوں اور مویشی کی حفاظت کی غرض کے سوا جس نے کتا پالا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کمی ہو جاتی ہے۔

۴۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

۴۴۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

باب ۲۹۵ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ. اجْتَرَحُوا اكْتَسَبُوا تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ يَقُولُ: تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى يَتْرُكَ. وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

۲۹۵ ۔ جب کتا شکار میں سے خود کھائے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ہم پر (کھانے کی) حلال کی گئی ہے، آپ کہہ دیجئے کہ تم پر کل پاکیزہ جانور حلال ہیں اور تمھارے سدھائے ہوئے شکاری جانوروں کا شکار جو شکار پر چھوڑے جاتے ہیں تم انھیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمھیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس شکار کو (شکاری جانور) تمھارے لیے پکڑے رکھیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد بیشک اللہ حساب جلد کر دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کتے نے شکار کا گوشت خود بھی کھا لیا تو اس نے شکار کو ناپاک کر دیا، کیونکہ اس صورت میں اس نے خود اپنے لیے شکار کو روکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "اور تم انھیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے" اس لیے ایسے کتے کو مارا جائے گا۔ اور سکھایا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ شکار میں سے کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے اور عطاء نے فرمایا کہ اگر صرف شکار کا خون پی لیا اور اس کا گوشت نہ کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

۴۴۷ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ. فَقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ

۴۴۷ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو، تو جو شکار وہ تمھارے لیے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھا لے تو مجھے اندیشہ ہے

اَنْ تَكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ۔

باب ۲۹۶ الصَّيْدِ اِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَاَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَاَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهَا قَتَلَ، وَاِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهٗ بَعْدَ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهٖ اِلَّا اَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَاِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ اَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهٗ مَيِّتًا وَفِيْهِ سَهْمُهٗ قَالَ يَاْكُلُ اِنْ شَاءَ۔

باب ۲۹۷ اِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا اٰخَرَ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَاُسَمِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَاَخَذَ فَقَتَلَ فَاَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اِنِّيْ اُرْسِلُ كَلْبِيْ اَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَهٗ، فَقَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا

کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لیے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمہارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو گئے ہوں تو نہ کھاؤ۔

۲۹۶۔ جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے۔

۴۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور بسم اللہ بھی پڑھا اور کتے نے شکار پکڑ کر اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار کو پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ۔ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار تیر سے مارا، پھر وہ شکار تمہیں دو یا تین دن بعد ملا، اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔ اور عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، ان سے داؤد نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ وہ شکار تیر سے مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اسے تلاش کرتے ہیں۔ تب وہ مردہ حالت میں ملتا ہے اور اس کے اندر ان کا تیر پیوست ہوتا ہے آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاہو کھا سکتے ہو۔

۲۹۷۔ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا پائے

۴۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! میں (شکار کے لیے) اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں آنحضور نے فرمایا کہ جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو۔ اور پھر وہ کتا شکار پکڑ کے مار ڈالے اور خود بھی کھائے تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں کتا شکار پر چھوڑتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی مجھے ملتا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار پکڑا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی، اور میں نے آنحضور سے دھار دار لکڑی سے شکار کا حکم پوچھا۔

أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ ۔

بَابُ ۲۹۸ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ ۔

۴۵۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ ، فَقَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ ۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ . وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ ، عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ : أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ ۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ

تو آپ نے فرمایا کہ اگر شکار دھار سے مرا ہو تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی چوڑائی سے مرا ہے تو ایسا شکار جھٹکے کا ہے اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۸ - مشغلہ شکار سے متعلق احادیث۔

۴۵۰ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن فضیل نے خبر دی، ان سے بیان نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو ان کتوں سے شکار کرتی ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ جب اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لے لو تو اگر وہ کتا تمھارے ہی لیے شکار لایا ہو تو تم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر کتے نے خود بھی کھا لیا ہو تو وہ شکار نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر اس کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

۴۵۱ - ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے اور مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے، ان سے حیات بن شریح نے بیان کیا کہ میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے سنا، کہا کہ مجھے ابو ادریس عائذ اللہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتن میں کھاتے ہیں اور ہماری رہائش شکار گاہ میں ہے۔ میں اپنے تیر سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتوں سے بھی جو سدھائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے؟ آنحضور نے فرمایا، تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے برتن میں بھی کھاتے ہو تو اگر تمھیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، لیکن اگر ان کے برتنوں کے سوا دوسرے نہ ملیں تو انھیں دھو کر پھر ان میں کھاؤ۔ اور تم نے شکار کے سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار تم اپنے تیر سے مارو اور تیر چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے کتے سے کیا ہو اور اسے ذبح بھی خود ہی کیا ہو (مرنے سے پہلے) تو اسے بھی کھاؤ۔

۴۵۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان

حدثنا هشام بن زيد عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: انفجنا ارنبا بمر الظهران فسعوا عليها حتى لغبوا فسعيت عليها حتى اخذتها فجئت بها الى ابي طلحة فبعث الى النبي صلى الله عليه وسلم بوركها و فخذيها فقبله۔

سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن زید نے حدیث بیان کی اور اس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہران میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا کولھا اور دونوں رانیں بھیجیں تو آں حضور نے انھیں قبول فرمایا۔

۴۵۳ - حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن نافع مولى ابي قتادة عن ابي قتادة انه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع اصحاب له محرمين وهو غير محرم فراى حمارا وحشيا فاستوى على فرسه ثم سال اصحابه ان يناولوه سوطه فابوا فسالهم رمحه فابوا فاخذه ثم شد على الحمار فقتله فاكل منه بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بعضهم فلما ادركوا رسول الله صلى الله عليه وسلم سالوه عن ذلك فقال: انما هي طعمة اطعمكموها الله۔

۴۵۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولا ابوالنضر نے، ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ مکہ کے راستے میں ایک موقع پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے، پیچھے رہ گئے، خود ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی عرصہ میں آپ نے ایک گورخر دیکھا اور (اسے مارنے کے ارادہ سے) اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کوڑا مانگا۔ لیکن انھوں نے دینے سے انکار کیا۔ پھر ان سے نیزہ مانگا لیکن اسے بھی اٹھانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے تو آپ نے خود اٹھایا اور گورخر پر وار کیا اور اسے مار لیا۔ پھر بعض صحابہ نے تو اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا حکم پوچھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ نے تمہارے لیے مہیا کیا تھا[1]۔

۴۵۴ - حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة مثله الا انه قال هل معكم من لحمه شيء۔

۴۵۴ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضور نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا بھی ہے؟

باب ۲۹۹ التصيد على الجبال

۲۹۹ - پہاڑوں پر شکار کرنا

۴۵۵ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب اخبرنا عمرو ان ابا النضر حدثه عن نافع مولى ابي قتادة وابي صالح مولى التوامة

۴۵۵ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی۔ ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع اور توامہ کے مولا ابوصالح نے کہ انھوں

[1] یعنی احرام کی حالت میں شکار کرنا اگرچہ جائز نہیں اور شکار کرنے پر کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے لیکن کسی دوسرے کے مارے ہوئے شکار کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا؟ قَالُوا لاَ نَدْرِي قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فَقَالُوا هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي سَوْطِي فَقَالُوا لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلاَّ ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لاَ نَمَسُّهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كُلُوا فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللهُ۔

باب ۳۰۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ۔

وَقَالَ عُمَرُ: صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ، وَطَعَامُهُ مَا رَمَى بِهِ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلاَلٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلاَّ مَا قَذِرْتَ مِنْهَا وَالْجِرِّيُّ لاَ تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ. وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ

نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دوسرے حضرات تو احرام باندھے ہوئے تھے۔ لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا اور ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا مشتاق تھا۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ للچائی ہوئی نظروں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں میں نے جو نظر ڈالی، تو ایک گورخر تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم! میں نے کہا کہ یہ تو گورخر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ جو تم نے دیکھا وہی ہے میں اپنا کوڑا بھول گیا تھا۔ اس لیے ان سے کہا کہ مجھے میرا کوڑا دے دیں لیکن انہوں نے کہا کہ ہم اس میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں نے اتر کر خود کوڑا اٹھایا اور اس کے پیچھے سے اسے مارا، وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا پھر میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا۔ میں نے کہا کہ اب اٹھو اور اسے کھاؤ۔ انھوں نے کہا کہ ہم اسے چھوئیں گے بھی نہیں چنانچہ میں ہی اسے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعض نے تو اس کا گوشت کھایا لیکن بعض نے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اچھا میں اب تمہارے لیے آنحضور سے رکنے کی درخواست کروں گا (تاکہ مسئلہ معلوم کیا جائے) میں آنحضور کے پاس پہنچا اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا، کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مہیا کیا ہے۔

۳۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے دریا کا شکار"

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کا شکار وہ ہے جو اس میں شکار کیا جائے اور "اس کا کھانا وہ ہے جسے پانی نے باہر پھینک دیا ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو دریا کا جانور مرکر پانی کے اوپر آجائے وہ حلال ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اس کا کھانا" سے مراد دریا کا مردار ہے سوا اس کے جو بگڑ گیا ہو۔ جھینگے کو یہودی نہیں کھاتے لیکن ہم کھاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر دریائی جانور ذبیحہ ہے، (اسے کھانے کے لیے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے) عطاء نے فرمایا کہ دریائی پرندے کے

تَيْذُ بَحْرِهِ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّيْلِ أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا. وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلَابِ الْمَاءِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ. وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ وَإِنْ صَادَهُ نَصْرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِيِ ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ.

متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کرنا چاہیئے۔ ابن جریج نے فرمایا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا نہروں کا شکار اور سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے۔ (کہ اس کا کھانا بلا ذبح جائز ہو) فرمایا کہ ہاں، پھر آپ نے (دلیل کے طور پر) اس آیت کی تلاوت کی کہ "یہ بہت زیادہ میٹھا ہے" اور یہ بہت زیادہ کھارا ہے، اور تم ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت (مچھلی) کھاتے ہو"، اور حسن علیہ السلام دریائی کتے کے چمڑے سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ اور شعبی نے فرمایا کہ اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں گے تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا، اور حسن رحمۃ اللہ علیہ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریائی شکار کھاؤ، خواہ نصرانی نے کیا ہو، یہودی نے کیا ہو یا مجوسی نے کیا ہو۔ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے "مُری" کے متعلق فرمایا کہ مچھلی اور سورج کی دھوپ نے اسے ذبح کر لیا ہے۔[1]

۴۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ.

۴۵۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خبط میں شریک تھے، ہمارے امیر الجیش ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینکی، ایسی مچھلی دیکھی نہیں گئی تھی، اسے عنبر کہتے تھے ہم نے وہ مچھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لے کر (کھڑی کر دی)، تو وہ اتنی اونچی تھی کہ (ایک سوار اس کے نیچے سے گذر گیا۔

۴۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا

۴۵۷ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو ۳۰۰ سوار روانہ کئے، ہمارے امیر ابو عبیدہ

[1] عرب شراب میں مچھلیاں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے اور اس کا سرکہ بناتے تھے۔ اور اسے مُری کہتے تھے ابو درداء رضی اللہ عنہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ شراب میں مچھلی ڈال کر جب دھوپ کے ذریعہ اس کا سرکہ بنا لیا جاتا ہے تو وہ سرکہ حلال ہے۔ شراب کا سرکہ احناف کے یہاں بھی جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس باب میں قرآن کی آیت صحابہ کے آثار اور دوسرے سلف کے اقوال کے ذریعہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ تمام دریائی جانور حلال ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی دریائی جانوروں میں بڑی گنجائش ہے، جیسا کہ معلوم ہے احناف تمام دریائی جانوروں کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔ دلائل دونوں طرف ہیں۔

أَبُوْ عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ. وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتّٰى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا. قَالَ فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِيْنَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوْعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ؛

رضی اللہ عنہ تھے ہمیں قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل وحرکت پر نظر رکھنی تھی۔ پھر (کھانا ختم ہو جانے کی وجہ سے) ہم سخت بھوک اور فاقہ کی حالت میں تھے نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ہم سلم کے پتے (خبط) کھا کر وقت گذارتے تھے، اسی لیے اس مہم کا نام "جیش الخبط" پڑ گیا، اور سمندر نے ایک مچھلی باہر ڈال دی جس کا نام عنبر تھا، ہم نے اسے آدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے طور پر اپنے جسم پر ملی جس سے ہمارے جسم تندرست ہو گئے۔ بیان کیا کہ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کی ہڈی لے کر کھڑی کی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گذر گیا۔ ہمارے ساتھ ایک صاحب (قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) تھے جب ہم بہت زیادہ بھوکے ہوئے تو انہوں نے ادپر تلے تین اونٹ ذبح کر دیئے۔ بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

باب ۳۰۱ أَكْلِ الْجَرَادِ ؛

۴۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى سَبْعَ غَزَوَاتٍ ؛

۳۰۱ - ٹڈی کھانا

۴۵۸ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن یعفور نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا چھ غزووں میں شریک ہوئے ہم آنحضور کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔ سفیان، ابو عوانہ اور اسرائیل نے ابو یعفور کے واسطے سے بیان کیا، اور ان سے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے "سات غزوے" (بلا شک کے)

باب ۳۰۲ آنِيَةِ الْمَجُوْسِ وَالْمَيْتَةِ

۴۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِيْ آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَأَصِيْدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوْا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا

۳۰۲ - مجوسیوں کا برتن اور مردار

۴۵۹ - ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حیاۃ بن شریح نے، کہا کہ مجھ سے ربیعہ بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو ادریس خولانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ اور ہم شکارگاہ میں رہتے ہیں اور میں اپنے تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور سدھائے ہوئے کتے سے اور بے سدھائے کتے سے بھی؟ آنحضور نے فرمایا، تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو، البتہ اگر کوئی مجبوری ہو اور کھانا ہی پڑ جائے تو انہیں دھو لیا کرو اور پھر کھایا کرو۔ اور جو تم نے یہ کہا ہے کہ تم شکارگاہ میں رہتے ہو تو جو شکار تم اپنے تیر کمان سے کرو اور اس

وَكُلُوْا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا الْخَيْبَرَ اَوْقَدُوا النِّيْرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا اَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيْرَانَ؟ قَالُوْا لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ، قَالَ اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ، نُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذَاكَ ؛

بَابُ ۳۰۳ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيْحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَاْسَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ لَفِسْقٌ، وَالنَّاسِيْ لَا يُسَمّٰى فَاسِقًا، وَقَوْلُهُ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ؛

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ

اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو۔ وہ بھی کھاؤ، اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے کتے سے کیا ہو اور اسے خود ذبح کیا ہو اسے کھاؤ۔

۴۶۰۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح خیبر کی شام کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ تم لوگوں نے کس لیے روشن کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو، ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، ہانڈی میں جو کچھ (گوشت وغیرہ) ہے اسے ہم پھینک دیں اور برتن دھولیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔

۳۰۳۔ ذبح پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور جس نے اسے قصداً چھوڑ دیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اور نہ کھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور بلاشبہ یہ بے حکمی ہے"۔ اور (کوئی نیک کام) بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہا جا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بلاشبہ شیاطین اپنے دوستوں کو پٹی پڑھاتے ہیں، تاکہ وہ تم سے حجت کریں اور اگر تم ان کا کہا ماننے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے"۔

۴۶۱۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ ابن رافع نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں ٹھہرے کر رہے (لوگ بھوک اور فاقہ میں مبتلا ہو گئے، پھر ہمیں (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ آنحضورؐ سب سے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کی، (بھوک کی شدت کی وجہ سے اور آنحضورؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی غنیمت کے جانوروں کو ذبح کر لیا) اور ہانڈیاں پکنے کے لیے چڑھا دیں، پھر جب آنحضورؐ وہاں پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر آنحضورؐ نے غنیمت کی تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، لوگ اس اونٹ کے پیچھے دوڑے لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس پر تیر

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا. قَالَ وَقَالَ جَدِّيْ إِنَّا لَنَرْجُوْا أَوْ نَخَافُ أَنْ تَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

بَابٌ ۳۰۴ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ.

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

بَابٌ ۳۰۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ.

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَّةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ

کا نشانہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض میں جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی جانور بھڑک کر بھاگ جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ عبایہ نے بیان کیا کہ میرے دادا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے آنحضور سے عرض کی کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم (دھاردار) لکڑی سے ذبح کرلیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ جو چیز بھی خون بہادے اور (ذبح کرتے وقت) جانور پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ ذبح کرنے والا آلہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیئے۔ دانت اس لیے نہیں کہ یہ ہڈی ہے (اور ہڈی سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن سے اس لیے نہیں کہ یہ حبشیوں کی چھری ہے۔

۳۰۴ - وہ جانور جنھیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۴۶۲ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز یعنی ابن المختار نے حدیث بیان کی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آں حضور کی زید بن عمرو بن نوفل سے مقام بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی۔ یہ آں حضور پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضور نے دوسرا خوان جس میں گوشت تھا (اور جسے لوگوں نے آنحضور کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا تھا) زید بن عمرو کے سامنے بڑھا دیا لیکن انھوں نے اس میں سے کھانے سے انکار کیا، پھر کہا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں انھیں نہیں کھاتا، میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

۳۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیئے۔

۴۶۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے، ان سے اسود بن قیس نے، ان سے جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ قربانی کی، کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی، جب آنحضور (نماز پڑھ کر) واپس تشریف لائے تو آنحضور نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اسے چاہیئے کہ اس کی جگہ دوسری

قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ؛

بَابُ ۳۰۶ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيْدِ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوْا حَتّٰى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا؛

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَلَمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعٰى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِيْ بِالسُّوْقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيْبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا؛

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيْرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا؛

ذبح کرے۔ اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے نہ ذبح کی ہو اسے چاہیئے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۳۰۶۔ اس پتھر اور لوہا جو خون بہادے۔

۴۶۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے، انھوں نے ابن کعب بن مالک سے سنا، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے گھر کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی۔ (چراتے وقت ایک مرتبہ) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑ کر اس (کی دھار) سے بکری ذبح کر دی۔ تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے اس وقت تک نہ کھانا جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم نہ پوچھ آؤں یا (آپ نے یہ کہا کہ) میں کسی کو بھیجوں جو آنحضورؐ سے مسئلہ پوچھ آئے پھر وہ آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا اور آں حضورؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

۴۶۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے بنی سلمہ کے ایک صاحب (ابن کعب بن مالک) نے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز اس پہاڑی پر جو سوق مدنی میں ہے اور جس کا نام سلع ہے بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر لیا، پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آنحضورؐ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

۴۶۶۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سعید بن مسروق نے، انھیں عبایہ بن رافع نے اور (انھیں ان کے دادا) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) نے کہا، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس چھری نہیں ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے (یعنی دھار دار ہو) اور (اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو (اس سے ذبح کیا ہوا جانور) کھا سکتے ہو، لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا کیونکہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے، اور دانت ہڈی ہے، اور ایک اونٹ بھاگ گیا تو (تیر مار کر) اسے روک لیا۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا یہ اونٹ بھی جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں، اس لیے جو تمھارے قابو سے باہر ہو جائے اس سے ایسا ہی معاملہ کرو۔

باب ۳۰۷ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهَذَا۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۰۸ لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔

باب ۳۰۹ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا، فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا

۳۰۷۔ عورت اور کنیز کا ذبیحہ

۴۶۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبیداللہ نے انھیں نافع نے، انھیں کعب بن مالک کے ایک صاحبزادے نے اور انھیں ان کے والد (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) نے کہ ایک عورت نے ایک بکری پتھر سے ذبح کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا اور آں حضورؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے قبیلہ انصار کے ایک صاحب سے سنا، کہ انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز۔ اسی حدیث کی طرح۔

۴۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے کہ معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی، ریوڑ میں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس کے اسے مرنے سے پہلے پتھر سے ذبح کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

۳۰۸۔ دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

۴۶۹۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھاؤ یعنی (ایسے جانور کو جسے ایسی چیز سے ذبح کیا گیا ہو) جو خون بہا دے سوا دانت اور ناخن کے۔

۳۰۹۔ گنواروں یا ان کے جیسے (مسائل سے ناواقف لوگوں) کا ذبیحہ۔

۴۷۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ بن حفص مدنی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (گاؤں کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت (بیچنے) لاتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ انھوں نے اس پر اللہ کا نام بھی (ذبح کرتے وقت) لیا تھا یا نہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم ان پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور کھا لیا کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ ابھی اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے اس کی

حدثنی عھد بالکفر تابعہ علی عن الدراوردی و تابعہ ابو خالد و الطفاوی۔

متابعت علی نے دراوردی سے کی اور اس کی متابعت ابوخالد اور طفاوی نے کی۔

باب ۳۱۰ ذبائح اھل الکتاب و شحومھا من اھل الحرب و غیرھم، و قولہ تعالیٰ: الیوم احل لکم الطیبات و طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم و طعامکم حل لھم۔ و قال الزھری لا باس بذبیحۃ نصاری العرب و ان سمعتہ یسمی لغیر اللہ فلا تاکل و ان لم تسمعہ فقد احلہ اللہ و علم کفرھم و یذکر عن علی نحوہ و قال الحسن و ابراھیم: لا باس بذبیحۃ الاقلف۔

۳۱۰ ۔ اہل کتاب کے ذبیحے اور ان ذبیحوں کی چربیاں خواہ وہ اہل حرب میں سے ہوں یا غیر اہل حرب میں سے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور ان لوگوں کا کھانا بھی جنھیں کتاب دی گئی ہے، تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے" زہری نے فرمایا کہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم سن لو کر وہ (ذبح کرتے وقت) اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ، اور اگر نہ سنو تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے حسن اور ابراہیم نے فرمایا کہ غیر مختون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۷۱ ۔ حدثنا ابوالولید حدثنا شعبۃ عن حمید بن ھلال عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال کنا محاصرین قصر خیبر فرمی انسان بجراب فیہ شحم فنزوت لآخذہ فالتفت فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستحییت منہ و قال ابن عباس۔ طعامھم ذبائحھم۔

۴۷۱ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کے قلعے کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک تھیلا پھینکا جس میں (یہودیوں کے ذبیحہ کی) چربی تھا، میں اس پر جھپٹا کہ اٹھالو، لیکن مڑ کے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں موجود تھے، میں آنحضور کو دیکھ کر شرما گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) "طعامہم" سے مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

باب ۳۱۱ ما ند من البھائم فھو بمنزلۃ الوحش، و اجازہ ابن عباس: ما اعجزک من البھائم مما فی یدیک فھو کالصید و فی بعیر تردی فی بئر من حیث قدرت علیہ فذکہ و رای ذلک علی و ابن عمر و عائشۃ۔

۳۱۱ ۔ جو پالتو جانور بدک جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جانور تمہارے قابو میں ہونے کے باوجود تمھیں عاجز کر دے (اور ذبح نہ کرنے دے) وہ بھی شکار ہی کے حکم میں ہے۔ اور (فرمایا کہ) اونٹ اگر کوئیں میں گر جائے تو جس طرف سے تم سے ممکن ہو اسے ذبح کر لو۔ یہی علی، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے تھی۔

۴۷۲ ۔ حدثنا عمرو بن علی حدثنا یحییٰ حدثنا سفیان حدثنا ابی عن عبایۃ بن رفاعۃ

۴۷۲ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔

بن رافع بن خديج عن رافع بن خديج قال قلت يا رسول الله إنا لاقو العدو غدا وليست معنا مدى فقال: اعجل أو أرن، ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكل ليس السن والظفر وسأحدثك أما السن فعظم وأما الظفر فمدى الحبشة. وأصبنا نهب إبل وغنم فند منها بعير فرماه رجل بسهم فحبسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لهذه الإبل أوابد كأوابد الوحش فإذا غلبكم منها شيء فافعلوا به هكذا.

باب ۳۱۲ النحر والذبح. وقال ابن جريج عن عطاء، لا ذبح ولا منحر إلا في المذبح والمنحر، قلت أيجزي ما يذبح أن أنحره؟ قال نعم ذكر الله ذبح البقرة، فإن ذبحت شيئا ينحر جاز، والنحر أحب إلي والذبح قطع الأوداج قلت فيخلف الأوداج حتى يقطع النخاع، قال لا إخال. وأخبرني نافع أن ابن عمر نهى عن النخع يقول يقطع ما دون العظم ثم يدع حتى تموت. وقول الله تعالى: وإذ قال موسى لقومه إن الله يأمركم أن تذبحوا بقرة. وقال فذبحوها وما كادوا يفعلون. وقال سعيد عن ابن عباس: الذكاة الحلق واللبة. وقال ابن عمر وابن عباس وأنس: إذا قطع الرأس

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ پھر جلدی کرو، یا اس کے بجائے "ارن" کہا (یعنی جلد کرلو) - جو آلہ خون بہادے اور ذبیحہ پہ اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیئے اور اس کی وجہ بھی بتا دوں، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے، اور ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں - ان میں سے اونٹ بدک کر بھاگ پڑا تو ایک صاحب نے تیر سے اسے مار کر گرا لیا، آنحضور ؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں۔ اس لیے اگر ان میں سے بھی کوئی تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۲۔ نحر اور ذبح۔ ابن جریج نے عطاء کے واسطہ سے بیان کیا کہ ذبح اور نحر صرف ذبح کرنے کی جگہ (حلق) اور نحر کرنے کی جگہ (سینہ کے اوپر کے حصہ) میں ہی ہو سکتا ہے، میں نے پوچھا کیا جن جانوروں کو ذبح کیا جاتا (حلق پر چھری پھیر کر) انھیں نحر کرنا (سینہ کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر ذبح کرنا) کافی ہوگا؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) گائے کو ذبح کرنے کا ذکر کیا ہے۔ پس اگر تم کسی جانور کو ذبح کرو جسے نحر کیا جاتا ہے (جیسے اونٹ) تو جائز ہے لیکن میری رائے میں اسے نحر کرنا ہی بہتر ہے۔ "ذبح" گردن کی رگوں کا کاٹنا ہے۔ میں نے کہا کہ گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔ اور مجھے نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک (رگوں کو) کاٹا جائے گا۔ اور چھوڑ دیا جائے گا تاکہ جانور مر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو"، اور ارشاد فرمایا "پھر انھوں نے ذبح کیا اور وہ کرنے والے نہیں تھے"۔ سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا ذبح حلق میں بھی کیا جا سکتا ہے اور سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہ

فلا بأس۔

۴۷۳ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا سفيان عن هشام بن عروة قال أخبرتني فاطمة بنت المنذر امرأتي عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت نحرنا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فرسا فأكلناه۔

۴۷۴ - حدثنا إسحاق سمع عبدة عن هشام عن فاطمة عن أسماء قالت ذبحنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا ونحن بالمدينة فأكلناه۔

۴۷۵ - حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن هشام عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر قالت نحرنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا فأكلناه۔ تابعه وكيع وابن عيينة عن هشام في النحر۔

باب ۲۱۳ ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة۔

۴۷۶ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن هشام بن زيد قال دخلت مع أنس على الحكم بن أيوب فرأى غلمانا أو فتيانا نصبوا دجاجة يرمونها فقال أنس نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن تصبر البهائم۔

۴۷۷ - حدثنا أحمد بن يعقوب أخبرنا إسحاق بن سعيد بن عمرو عن أبيه أنه سمعه يحدث عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه دخل على يحيى بن سعيد وغلام من بني يحيى رابط دجاجة يرميها فمشى إليها ابن عمر حتى حلها ثم أقبل بها وبالغلام معه فقال ازجروا غلامكم عن أن يصبر هذا الطير للقتل فإني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن تصبر بهيمة أو غيرها للقتل۔

نے فرمایا کہ اگر سر کٹ جائے گا تو کوئی حرج نہیں۔

۴۷۳ - ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری بیوی فاطمہ بنت منذر نے خبر دی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اسے کھایا۔

۴۷۴ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدہ سے سنا، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

۴۷۵ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے ایک گھوڑے کو نحر کیا (اس کے سینے کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر) پھر اسے کھایا۔ اس کی متابعت وکیع اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطہ سے "نحر" کے ذکر کے ساتھ کیا۔

۲۱۳ - زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بند کر کے تیر مارنا، یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا ناپسندیدہ ہے۔

۴۷۶ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا، کہا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے یہاں گیا، آپ نے وہاں چند لڑکوں کو یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۷۷ - ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، انھیں اسحاق بن سعید بن عمرو نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے سنا۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ آپ یحییٰ بن سعید کے یہاں تشریف لے گئے۔ یحییٰ کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ مرغی کے قریب گئے، اور اسے کھول لیا پھر مرغی کو اور بچے کو اپنے ساتھ لائے اور فرمایا اپنے بچے کو منع کر دو کہ اس جانور کو باندھ کر نہ مارے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضورؐ نے کسی جنگلی جانور یا کسی بھی جانور کو باندھ کر جان سے مارنے سے منع کیا تھا۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوْا بِفِتْیَةٍ اَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً یَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا. تَابَعَهُ سُلَیْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ:

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَیَوَانِ وَقَالَ عَدِیٌّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰی عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ:

باب ۳۱۴ الدَّجَاجِ

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی یَعْنِی الْاَشْعَرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ دَجَاجًا:

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ جَرْمٍ اِخَاءٌ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فِیْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ اَحْمَرُ فَلَمْ یَدْنُ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اُدْنُ فَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْهُ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ اَکَلَ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰکُلَهٗ، فَقَالَ اُدْنُ اُخْبِرْكَ اَوْ اُحَدِّثْكَ

۴۷۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا (یہ کہا کہ) چند آدمیوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ کر رہے تھے جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اس کی متابعت سلیمان نے شعبہ کے واسطہ سے کی۔

۴۷۹۔ ہم سے منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی زندہ جانور کے پاؤں یا دوسرے اعضاء کاٹ ڈالے اور عدی نے بیان کیا، ان سے سعید نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۴۸۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آں حضورؐ نے اور مثلہ کرنے سے منع کیا ہے۔

۳۱۴۔ مرغی

۴۸۱۔ ہم سے یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے، ان سے سفیان نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے، ان سے زہدم جرمی نے، ان سے ابوموسیٰ یعنی الاشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

۴۸۲۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن ابی تمیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے، ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ہم میں اور اس قبیلہ جرم میں بھائی چارہ تھا۔ پھر کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ حاضرین میں ایک شخص سرخ رنگ کا بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے میں شریک نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم بھی شریک ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تھا۔ اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی اور میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شریک ہو جاؤ میں تمہیں خبر دیتا

إني أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في نفر من الأشعريين فوافقته وهو غضبان وهو يقسم نعما من نعم الصدقة فاستحملناه فحلف أن لا يحملنا قال ما عندي ما أحملكم عليه ثم أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بنهب من إبل فقال: أين الأشعريون أين الأشعريون؟ قال فأعطانا خمس ذود غر الذرى فلبثنا غير بعيد فقلت لأصحابي نسي رسول الله صلى الله عليه وسلم يمينه، فوالله لئن تغفلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يمينه لا نفلح أبدا، فرجعنا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله إنا استحملناك فحلفت أن لا تحملنا فظننا أنك نسيت يمينك فقال إن الله هو حملكم إني والله إن شاء الله لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا أتيت الذي هو خير وتحللتها.

۴۸۳ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا هشام عن فاطمة عن أسماء قالت نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكلناه.

۴۸۴ - حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر ورخص في لحوم الخيل.[1]

باب ۳۱۶ لحوم الحمر الإنسية، فيه عن سلمة

ہوں یا آپ نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں۔ کہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کو ساتھ لے کر حاضر ہوا۔ میں آنحضورؐ کے سامنے آیا تو آپ غصہ میں تھے، آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ اسی وقت ہم نے آنحضورؐ سے سواری کے لیے اونٹ کی درخواست کی آنحضورؐ نے قسم کھالی کہ آپ ہمیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس تمھارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد آنحضورؐ کے پاس مال غنیمت کا اونٹ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اشعری کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے ہمیں پانچ سفید کوہان والے اونٹ دیئے۔ تھوڑی دیر تک تو ہم خاموش رہے لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں، بخدا! اگر ہم نے آنحضورؐ کو آپ کی قسم کے بارے میں غافل رکھا تو ہم کبھی فلاح نہیں پاسکیں گے، چنانچہ ہم آنحضورؐ کی خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! ہم نے آپ سے سواری کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے کی قسم کھالی تھی۔ (ہمارے خیال میں آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں کہ اونٹ عطا فرمائے) آنحضورؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے تمھیں سواری کے لیے جانور عطا فرمایا ہے، اللہ گواہ ہے، اگر اللہ نے چاہا تو کبھی ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں کوئی قسم کھالوں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہوجائے کہ اس کے سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور پھر وہی نہ کردوں جو بہتر ہے (میں قسم توڑ دوں گا اور وہی کروں گا جو بہتر ہوگا)

۴۸۳ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔

۴۸۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوشت کی ممانعت کردی تھی اور گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا تھا۔[1]

۳۱۶ - پالتو گدھوں کا گوشت۔ اس باب میں سلمہ رضی اللہ عنہ کی

[1] شرعی دلائل کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت احناف کی رائے میں مکروہ ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۸۵۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبداللہ نے انھیں سالم نے اور انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ۔

۴۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارک نے کی تھی، ان سے نافع نے، اور ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے سالم نے۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

۴۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں محمد بن علی کے صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اور انھیں ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

۴۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اور گھوڑوں کے گوشت کے لیے رخصت دی تھی۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

۴۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے عدی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے براء اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۴۹۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو ادریس نے خبر دی اور ان سے ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زبیدی اور عقیل نے ابن شہاب کے واسطہ سے کی۔ مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ:

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ. فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ:

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلٰكِنْ أَبَى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ قُلْ لَّا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا:

باب ۳۱۷ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ:

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ:

باب ۳۱۸ جُلُودِ الْمَيْتَةِ:

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَّيِّتَةٍ فَقَالَ

اللہ علیہ وسلم نے ہر دنداں نیش درندے کے گوشت کی ممانعت کی ہے۔

۴۹۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی، انھیں ایوب نے۔ انھیں محمد نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور عرض کی کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے، پھر دوسرے صاحب آئے اور کہا کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور کہا کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے ایک منادی کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کرایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ تمھیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔ چنانچہ اسی وقت الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں (گدھے کا) گوشت پک رہا تھا۔

۴۹۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے پوچھا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہا نے ہمیں بصرہ میں یہی بتایا تھا، لیکن علم کے سمندر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، اور (استدلال میں) اس آیت کی تلاوت کی: "قل لا اجد فیما اوحی الی محرما"

۳۱۷۔ ہر دنداں نیش درندے کے گوشت کھانے کے متعلق[1]

۴۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوادریس خولانی نے اور انھیں ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنداں نیش درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر، ابن عیینہ اور ماجشون نے زہری کے واسطہ سے کی۔

۳۱۸۔ مردار جانور کی کھال

۴۹۴۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے بیان کیا ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے قریب سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہیں

[1] "ذی ناب" کا ترجمہ ہے، اس سے مراد ایسے دانت ہیں جن سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کر لیتا ہے۔ ورنہ دانت تو تمام جانوروں ہی کے ہوتے ہیں اور ان سے وہ کھانا کھاتے ہیں۔

هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

اٹھایا! لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردار ہے، آنحضور ؐ نے فرمایا کہ صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا۔

۴۹۵۔ ہم سے خطاب بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن عجلان نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکرے کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اس کے مالکوں کو کیا ہو گیا ہے، کاش وہ اس کے چمڑے کو کام میں لاتے،

باب ۳۱۹ الْمِسْكِ :

۳۱۹۔ مشک :

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ :

۴۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخمی بھی اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا ہوگا اسے قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے زخم سے جو خون جاری ہوگا اس کا رنگ تو خون ہی جیسا ہوگا، لیکن اس میں مشک جیسی خوشبو ہوگی۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً۔

۴۹۷۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک اور برے ہم نشین کی مثال مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تمھیں اس کی ہم نشینی حاصل ہے) وہ اس میں سے یا تمھیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محظوظ ہو گے ہی۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تمھارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلا دے گا یا تمھیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بدبو ملے گی۔

باب ۳۲۰ الْأَرْنَبِ :

۳۲۰۔ خرگوش

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا :

۴۹۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا ہم الظہران میں تھے لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لیا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے دونوں کولھے یا راوی نے بیان کیا کہ اس کی دونوں رانیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں اور آنحضور ؐ نے انھیں قبول فرمایا۔

باب ۳۲۱ الضَّبِّ

۴۹۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.

۵۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَرَفَعَ يَدَهُ. فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ. قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ.

باب ۳۲۲ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

۵۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ. قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا.

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ: الْفَأْرَةُ أَوْ غَيْرُهَا

۳۲۱ - گوہ

۴۹۹ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوہ میں خود نہیں کھاتا، لیکن اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

۵۰۰ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو امامہ بن سہل نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے اور ان سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو آنحضور کی خدمت میں بھنی ہوئی گوہ لائی گئی، آنحضور نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا، لیکن بعض عورتوں نے کہا کہ آں حضور جو کھانا تناول فرما رہے ہیں اس کے متعلق بتا دو۔ عورتوں نے کہا کہ یہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! اچانک آں حضور نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں لیکن چونکہ یہ ہمارے ملک میں نہیں پایا جاتا اس لیے طبیعت اس سے انکار کرتی ہے خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا آنحضور دیکھ رہے تھے۔

۳۲۲ - جب جمے ہوئے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا پڑ جائے

۵۰۱ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا ان سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ ایک چوہا گھی میں پڑ کر مر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا گیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کو کھاؤ۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر اس حدیث کو زہری کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے سعید بن مسیب اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، لیکن انھوں نے کہا کہ میں یہ حدیث زہری سے صرف عبید اللہ کے واسطہ بیان کرتے سنی ہے کہ ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور میں نے یہ حدیث ان سے بارہا سنی

۵۰۲ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے کہ اگر کوئی جانور، چوہا ہو یا کوئی اور، جمے ہوئے یا پگھلے گھی میں پڑ جائے تو اس کے متعلق بیان کیا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَارَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ۔

بَاب ۳۲۳ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ۔ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا۔

بَاب ۳۲۴ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ:

علیہ وسلم نے چوہے کے متعلق، جو گھی میں مر گیا تھا، حکم دیا کہ اسے اور اس کے قریب چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے اور پھر باقی گھی کھایا گیا۔ ہمیں یہ حدیث عبید اللہ بن عبد اللہ کے واسطہ سے پہنچی ہے۔

۵۰۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے میمونہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کا حکم پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا ہو، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو، پھر باقی گھی کھا لو[1]۔

۳۲۳۔ جانوروں کے چہروں پر داغ دار نشانی لگانا۔

۵۰۴۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔ اس کی متابعت قتیبہ نے کی، ان سے عنقزی نے حدیث بیان کی اور ان سے حنظلہ نے اور کہا کہ چہرے پر مارنے کی ممانعت کی ہے۔

۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے (نومولود) بھائی کو لایا۔ تاکہ آپ اس کی تحنیک فرما دیں، آنحضور ﷺ اس وقت مویشیوں کی باڑ میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے (شعبہ نے بیان کیا کہ) میرا خیال ہے کہ ہشام نے کہا کہ اس کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

۳۲۴۔ اگر مجاہدین کی کسی جماعت کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر غنیمت کی بکری یا اونٹ میں سے کچھ ذبح کر لیں تو ایسا گوشت نہیں کھایا جائے گا، بوجہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کی۔ طاؤس اور عکرمہ رحمہما اللہ

---

[1] اس باب کی تمام احادیث کے الفاظ سے یہ واضح ہے کہ حکم جمے ہوئے گھی کا ہی بیان ہوا ہے۔ پگھلے ہوئے گھی کا نہیں، کیونکہ گھی یا کوئی بھی چیز اگر سیال ہے تو اس میں سے مرے ہوئے چوہے کے چاروں طرف سے گھی کا نکالنا ممکن نہیں یہ صورت تو صرف انھی چیزوں میں چل سکتی ہے جو منجمد ہوں، جب چیز جمی ہوتی ہوگی تو چوہے کے ساتھ اس کے قریب سے گھی کو بھی باسانی نکال کر پھینکا جا سکتا ہے۔ دوسری احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مراد صرف جما ہوا گھی یا اسی طرح کی کسی جمی ہوئی چیز میں کسی جانور وغیرہ کا پڑ جانا ہے۔ احناف نے بھی اس باب میں منجمد اور سیال کا فرق کیا ہے۔

اِطْرَحُوْهُ :

۵۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّنَا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ: مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوْا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَّلَا ظُفُرٌ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ. وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَاَصَابُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوْا قُدُوْرًا فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيْرٌ مِّنْ اَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْبَهَائِمَ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا فَافْعَلُوْا مِثْلَ هٰذَا :

باب ۳۲۵ اِذَا نَدَّ بَعِيْرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَاَرَادَ اِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ : قَالَ ثُمَّ قَالَ - اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ

نے چور کے ذبیحہ کے متعلق فرمایا کہ اسے پھینک دو۔

۵۰۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبایہ کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کل ہمارے دشمن سے مقابلہ ہوگا۔ اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو آلہ خون بہادے اور (جانوروں کو ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ، بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی وجہ سے تمہیں بتاؤں گا، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ اور جلدی کرنے والے لوگ آگے بڑھ گئے تھے اور غنیمت پر قبضہ کر لیا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کے صحابہ کے ساتھ تھے، چنانچہ آگے پہنچنے والے نے جانور ذبح کر کے) ہانڈیاں پکنے کے لیے چڑھا دیں، لیکن آنحضورؐ نے انہیں الٹ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔ اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا، پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں اس لیے جب ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۲۵ - جب کسی جماعت کا کوئی اونٹ بدک جائے اور ان میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر سے نشانہ کر کے مار ڈالے تو جائز ہے۔ رافع رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے حدیث اس کی تاکید کرتی ہے۔

۵۰۷ - ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبید الطنافسی نے خبر دی، انہیں سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے، ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا۔ پھر ایک صاحب نے تیر سے اسے مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں اس لیے ان میں سے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی

هكذا. قال قلت يا رسول الله إنا نكون في المغازي والأسفار فنريد أن نذبح فلا تكون مدى، قال: أرن ما نهر أو أنهر الدم وذكر اسم الله فكل غير السن والظفر فإن السن عظم والظفر مدى الحبشة۔

باب ٣٢٦ أكل المضطر لقوله تعالى: يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم واشكروا لله إن كنتم إياه تعبدون. إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله فمن اضطر غير باغ ولا عاد فلا إثم عليه. وقال فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لإثم. وقوله فكلوا مما ذكر اسم الله عليه إن كنتم بآياته مؤمنين، وما لكم ألا تأكلوا مما ذكر اسم الله عليه وقد فصل لكم ما حرم عليكم إلا ما اضطررتم إليه وإن كثيرا ليضلون بأهوائهم بغير علم إن ربك هو أعلم بالمعتدين. قل لا أجد فيما أوحي إلي محرما على طاعم يطعمه إلا أن يكون ميتة أو دما مسفوحا أو لحم خنزير فإنه رجس أو فسقا أهل لغير الله به فمن اضطر غير باغ ولا عاد فإن ربك غفور رحيم. وقال: فكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا واشكروا نعمة الله إن كنتم إياه تعبدون. إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما

یارسول اللہ! ہم غزووں اور سفروں میں رہتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں فرمایا کہ دیکھ لیا کرو۔ جو آلہ خون بہا دے یا (آپ نے بجائے انہر کے) نہر فرمایا۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبش کی چھری ہے۔

۳۲۶ - اے ایمان والو، پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں کھاؤ پیو اور "اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اس نے تو تم پہ بس مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے نام پہ نامزد کیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ لیکن جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جانے والا ہو تو اس پہ کوئی گناہ نہیں"۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے بیقرار ہو جائے، گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمہارے لیے آخر کیا وجہ ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جا چکا ہے جبکہ اللہ نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے ان جانوروں کی جنھیں اس نے تم پہ حرام کیا ہے، سوا اس کے کہ اس کے لیے تم مضطر ہو جاؤ اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی خواہشات کی بنا پہ گمراہ کرتے رہتے ہیں بلا کسی علم کے بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو" اور ارشاد "اور آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پہ جو وحی آئی ہے اس میں تو میں اور کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اسے کھائے سوا اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سؤر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل گندہ ہے یا جو فسق کا ذریعہ ہو غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا، لیکن جو کوئی بیقرار ہو جائے اور طالب لذت نہ ہو، نہ حد سے تجاوز کرے تو بیشک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے" اور فرمایا "سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور ستھری دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم خاص اسی کی پرستش کرتے ہو، اس نے تو تم پہ صرف مردار اور خون اور سؤر کا

أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞

كِتَابُ الْاَضَاحِيّ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

بَاب ٣٢٧ سُنَّةِ الْاُضْحِيَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ سُنَّةٌ وَّمَعْرُوْفٌ ۞

٥٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ الْاَيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ مَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً فَقَالَ: اِذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞

٥٠٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞

بَاب ٣٢٨ قِسْمَةِ الْاِمَامِ الْاَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ ۞

گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی بیقرار ہو جائے نہ یہ کہ طالب لذت ہو، اور نہ یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا ہے، رحمت والا ہے۔"

قربانی کے مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞

۳۲۷ - قربانی کی مسنونیت، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ اور مشہور رہے۔

۵۰۸ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے منذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید الایامی نے، ان سے شعبی نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج (عیدالاضحیٰ کے دن) کی ابتداء ہم نماز (عید) سے کریں گے، پھر واپس آکر قربانی کریں گے جو اس طرح کرے گا۔ وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ہی ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہوگی جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کر لیا ہے۔ قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، آپ نے (نماز عید سے پہلے ہی) ذبح کر لیا تھا، اور عرض کی کہ میرے پاس ایک ایک سال سے کم کا بکرا ہے (کیا اس کی قربانی اب نماز بعد کر لوں) آنحضور نے فرمایا کہ اس کی قربانی کر لو لیکن تمھارے بعد یہ کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ مطرف نے عامر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہو گئی، اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق کیا۔

۵۰۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی، اس نے اپنی ذات کے لیے جانور ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی، اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پا لیا۔

۳۲۸ - امام قربانی کے جانور لوگوں میں تقسیم کرتا ہے

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ: ضَحِّ بِهَا ؛

۵۱۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے، عقبہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ آیا (آپ نے بیان کیا کہ) اس پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا بچہ آیا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر لو۔

بَابُ ۳۲۹ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ ؛

۳۲۹۔ مسافر اور عورتوں کی قربانی

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَالَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالُوا ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ ؛

۵۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے (حجۃ الوداع کے موقع پر) آپ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حائضہ ہو گئی تھیں۔ اس وقت آپ رو رہی تھیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ کیا تمہیں حیض کا خون آنے لگا ہے۔؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ تم حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کر لو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ پھر جب ہم منیٰ میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

بَابُ ۳۳۰ مَا يُشْتَهٰى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ ؛

۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کی خواہش۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ: مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا. ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ

۵۱۲۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ کرے۔ اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور (کہا کہ) میرے پاس ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے تو آنحضورؐ نے انھیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت (ایک سال سے کم کے بچے کی قربانی کی) دوسروں کو بھی ہے یا نہیں۔ پھر آنحضورؐ دو مینڈھوں کی طرف مڑے اور انھیں ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور

قَالَ نَنْحَرُهَا:

باب ۳۳۱ مَنْ قَالَ الْأَضْحٰى يَوْمُ النَّحْرِ:

۵۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا بَلٰى، قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا بَلٰى، قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا بَلٰى، قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ، وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ، صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ:

انھیں تقسیم کر کے (ذبح کیا)۔

۳۳۱ - جس نے کہا کہ قربانی صرف بقرعید کے دن ہے۔

۵۱۳ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکرہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ پھر کر اسی حالت پر آگیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے تھے۔ سال بارہ مہینے کا ہے ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، اس میں متواتر ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور رجب "مضر" جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضور خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ شاید آنحضور اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، ذی الحجہ ہی ہے پھر فرمایا یہ کون شہر ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو اس کا زیادہ علم ہے۔ پھر آنحضور خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا کہ یہ بلدہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ دن کون ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول اس کا بہتر علم ہے۔ آنحضور خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں! پھر آپ نے فرمایا پس تمھارا خون تمھارے اموال محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ (ابن ابی بکرہ نے) یہ بھی کہا کہ "اور تمھاری عزت تم پر، (ایک کی دوسرے پر) اسی طرح باحرمت ہیں جس طرح اس دن کی حرمت تمھارے اس شہر میں اور اس مہینہ میں ہے۔ اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے اس وقت وہ تم سے تمھارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا آگاہ ہو جاؤ۔ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرے کی گردن مارنے لگے ہاں جو یہاں موجود ہیں وہ (یہ پیغام) غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں، ممکن ہے کہ بعض وہ جنھیں یہ پیغام پہنچایا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے ہوں جو اسے سن رہے ہیں۔ محمد بن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آنحضور نے فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ (اللہ کا پیغام)

باب ۳۳۲ الأَضْحَى وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلَّى

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى

باب ۳۳۳ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ بِهِ

۳۳۲۔ عید گاہ میں قربانی

۵۱۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے، عبید اللہ نے بیان کیا کہ مراد وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۵۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن فرقد نے ان سے نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قربانی) ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، بیان کرتے ہیں کہ وہ فربہ تھے۔ اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم مدینہ منورہ میں قربانی کو فربہ کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو فربہ کرتے تھے۔

۵۱۶۔ ہم سے آدم بن ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا تھا۔

۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اس کی متابعت وہیب نے کی ان سے ایوب نے۔ اور اسماعیل اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

۵۱۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے آپ کو کچھ بکریاں دیں اور آپ نے انہیں تقسیم کیا۔ پھر ایک سال سے کم کا ایک بچہ بچ گیا تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آں حضور نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

باب ۳۳۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ :

۳۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے کہ بکری کے ایک سال سے کم عمر کے بچے ہی کی قربانی کر لو لیکن تمھارے بعد اس کی قربانی کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔ تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ۔ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي جَذَعَةٌ، وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ۔ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ :

۵۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ میرے ماموں، ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی، آنحضور نے ان سے فرمایا کہ تمھاری بکری (جس کی نماز سے پہلے قربانی کی تھی) صرف گوشت کی بکری ہے (اس کی قربانی نہیں ہوئی) انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے، آنحضور نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کر لو، لیکن تمھارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی پھر فرمایا، جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے لیے جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اسی کی قربانی پوری ہوتی ہے۔ وہ مسلمانوں کی سنت کو پا لیتا ہے۔ اس روایت کی متابعت عبیدہ نے شعبی اور ابراہیم کے واسطے سے کی، اور اس کی متابعت وکیع نے کی۔ ان سے حریث نے اور ان سے شعبی نے (بیان کیا) اور عاصم اور داؤد نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا کہ "میرے پاس ایک دودھ پیتی پٹھیا ہے" اور زبید اور فراس نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا کہ "میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے"، اور ابوالاحوص نے بیان کیا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی کہ "ایک سال سے کم کی پٹھیا" اور ابن العون نے بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی دودھ پیتی پٹھیا"

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا۔ قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

۵۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے ان سے ابوجحیفہ نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کے بدلے میں دوسری قربانی کر لو۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کے بچے کے سوا اور کوئی جانور نہیں۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک سال کی بکری سے بھی عمدہ ہے، آنحضور نے فرمایا، پھر اسی کی اس کے بدلے میں (جو نماز سے پہلے کر دی تھی) قربانی کر دو لیکن تمھارے

محمد عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال عناق جذعۃ ـ

بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور (اس روایت میں) بیان کیا کہ "ایک سال سے کم عمر کی پٹھیا"۔

باب ۳۳۵ من ذبح الاضاحی بیدہ

۳۳۵۔ جس نے قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کیے۔

۵۲۱ ـ حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبۃ حدثنا قتادۃ عن انس قال ضحی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین فرأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحہما یسمی ویکبر فذبحہما بیدہ ـ

۵۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

باب ۳۳۶ من ذبح ضحیۃ غیرہ واعان رجل ابن عمر فی بدنتہ وامر ابو موسی بناتہ ان یضحین بایدیہن

۳۳۶۔ جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی میں مدد کی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں سے فرمایا کہ اپنی قربانی وہ اپنے ہاتھ ہی سے ذبح کریں۔

۵۲۲ ـ حدثنا قتیبۃ حدثنا سفیان عن عبد الرحمن (عن ابیہ) ابن القاسم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسرف وانا ابکی فقال ما لک انفست قلت نعم قال ہذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم اقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت وضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بالبقر ـ

۵۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مقام سرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا، کیا بات ہے؟ کیا تمہیں حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے، اس لیے حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ اور آنحضورؐ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

باب ۳۳۷ الذبح بعد الصلاۃ

۳۳۷۔ نماز کے بعد ذبح

۵۲۳ ـ حدثنا حجاج بن المنہال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی زبید قال سمعت الشعبی عن البراء رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال ان اول ما نبدأ من یومنا ہذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ہذا فقد اصاب سنتنا ومن نحر فانما ہو لحم یقدمہ لاہلہ لیس من النسک فی شیء فقال ابو بردۃ

۵۲۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے زبید نے خبر دی، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ خطبہ دے رہے تھے، خطبہ میں آپؐ نے فرمایا، آج کے دن کی ابتدا ہم نماز عید سے کریں گے، پھر واپس آکر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پائے گا لیکن جس نے (عید کی نماز سے پہلے) جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجہ میں بھی نہیں۔ ابو بردہ رضی اللہ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، فَقَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ؎

عنہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ البتہ میرے پاس ابھی ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے اور سال بھر کی بکری سے بہتر ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی اس کے بدلہ میں کر دو۔ لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے جائز نہ ہوگا۔

باب ۳۳۸ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ ؎

۳۳۸۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اور پھر اسے لوٹایا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا ؎

۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، اور ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اس پر ایک صحابی اٹھے اور عرض کی اس دن گوشت کی لوگوں کو خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا جیسے آنحضورؐ نے ان کا عذر قبول کر لیا ہو۔ (انھوں نے یہ بھی کہا کہ) میرے پاس ایک سال کا ایک بچہ ہے اور دو بکریوں سے بھی اچھا ہے، چنانچہ آنحضورؐ نے انھیں اس کی قربانی کی اجازت دے دی، لیکن مجھے اس کا علم نہیں، کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی تھی یا نہیں۔ پھر آنحضورؐ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے، آپ کی مراد یہ تھی کہ انھیں آنحضورؐ نے ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں ذبح کیا۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ ؎

۵۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، ان سے جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قربانی کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ اس کی جگہ دوبارہ کرے اور جس نے قربانی ابھی نہ کی ہو وہ کر دے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَلْتُ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ۔ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ أَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ لَا

۵۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی اور فرمایا جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہو اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بناتا ہو وہ نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ کرے۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میں نے تو قربانی کر لی ہے! آنحضورؐ نے فرمایا، پھر وہ ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے قبل از وقت ہی کر لیا ہے۔ انھوں نے عرض کی میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بچہ ہے اور دو سالہ کی بکریوں سے عمدہ ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر لوں؟ آنحضورؐ

تَجْزِيْ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ: قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْهِ ۞

باب ۳۳۹ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ

۵۲۷ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ ۞

باب ۳۴۰ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

۵۲۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ۞

باب ۳۴۱ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ۞

۵۲۹ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوْصِيْ أَنْ تُقَلَّدَ بُدْنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ: قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيْقَهَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ ۞

باب ۳۴۲ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا ۞

۵۳۰ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

نے فرمایا کہ کر لو لیکن تمھارے بعد یہ کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

۳۳۹ ۔ ذبح کئے جانے والے جانور پر پاؤں رکھنا ۔

۵۲۷ ۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے، اور آنحضور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

۳۴۰ ۔ ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا ۔

۵۲۸ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

۳۴۱ ۔ اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کے ذریعہ سے ذبح کرنے کے لیے بھیجے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی ۔

۵۲۹ ۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں شعبی نے انھیں مسروق نے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ام المومنین! اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعہ بھیجے اسے اس کی وصیت کر دے کہ اس جانور کے گلے میں (نشانی کے طور پر) قلادہ پہنا دیا جائے۔ تو کیا اس دن سے وہ اس وقت تک کے لیے محرم ہو جائے گا جب تک حاجی اپنا احرام نہ کھول لیں؟ بیان کیا کہ اس پر میں نے پردے کے پیچھے ام المومنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مارنے کی آواز سنی، اور آپ نے فرمایا میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلادے باندھتی تھی، آنحضور اسے کعبہ بھیجتے تھے، لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک آنحضور پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد کے لیے حرام ہو (یعنی آپ اس کی وجہ سے محرم نہیں ہو جاتے تھے)۔

۳۴۲ ۔ قربانی کا کتنا گوشت کھایا جائے اور کتنا جمع کیا جائے ۔

۵۳۰ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ:

کی کہ عمرو نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچنے تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے۔ اور کئی مرتبہ (بجائے لحوم الاضاحی کے) لحوم الھدی "کیا۔

۵۳۱ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ. قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ:

۵۳۱ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے انھیں ابن خباب نے خبر دی انھوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے حدیث بیان کی کہ آپ سفر میں تھے جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے ہٹاؤ، میں اسے نہیں چکھوں گا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ ماں کی طرف سے آپ کے بھائی تھے اور بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں تھے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ تمھارے بعد حکم بدل گیا ہے (اور اب تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت محفوظ رکھا جا سکتا ہے)۔

۵۳۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا:

۵۳۲ ۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہیئے۔ دوسرے سال صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا (کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں)۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو، پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور معاشی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو)۔

۵۳۳ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنُقَدِّمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ، وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ وَاللهُ أَعْلَمُ:

۵۳۳ ۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ یہ حکم قطعی نہیں تھا۔ بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

٥٣٤ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

٥٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِيِّ ثَلَاثًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

بَابُ ٣٤٣ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

۵۳۴ - ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابن ازہر کے مولا ابو عبید نے حدیث بیان کی کہ وہ بقرعید کے دن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں موجود تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کرکے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا تمھاری قربانی کا دن ہے، ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کی خلافت کے زمانہ میں عیدگاہ میں) حاضر تھا۔ اس دن جمعہ بھی تھا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز عید ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو، آج کے دن تمھارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں (عید اور جمعہ) پس اہل عوالی میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے (اور جمعہ کی نماز کے بعد اپنے گھر جائے) اور اگر کوئی واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد) تو وہ واپس جا سکتا ہے، میں نے اسے اجازت دی۔ ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا، انھوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور معمر نے زہری کے واسطہ سے اور ان سے ابو عبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۵۳۵ - ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ان کے بھتیجے ابن شہاب نے انھیں ان کے چچا ابن شہاب (محمد بن مسلم) نے انھیں سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ، عبداللہ رضی اللہ عنہ منیٰ سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے روغن سے کھاتے تھے، کیونکہ آپ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشروبات

۳۴۳ - اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ شراب، جوا، بت اور

وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ	پانسے گندگی ہیں، شیطان کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔
۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ ؕ	۵۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔
۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؕ	۵۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ کو بیت المقدس کے شہر (ایلیا) میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کئے گئے۔ آنحضور نے انھیں دیکھا۔ پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا، اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا، اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے آپ کو فطرت کی طرف ہدایت کی۔ اگر آپ نے شراب کا پیالہ لے لیا ہوتا تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ اس کی روایت معمر، ابن الہاد، عثمان بن عمر اور زبیدی نے زہری کے واسطہ سے کی۔
۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِيْ قَالَ، مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَّاحِدٌ ؕ	۵۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے میرے سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا، آنحضور نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت بڑھ جائے گی، اور علم کم ہو جائے گا، زنا بڑھ جائے گا، شراب پی جانے لگے گی۔ (بکثرت) عورتیں بہت ہو جائیں گی۔ نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ پچاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہو گا۔
۵۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلَانِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ؛	۵۳۹۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ابن مسیب سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مومن باقی رہتے ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مومن باقی رہتے ہوئے چوری نہیں کرتا اور ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، ان سے ابوبکر حدیث بیان کرتے

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

باب ۳۴۴ اَلْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ؛

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ مِنْهَا شَيْءٌ؛

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِيْنَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ؛

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: اَلْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ؛

باب ۳۴۵ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ؛

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيْخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا؛

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ

تھے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، پھر انھوں نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکورامور کے ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھاڑے) اگر کسی بڑی پونجی کی اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھنے کے دیکھتے رہ جائیں۔ تو وہ مؤمن رہتے ہوئے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

۳۴۴ - انگور کی شراب

۵۴۰ - ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔ (یعنی بہت کم ملتی تھی)

۵۴۱ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب عبد ربہ بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی۔ عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجور سے بنتی تھی۔

۵۴۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحیان نے، ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، اما بعد! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو اور شراب (خمر) وہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔

۳۴۵ - شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی!

۵۴۳ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابوعبیدہ، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شراب کی حرمت سے پہلے (کچی اور پکی کھجور سے تیار شدہ شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے، اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو۔ چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

۵۴۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے

سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيْهِمُ الْخَمْرَ عَنْهُمْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ - الْفَضِيْخَ فَقِيْلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا، قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ رُطَبٌ وَّبُسْرٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ- وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِيْ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ؛

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ اَبُوْمَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ؛

بَابُ ۳۴۶ اَلْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ ابْنَ اَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ اِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوْا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهِ؛

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ؛

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ، سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ. وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيْرَ؛

ان کے والد نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک قبیلہ میں کھڑا میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ان حضرات نے فرمایا کہ اب پھینک دو، چنانچہ ہم نے شراب پھینک دی۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز کی شراب استعمال کرتے تھے؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی۔ ابوبکر بن انس نے کہا کہ ان کی شراب (کھجور کی) ہوتی تھی، تو انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا۔ اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب "

۵۴۵ ۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف ابومعشر البراء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن عبداللہ سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے بکر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور پختہ کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

۳۴۶ ۔ شہد کی شراب، اسے " بتع " کہتے تھے۔ اور معن نے بیان کیا کہ میں نے امام مالک بن انس سے " فقاع " (جو کشمش سے تیار کی جاتی تھی) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نشہ آور نہ ہوئی تو کوئی حرج نہیں، اور ابن الدراوردی نے بیان کیا کہ ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر نشہ نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۴۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے " بتع " کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو مشروب نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

۵۴۷ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے " بتع " کے متعلق سوال کیا گیا، یہ مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور یمن میں اس کا عام رواج تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ اور زہری سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " دباء " اور " مزفت " میں نبیذ (میٹھا مشروب) نہ بنایا کرو۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ " حنتم " اور " نقیر " کا بھی اضافہ کرتے تھے۔

باب ۳۴۷ ما جاء في أن الخمر ما خامر العقل من الشراب:

۵۴۸ - حدثنا أحمد بن أبي رجاء حدثنا يحيى عن أبي حيان التيمي عن الشعبي عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: خطب عمر على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إنه قد نزل تحريم الخمر وهي من خمسة أشياء: العنب والتمر والحنطة والشعير والعسل، والخمر ما خامر العقل. وثلاث وددت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يفارقنا حتى يعهد إلينا عهدا: الجد والكلالة وأبواب من أبواب الربا. قال قلت: يا أبا عمرو فشيء يصنع بالسند من الرز. قال: ذاك لم يكن على عهد النبي صلى الله عليه وسلم، أو قال على عهد عمر. وقال حجاج عن حماد عن أبي حيان مكان العنب الزبيب.

۵۴۹ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عبد الله بن أبي السفر عن الشعبي عن ابن عمر عن عمر قال: الخمر يصنع من خمسة: من الزبيب والتمر والحنطة والشعير والعسل.

باب ۳۴۸ ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه: وقال هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر حدثنا عطية بن قيس الكلابي حدثنا عبد الرحمن بن غنم الأشعري قال حدثني أبو عامر أو أبو مالك الأشعري والله ما كذبني سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف، ولينزلن أقوام إلى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم يعني

۳۴۷ - اس باب کی احادیث کہ جو مشروب بھی عقل کو مخمور کر دے وہ "خمر" (شراب) ہے۔

۵۴۸ - ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحیان تیمی نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی، انگور سے، کھجور سے، گیہوں، جو اور شہد سے اور "خمر" (شراب) وہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔ اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، دادا کا ترکہ، کلالہ اور سود کے چند مسائل۔ ابوحیان نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، ابوعمر، ایک مشروب سندھ میں چاول سے بنایا جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پائی جاتی تھی، یا کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، اور حجاج نے حماد کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوحیان نے "انگور" کے بجائے "کشمش" بیان کیا۔

۵۴۹ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی کشمش، کھجور، گیہوں، جو اور شہد۔

۳۴۸ - اس شخص کے بارے میں احادیث جو شراب کا نام بدل کر اسے حلال کرے۔ اور ہشام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن غنم اشعری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوعامر یا ابومالک اشعری (رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی، خدا گواہ ہے، انھوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنا لیں گے اور کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے چرواہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں، لے جائیں گے، ان کے پاس ایک محتاج اپنی ضرورت

انفقير لحاجة فيقولوا ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير الى يوم القيامة.

باب ۳۴۹ الانتباذ في الاوعية والتور.

۵۵۰ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن ابي حازم قال سمعت سهلا يقول اتى ابو اسيد الساعدي فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم في عرسه فكانت امراته خادمهم وهي العروس قالت اتدرون ما سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم انقعت له تمرات من الليل في تور.

باب ۳۵۰ ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الاوعية والظروف بعد النهي.

۵۵۱ - حدثنا يوسف بن موسى حدثنا محمد بن عبد الله ابو احمد الزبيري حدثنا سفيان عن منصور عن سالم عن جابر رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الظروف فقالت الانصار انه لابد لنا منها قال فلا اذا. وقال خليفة حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا سفيان عن منصور عن سالم بن ابي الجعد بهذا.

۵۵۲ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان بهذا وقال فيه لما نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الاوعية.

۵۵۳ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن سليمان بن ابي مسلم الاحول عن مجاهد عن ابي عياض عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال لما نهى النبي صلى الله عليه وسلم ليس كل

سے کر جائے گا تو وہ اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ہلاک کر دے گا، پہاڑ کو گرا دے گا۔ اور بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سوئر کی صورت میں مسخ کر دے گا۔

۳۴۹ - برتنوں اور پتھر کے پیالوں میں نبیذ بنانا۔

۵۵۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بیوی ہی کام کر رہی تھیں، حالانکہ وہ نئی دلہن تھیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، تمھیں معلوم ہے، انھوں نے آنحضور کو کیا پلایا تھا؟ آنحضور کے لیے انھوں نے پتھر کے پیالے میں رات کے وقت کھجور بھگو دی تھی (اور صبح کو اس کا میٹھا مشروب آپ کو پینے کے لیے پیش کیا)

۳۵۰ - ممانعت کے چند مخصوص برتنوں کے استعمال کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت۔

۵۵۱ - ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کے استعمال کی بھی (جن میں شراب بنتی تھی) ممانعت کر دی تھی۔ پھر انصار نے عرض کی کہ ان کے بغیر تو ہمارے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر ممانعت نہیں ہے۔ اور خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے اور ان سے سالم بن ابی الجعد نے، یہی حدیث،

۵۵۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے یہی حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث میں انھوں نے بیان کیا کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کی ممانعت کر دی تھی۔"

۵۵۳ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن ابی مسلم احول نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عیاض نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے استعمال کی ممانعت[1] کی تو آنحضور سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک

---

[1] اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر شاگردوں نے "سقیاۃ" (مشک) کے بجائے "اوعیۃ" (برتن) کے لفظ کی روایت کی ہے (الفقیہ بر مصنف)۔

النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

میسر نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ نے گھڑے کی اجازت دے دی تھی بشرطیکہ اس میں زفت (تارکول جیسی ایک چیز) لگا ہوا نہ ہو۔

۵۵۴۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

۵۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی) کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی تھی۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا

ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے یہی حدیث۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ، قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ؟ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟

۵۵۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے کہ میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ (کھجور کا میٹھا شربت) بنانا مکروہ ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں میں نے عرض کی، ام المومنین کس برتن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ہم اہل خانہ کو دباء اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا (ابراہیم نخعی نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے گھڑے اور حنتم کے متعلق نہیں پوچھا؟ اسود نے فرمایا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا وہ بھی بیان کر دوں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ، قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ؟ قَالَ لَا

۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے سے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا، کیا ہم سفید گھڑوں میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

باب ۳۵۱ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

۳۵۱۔ کھجور کا شربت جب تک نشہ آور نہ ہو۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

۵۵۷۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا، انھوں نے سہل بن

(بقیہ صفحہ ۲۵۴) اور یہی روایت صحیح ہے کیونکہ حضور اکرمؐ نے مشک کے استعمال کی کبھی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں عرب شراب بناتے تھے۔ یہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب جلدی تیار ہو جاتی تھی جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی گئی لیکن بعد میں اجازت دے دی گئی۔ شراب عربوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اس عادت کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لیے ابتداء میں زیادہ سختی کی گئی اور وہ برتن بھی ہٹا دیئے گئے جن سے اس کی یاد تازہ ہوتی۔

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ: مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے ولیمہ کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ اس دن ان کی دلہن ہی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھیں۔ ام اسید نے کہا، تمھیں معلوم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا۔ میں نے آپ کے لیے رات میں کھجور تھجر کے ایک پیالہ میں بھگونے کے لیے رکھ دی تھی۔

بَابُ ۳۵۲ الْبَاذَقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الأَشْرِبَةِ

وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلاَءِ عَلَى الثُّلُثِ، وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا. وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ.

۳۵۲۔ باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ دی ہوئی شراب)

اور جس نے ہر نشہ آور مشروب کی مخالفت کی۔ حضرت عمر، ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ جب کوئی مشروب پک کر ایک تہائی باقی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے[1] اور براء اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے ایک کر آدھا رہ جانے پر بھی پیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیرہ جب تک تازہ ہے اسے پی سکتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عبید اللہ (آپ کے صاحبزادے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے متعلق سنا ہے میں اس سے پوچھوں گا، اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اس پر حد جاری کروں گا۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ، فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. قَالَ: الشَّرَابُ الْحَلاَلُ الطَّيِّبُ. قَالَ: لَيْسَ بَعْدَ الْحَلاَلِ الطَّيِّبِ إِلاَّ الْحَرَامُ الْخَبِيثُ.

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ابوالجویریہ نے، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ دی ہوئی شراب) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذق کے وجود سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابوالجویریہ نے کہا کہ باذق تو حلال وطیب مشروب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی آتا ہے۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

۵۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند فرماتے تھے۔

بَابُ ۳۵۳ مَنْ رَأَى أَنْ لاَ يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا، وَأَنْ لاَ يَجْعَلَ

۳۵۳۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو پکی کھجور کے شیرہ میں نہ ملایا جائے اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو، اور یہ کہ

[1] جب کسی پھل وغیرہ کا شیرہ اتنا پکا لیا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف باقی رہ جائے تو وہ بگڑتا بھی نہیں اور نہ اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی یہی مراد ہے۔

وَاِدَامَيْنِ فِيْ اِدَامٍ

۵۶۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا.

۵۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ.

۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

بَابٌ ۳۵۴ شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ.

۵۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ.

۵۶۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

دو سالنوں کا ایک سالن نہ کیا جائے ۱؎

۵۶۰ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابوطلحہ، ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم کو کچی اور پکی کھجور کی ملی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ شراب حرام کر دی گئی اور میں نے (موجود) شراب پھینک دی، میں ہی انھیں پلا رہا تھا، میں سب سے کم عمر تھا۔ ہم اسے اس وقت شراب ہی سمجھتے ہیں اور عمرو بن حارث نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

۵۶۱ - ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، انھیں عطاء نے خبر دی۔ انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش اور کھجور (کے شیرہ) کو اور کچی اور پکی کھجور کے شیرہ کو ملانے سے منع کیا تھا (کیونکہ اس میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے۔)

۵۶۲ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت کی تھی کہ پختہ اور ہوئی کھجور، پختہ کھجور اور کشمش (کے نبیذ کو ملایا جائے) بلکہ ان میں سے ہر ایک کا نبیذ الگ الگ بنانا چاہیے۔

۳۵۴ - دودھ پینا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لید اور خون کے درمیان سے خالص دودھ پینے والوں کے لیے خوشگوار۔"

۵۶۳ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ اور شراب کے پیالے پیش کیے گئے۔

۵۶۴ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، انھوں نے سفیان سے سنا، انھیں سالم ابوالنضر نے خبر دی۔ انھوں نے ام الفضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمیر سے سنا۔ وہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں صحابہ کو شبہ تھا۔ اس لیے میں نے آنحضور کے لیے ایک برتن میں دودھ بھیجا اور آنحضور نے اسے پی لیا۔ بعض اوقات سفیان اس طرح حدیث بیان کرتے تھے کہ عرفہ کے

۱؎ اس کی ممانعت محض سدباب کے ذریعہ کے طور پر ہے، دو سالن اگر ایک میں ملا کر رکھ دیئے جائیں تو جلدی خراب ہو جاتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ فَإِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ؛

٥٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا ؛

٥٦٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ أُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا. وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا ؛

٥٦٧ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

٥٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں لوگوں کو شبہ تھا ۔ اس لیے ام فضل رضی اللہ عنہا نے آنحضور کے لیے (دودھ) بھیجا، اس پر جب آپ سے پوچھا جاتا کہ حدیث موصول ہے یا مرسل، تو آپ بیان کرتے کہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطہ (موصول ہے)

۵۶۵ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابوسفیان نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا۔ ایک لکڑی اس پر رکھ لیتے۔

۵۶۶ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا جیسا کہ مجھے یاد ہے، وہ جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابوحمید رضی اللہ عنہ مقام نقیع سے ایک برتن میں دودھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لائے، آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا، اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے اور مجھ سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی ان سے جابر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث۔

۵۶۷ - مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ راستے میں ہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے، حضور اکرم پیاسے تھے پھر میں نے ایک پیالے میں (چرواہے سے پوچھ کر) کچھ دودھ دوہا۔ آنحضور نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ اور سراقہ بن جعشم گھوڑے پر سوار ہمارے پاس (تعاقب کرتے ہوئے) پہنچ گیا۔ آنحضور نے اس کے لیے بددعا کی۔ آخر اس نے کہا کہ آنحضور اس کے حق میں بددعا نہ کریں اور وہ واپس ہو جائے گا۔ آنحضور نے ایسا ہی کیا۔

۵۶۸ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: نعم الصدقة اللقحة منحة والشاة الصفي منحة تغدو بإناء وتروح بآخر.

۵۶۹ - حدثنا أبو عاصم عن الأوزاعي عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فمضمض وقال: إن له دسما. وقال إبراهيم بن طهمان عن شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفعت إلى السدرة فإذا أربعة أنهار: نهران ظاهران ونهران باطنان، فأما الظاهران النيل والفرات، وأما الباطنان فنهران في الجنة، فأتيت بثلاثة أقداح: قدح فيه لبن وقدح فيه عسل وقدح فيه خمر، فأخذت الذي فيه اللبن فشربت فقيل لي أصبت الفطرة أنت وأمتك. قال هشام وسعيد وهمام عن قتادة عن أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة عن النبي صلى الله عليه وسلم في الأنهار نحوه ولم يذكروا ثلاثة أقداح.

باب ۳۵۵ استعذاب الماء.

۵۷۰ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن إسحاق بن عبد الله أنه سمع أنس بن مالك يقول: كان أبو طلحة أكثر أنصاري بالمدينة مالا من نخل، وكان أحب ماله إليه بيرحاء، وكانت مستقبل المسجد. وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب. قال أنس: فلما نزلت: لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون، قام أبو طلحة فقال: يا رسول الله إن الله يقول: لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دنوں کے لیے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو، اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دنوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو تاکہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جا سکے جس سے صبح وشام دودھ نکالا جاتے۔

۵۶۹ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہے۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں، دو ظاہری نہریں اور دو باطنی، ظاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں، اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں، پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے، ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد تھا، اور تیسرے میں شراب تھا۔ میں نے وہ پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اور تمہاری امت نے فطرت کو پالیا۔ ہشام، سعید اور ہمام نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہروں کے بارے میں اسی حدیث کی طرح (فرمایا) لیکن ان حضرات کی روایت میں تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۵ - میٹھے پانی کی طلب

۵۷۰ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب آیت "تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ کرو جو تمہیں عزیز ہو" نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ہرگز نیکی کو نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہیں عزیز ہو۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ

تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَايِحٌ

باب ۳۵۶ شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

۵۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ

۵۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

عزیز بیرحاء کا باغ ہے اور وہ اللہ کے راستہ میں صدقہ ہے، اس کا ثواب و اجر میں اللہ کے یہاں پانے کی امید رکھتا ہوں، اس لیے یا رسول اللہ! آپ جہاں اسے مناسب خیال فرمائیں خرچ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا (اس کے بجائے آپ نے) "رایح" (یا کے ساتھ فرمایا) راوی حدیث عبداللہ کو اس میں شک تھا، آنحضورؐ نے ان سے مزید فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ایسا ہی کروں گا یا رسول اللہ! چنانچہ آپ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور اسماعیل اور یحیٰی بن یحیٰی نے "رایح" کہا۔

۳۵۶ - دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش

۵۷۱ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا، اور آنحضورؐ آپ کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ) میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر آنحضورؐ کو پیش کیا آنحضورؐ نے پیالہ لے کر پیا، آپ کے بائیں طرف ایک اعرابی تھے اور داہنی طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے باقی دودھ اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ صدر دائیں طرف سے چلنا چاہیئے

۵۷۲ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضورؐ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (ابوبکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تمہارے یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکیزہ میں رکھا ہوا ہو (تو ہمیں پلاؤ) ورنہ ہم منہ لگا کے پانی پی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحب (جن کے یہاں آنحضور تشریف لے گئے تھے) اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ بیان کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے، آپ چھپر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ لے کر گئے۔ پھر انھوں نے ایک پیالہ میں پانی لیا۔ اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے اسے پیا۔ اس کے بعد آپ کے رفیق نے پیا۔

باب ۳۵۷ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِاَنَّهُ رِجْسٌ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي السَّكَرِ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

۳۵۷۔ کسی میٹھی چیز کا شربت اور شہد کا شربت۔ اور زہری نے بیان فرمایا کہ کسی سخت مجبوری اور ضرورت کے وقت بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نجاست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشہ آور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ.

۵۷۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند کرتے تھے۔

باب ۳۵۸ الشُّرْبِ قَائِمًا

۳۵۸۔ کھڑے ہو کر پینا

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ اَتٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ: اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ اَحَدُهُمْ اَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ فَعَلْتُ.

۵۷۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن میسرہ نے، ان سے نزال نے بیان کیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کرتے دیکھا (کھڑے ہو کر پانی پیتے)

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِيْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِيْ رَحَبَةِ الْكُوْفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَاْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ.

۵۷۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے نزال بن سبرہ سے سنا، وہ علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے۔ اس عرصہ میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ آپ کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا (وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ.

۵۷۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عاصم احول نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

باب ۳۵۹ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

۵۷۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ

۳۵۹ - جس نے اونٹ پر بیٹھ کر پیا۔

۵۷۷ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی۔ انھیں ابن عباس کے مولا عمیر نے اور انھیں ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ میدان عرفہ میں ٹھہرنے کے دن کی شام کا وقت تھا اور آں حضور (اپنی سواری پر) سوار تھے، آنحضور نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا، مالک نے ابوالنضر کے واسطہ سے "اپنے اونٹ پر" کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

باب ۳۶۰ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

۵۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: الْأَيْمَنَ الْأَيْمَنَ

۳۶۰ - پینے میں داہنی طرف سے دور چلنا چاہیے

۵۷۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، آنحضور کے داہنی طرف ایک اعرابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضور نے پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دور دائیں طرف سے چلنا چاہیے۔

باب ۳۶۱ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ

۵۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

۳۶۱ - کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی کو دینے کے لیے پلانے والا اپنی داہنی طرف بیٹھے ہوئے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۷۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم بن دینار نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا، آنحضور نے اس میں سے پیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف شیوخ تھے۔ آنحضور نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان (شیوخ) کو (پہلے) دے دوں؟ لڑکے نے کہا، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے حصہ کے معاملہ میں کسی پر ایثار نہیں کر سکتا۔ بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

باب ۳۶۲ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

۵۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

۳۶۲ - حوض سے منہ لگا کر پانی پینا

۵۸۰ - ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابہ کے یہاں تشریف لے

عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهٗ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَهِیَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَّهُوَ یُحَوِّلُ فِیْ حَائِطٍ لَّهٗ یَعْنِی الْمَآءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَآءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا، وَالرَّجُلُ یُحَوِّلُ الْمَآءَ فِیْ حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِیْ مَآءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ اِلَی الْعَرِیْشِ فَسَكَبَ فِیْ قَدَحٍ مَآءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَیْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَّهٗ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِیْ جَآءَ مَعَهٗ

بَابٌ ۳۶۳ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ ؛

۵۸۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَی الْحَیِّ اَسْقِیْهِمْ عُمُوْمَتِیْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ الْفَضِیْخَ فَقِیْلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا، قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ ؟ قَالَ رُطَبٌ وَّبُسْرٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ وَّكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ یُنْكِرْ اَنَسٌ وَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا یَقُوْلُ : كَانَتْ خَمْرَهُمْ یَوْمَئِذٍ ؛

بَابٌ ۳۶۴ تَغْطِیَةِ الْاِنَآءِ ؛

۵۸۲ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْیَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْهُمْ فَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ

گئے۔ آنحضورؐ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق بھی تھے۔ آنحضورؐ اور آپ کے رفیق نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں، یہ بڑی گرمی کا وقت ہے : وہ اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ اگر تمھارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلادو) ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے۔ وہ صاحب اس وقت بھی باغ میں پانی دے رہے تھے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ چھپر پر گئے اور ایک پیالے میں پانی لیا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں نکالا، حضور اکرمؐ نے اسے پیا۔ پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضورؐ کے رفیق نے پیا۔

۳۶۳ ۔ بچوں کا بڑوں کی خدمت کرنا

۵۸۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ شراب پھینک دو، چنانچہ ہم نے پھینک دی۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس وقت لوگ کس چیز کی شراب (عموماً) پیتے تھے ؟ فرمایا کہ پکی اور کچی کھجور کی، ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان کی ان دنوں یہی شراب تھی۔

۳۶۴ ۔ برتن ڈھکنا

۵۸۲ ۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی جب ابتدا ہو یا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو (اور دن ڈوب جائے) تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلنے دو)، کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کی کچھ ساعتیں گزر جائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ اور دروازے بند کر لو اور اس وقت اللہ کا نام لو،

اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واذکروا اسم اللہ واوکئوا قربکم واذکروا اسم اللہ وخمروا آنیتکم واذکروا اسم اللہ ولو ان تعرضوا علیہا شیئا واطفئوا مصابیحکم

٨٥٣۔ حدثنا موسی ابن اسمٰعیل حدثنا ھمام عن عطاء عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اطفئوا المصابیح اذا رقدتم وغلقوا الابواب واوکئوا الاسقیۃ وخمروا الطعام والشراب واحسبہ قال ولو بعود تعرضہ علیہ۔

باب ۳۶۵ اختناث الاسقیۃ۔

۵۸۴۔ حدثنا آدم حدثنا ابن ابی ذئب عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ یعنی ان تکسر افواھھا فیشرب منھا۔

۵۸۵۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یونس عن الزھری قال حدثنی عبید اللہ بن عبد اللہ انہ سمع ابا سعید الخدری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن اختناث الاسقیۃ۔ قال عبد اللہ قال معمر او غیرہ ھو الشرب من افواھھا۔

باب ۳۶۶ الشرب من فم السقاء۔

۵۸۶۔ حدثنا علی ابن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا ایوب قال لنا عکرمۃ الا اخبرکم باشیاء قصار حدثنا بھا ابو ھریرۃ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فم القربۃ او السقاء وان یمنع جارہ ان یغرز خشبۃ فی دارہ۔

۵۸۷۔ حدثنا مسدد حدثنا اسمٰعیل اخبرنا ایوب عن عکرمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرب من فی السقاء۔

کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چوڑائی میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (سونے سے پہلے) بجھا دو۔

٨٥٣۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کر دو۔ مشکوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو میرا خیال ہے کہ کہا، خواہ لکڑی ہی کے ذریعہ سے ڈھک سکو جو اس کی چوڑائی میں رکھ دی جائے۔

۳۶۵۔ مشک میں منہ لگا کر پینا

۵۸۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں میں اختناث سے منع فرمایا یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں (منہ لگا کر) پینے سے۔

۵۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں "اختناث" سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ معمر نے بیان کیا یا ان کے غیر نے کہ "اختناث" منہ لگا کر پینے کو کہتے ہیں۔

۳۶۶۔ مشک کے منہ سے پانی پینا

۵۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عکرمہ نے فرمایا تمھیں میں چند چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتا دوں جنھیں ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔ اور (اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ) کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے روکے۔

۵۸۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی انھیں ایوب نے خبر دی انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔

۵۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

۵۸۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع کیا تھا۔

باب ۳۶۷ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۳۶۷ - برتن میں سانس لینا

۵۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

۵۸۹ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو (پینے کے) برتن میں (پانی پیتے ہوئے) سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور اگر چھونا ہو تو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

باب ۳۶۸ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

۳۶۸ - دو تین سانس میں پینا

۵۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا۔

ہم سے ابوعاصم اور ابونعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عزرہ بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبداللہ نے خبر دی بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ دو یا تین سانس میں پانی پیتے تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

باب ۳۶۹ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

۳۶۹ - سونے کے برتن میں پینا

۵۹۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۹۱ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے آپ کو چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا۔ آپ نے برتن کو اس پر پھینک مارا۔ پھر فرمایا میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاندی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پیا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم، دیباج اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لیے (کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور تمہیں آخرت میں ملیں گی۔

باب ۳۷۰ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

۳۷۰ - چاندی کے برتن

۵۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

۵۹۲ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ۔ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

بیان کیا کہ یہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے پھر آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آنحضور نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیا کرو۔ اور نہ ریشم و دیبا پہنا کرو۔ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لیے دنیا میں ہیں، اور تمہارے لیے آخرت میں!!

۵۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے زید بن عبد اللہ بن عمر نے، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضور نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

۵۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں کی ممانعت فرمائی تھی۔ آنحضور نے ہمیں بیماری کی عیادت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب (یرحمک اللہ سے) دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا رواج دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضور نے ہمیں سونے کی انگوٹھیوں، چاندی میں پینے یا فرمایا چاندی کے برتن میں پینے، میثرز (زین یا کجاوہ کے اوپر ریشم کا گدا) کے استعمال اور قسی (اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے) کے استعمال سے اور ریشم، دیبا اور استبرق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

باب ۳۷۱ الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ

۳۷۱۔ پیالوں میں پینا

۵۹۵۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهٗ۔

۵۹۵۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سالم ابی نضر نے ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمیر نے اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق شبہ کیا تو آنحضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا اور آنحضور نے اسے نوش فرمایا۔

باب ۳۷۲ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهٖ۔ وَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَا أَسْقِيْكَ فِيْ قَدَحٍ

۳۷۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں میں تمہیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

شُرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ:

۵۹۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي، فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ لَا، قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ. فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ. قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ:

۵۹۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ، قَالَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ:

بَابُ ۳۷۳ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ:

۵۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

وسلم نے پیا تھا۔

۵۹۶ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا۔ پھر آپ نے ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا (نکاح کے بعد انہیں لانے کے لیے) اور وہ آئیں اور بنی ساعدہ کے قلعہ میں اتریں اور آنحضور بھی تشریف لائے اور ان کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے آنحضور نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ تم مجھ سے پناہ مانگتی ہو! لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا انھیں معلوم بھی ہے یہ کون تھے۔ ان عورت نے جواب دیا کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تم سے نکاح کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں! (کہ آنحضور کو ناراض کر کے واپس کر دیا) اسی دن حضور اکرم تشریف لائے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے۔ پھر فرمایا، سہل! پانی پلاؤ۔ میں نے ان کے لیے یہ پیالہ نکالا اور انہیں اس میں پانی پلایا سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لیے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا، بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہ پیالہ مانگ لیا تھا اور آپ نے انھیں ہبہ کر دیا تھا۔

۵۹۷ - ہم سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابو عوانہ نے خبر دی، ان سے عاصم احول نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا ہے۔ وہ پھٹ گیا تھا۔ تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا۔ عاصم نے بیان کیا کہ وہ عمدہ چوڑا پیالہ ہے۔ چکدار لکڑی کا بنا ہوا۔ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس پیالہ سے حضور اکرم کو بارہا پلایا ہے۔ بیان کیا کہ ابن سیرین نے فرمایا کہ اس پیالہ میں لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقہ جڑوا دیں، لیکن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہ کرو۔ چنانچہ انھوں نے یہ ارادہ بدل دیا۔

۳۷۳ - متبرک مشروب اور مبارک پانی

۵۹۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان

الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفٌ وَأَرْبَعُمِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمَرْضَى

بَابُ ۳۷۴ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ

۵۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا

۶۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

کی، ان سے اعمش نے بیان کیا۔ ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے سوا ہمارے پاس اور کوئی پانی نہیں تھا۔ اسے ایک برتن میں رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آنحضور نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔ پھر فرمایا، آؤ وضو کر لو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضور کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کیا اور پیا بھی، میں نے اس کی پروا کیے بغیر کہ پیٹ میں کتنا پانی جا رہا ہے۔ خوب پانی پیا، کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ برکت ہے۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرو نے جابر رضی اللہ عنہ سے کی اور حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پندرہ سو صحابہ کی اس وقت تعداد تھی۔ اس کی متابعت سعید بن مسیب نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیماروں اور طب کا بیان

۳۷۴

مریض کے کفارہ سے متعلق احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! "جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا"

۵۹۹ - ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ ایک کانٹا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چبھ جائے۔ (تو وہ کفارہ گناہ بن جاتا ہے۔)

۶۰۰ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری اور

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

٦٠١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔ وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٠٢۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ۔

٦٠٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔

بَابُ ۳۰۴ شِدَّةِ الْمَرَضِ

٦٠٤۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سعد نے ان سے عبداللہ بن کعب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال پودے کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے۔ اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک مرتبہ میں اکھڑ ہی جاتی ہے اور زکریا نے بیان کیا کہ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کعب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۰۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے بنی عامر بن لوی کے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال پودے کی پہلی ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے اسے جھکا دیتی ہے پھر وہ سیدھا ہو کر آزمائش میں کامیاب ہوتا ہے اور بدکار کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

۶۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار ابوالحباب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰۴۔ مرض کی شدت

۶۰۴۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

وَحَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا وَقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قُلْتُ اِنَّ ذَاكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى اِلَّا حَاتَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

بابٌ ۳۷۶ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ: اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ، قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

بابٌ ۳۷۷ وُجُوْبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

بیان کی، ان سے اعمش نے، اور مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہؒ نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابو وائل نے انھیں مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے (مرض کی وفات) کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔

۶۰۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ اس وقت بہت تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضورؐ کو بڑا تیز بخار ہے میں نے یہ بھی کہا کہ یہ بخار آنحضورؐ کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی دگنا ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۳۷۶۔ سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے، اس کے بعد درجہ و منزلت کے مطابق (دوسرے خاصان خدا کی)

۶۰۶۔ ہم سے عبداللہؒ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے اور ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضورؐ کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو بڑا تیز بخار ہے: آنحضورؐ نے فرمایا ہاں مجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے جیسے تم میں کے دو آدمیوں کو ہوتا ہے میں نے عرض کی یہ اس لیے کہ آنحضورؐ کا اجر بھی دگنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، کانٹا ہو اس سے زیادہ تکلیف دہ کوئی چیز، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ جیسے درخت پتوں کو گراتا ہے۔

۳۷۷۔ بیمار پرسی کا وجوب

۶۰۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ

۶۰۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُودَ الْمَرِيضَ وَنُفْشِيَ السَّلَامَ ۔

کی۔ کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا۔ ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع کیا تھا ہمیں آنحضورؐ نے سونے کی انگوٹھی۔ ریشم و دیبا، استبرق (ریشمی کپڑے) پہننے، قسی اور میثرہ (ریشمی کپڑوں کی قسمیں) سے منع کیا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم جنازہ کے پیچھے چلیں، مریض کی عیادت کریں اور سلام کو رواج دیں۔

باب ۳۷۸ عِيَادَةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ

۳۷۸۔ بے ہوش کی عیادت

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ۔

۶۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ بیمار پڑا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل میری عیادت کو تشریف لائے۔ ان حضرات نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ نے وضو کی اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں۔ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضورؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۳۷۹ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

۳۷۹۔ مرگی کے مریض کی فضیلت

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا ۔

۶۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمران ابوبکر نے بیان کیا، ان سے عطاء ابن ابی رباح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمھیں میں ایک جنتی خاتون کو نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کی کہ ضرور دکھائیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگی آتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے میرے لیے اللہ سے دعا کر دیجئے آنحضورؐ نے فرمایا اگر چاہو تو صبر کئے رہو اور تمھیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمھارے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کر دوں؟ انھوں نے عرض کی کہ میں صبر کروں گی، پھر انھوں نے عرض کی کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، آنحضورؐ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں۔ کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آنحضورؐ نے اس کے لیے دعا کی۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً

۶۱۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے انھیں عطاء نے خبر دی کہ آپ نے ام زفر رضی اللہ عنہا، ان لمبی اور سیاہ خاتون کو کعبہ کے

طَوِيلَةٌ سَوْدَاءُ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ ۞

بَابُ ۳۸۰ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ ۞

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبُو ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

بَابُ ۳۸۱ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ ۞

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ۞ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ ۞ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَتْ عَنْهُ يَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ۞ بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ ۞ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ۞ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ ۞ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ

پردہ پر دیکھا۔

۳۸۰۔ اس کی فضیلت جس کی بینائی جاتی رہی ہو۔

۶۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی۔ ان سے مطلب کے مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضا (آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں۔ (یعنی نابینا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو میں اس کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں۔ (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے آنحضور کی) مراد دونوں آنکھیں ہیں۔ اس کی متابعت اشعث بن جابر اور ابو ظلال نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۳۸۱۔ عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔ ام الدرداء رضی اللہ عنہا مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عیادت کو آئی تھیں۔

۶۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار آ گیا۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس (عیادت کے لیے) گئی اور پوچھا والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے؟ بلال آپ کا کیا حال ہے۔ بیان کیا کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار آیا تو آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے "ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت اس کے   سے بھی زیادہ قریب ہے" اور بلال رضی اللہ عنہ کو جب افاقہ ہوا تو یہ شعر پڑھتے تھے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات وادی میں گزار سکوں گا اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل (مکہ معظمہ کے گھاس) ہوں گے، اور کیا میں کبھی مجنہ (مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بازار) کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑ) کو میں اپنے سامنے دیکھ سکوں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ، ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کر دے جتنی مکہ کی

أَشَدَّ اَللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مد اور صاع (دو پیمانے) میں برکت عطا فرما، اللہ اس کا بخار کہیں اور منتقل کر دے، اسے جحفہ میں کر دے۔

باب ۳۸۲ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ.

۶۱۴ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا. فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ.

۳۸۲ - بچوں کی عیادت

۶۱۴ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عاصم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عثمان سے سنا اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ کو کہلوا بھیجا، اس وقت حضور اکرمؐ کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ میری بچی بستر مرگ پر پڑی ہے اس لیے آنحضورؐ ہمارے یہاں تشریف لائیں۔ آنحضورؐ نے انھیں سلام کہلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے، جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، ہر چیز اس کے یہاں متعین و معلوم ہے۔ اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امیدوار رہو اور صبر کرو صاحبزادی نے پھر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضورؐ ضرور تشریف لائیں) چنانچہ حضور اکرمؐ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضورؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر بچی آنحضورؐ کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانکنی کے عالم میں مضطرب تھی۔ حضور اکرمؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! یہ کیا ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے انھیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

باب ۳۸۳ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ.

۶۱۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ قُلْتُ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ

۳۸۳ - گاؤں کے رہنے والوں کی عیادت

۶۱۵ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی (دیہاتی) کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرمؐ کسی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو مریض سے فرماتے کوئی حرج نہیں، انشاء اللہ، گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ لیکن اس اعرابی نے آنحضورؐ کے ان کلمات کے جواب میں کہا) کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا)

صلى الله عليه وسلم: فنعم إذا.

باب ۳۸۴ عيادة المشرك.

۶۱۶ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه أن غلاما ليهود كان يخدم النبي صلى الله عليه وسلم فمرض فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقال أسلم فأسلم. وقال سعيد بن المسيب عن أبيه لما حضر أبو طالب جاءه النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۳۸۵ إذا عاد مريضا فحضرت

۶۱۷ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا هشام قال أخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليه ناس يعودونه في مرضه فصلى بهم جالسا فجعلوا يصلون قياما، فأشار إليهم اجلسوا فلما فرغ قال: إن الإمام ليؤتم به فإذا ركع فاركعوا وإذا رفع فارفعوا وإن صلى جالسا فصلوا جلوسا قال أبو عبد الله قال الحميدي هذا الحديث منسوخ لأن النبي صلى الله عليه وسلم آخر ما صلى صلى قاعدا والناس خلفه قيام.

باب ۳۸۶ وضع اليد على المريض.

۶۱۸ - حدثنا المكي بن إبراهيم أخبرنا الجعيد عن عائشة بنت سعد أن أباها قال تشكيت بمكة شكوا شديدا فجاءني النبي صلى الله عليه وسلم يعودني فقلت: يا نبي الله إني أترك مالا وإني لم أترك إلا ابنة واحدة فأوصي بثلثي مالي وأترك الثلث؟ فقال لا، قلت فأوصي بالنصف

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۴۔ مشرک کی عیادت

۶۱۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور اکرمؐ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسلام قبول کرلو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا اپنے والد کے حوالہ سے۔ کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آں حضورؐ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۸۵۔ کسی مریض کی عیادت کے لیے گیا۔ وہیں نماز کا وقت ہوگیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ جماعت کرلی۔

۶۱۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، آپ کے ایک مرض کے دوران عیادت کرنے آئے۔ آنحضورؐ نے انھیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ لیکن صحابہ کھڑے ہوکر ہی نماز پڑھ رہے تھے اس لیے آنحضورؐ نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم (مقتدی) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابو عبداللہ (مصنف) نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں (مرض الوفات میں) نماز بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر اقتداء کر رہے تھے۔

۳۸۶۔ مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جعید نے خبر دی، انھیں عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبیؐ (اگر وفات ہوگئی تو) میں مال چھوڑوں گا اور میرے پاس سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کردوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ آنحضـ

وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.

نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر آدھے کی وصیت کر دوں اور آدھا اپنی بچی کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ نہیں، پھر میں نے کہا کہ ایک تہائی کی وصیت کر دوں۔ اور باقی دو تہائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایک تہائی کی کر دو۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ پھر آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ ان کی پیشانی پر رکھا (سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اور میرے چہرے اور پیٹ پر دست مبارک پھیرا، پھر فرمایا اے اللہ، سعد کو شفا عطا فرما، اور اس کی ہجرت کو مکمل کر۔ حضور اکرمؐ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر کے حصہ پر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

* * *

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا

۶۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا، میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضورؐ کا جسم چھوا اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو تو بڑا تیز بخار ہے آنحضورؐ نے فرمایا ہاں مجھے تم میں کے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے، میں نے عرض کی یہ اس لئے ہوگا کہ آنحضورؐ کو دگنا اجر ملتا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا کہ کسی بھی مسلم کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت پتے گراتا ہے۔

باب ۳۸۷

۳۸۷۔ مریض سے کیا کہا جائے اور اسے کیا جواب دینا چاہیئے۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ، وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

۶۲۰۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے۔ ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، جب آپ بیمار تھے۔ حاضر ہوا، میں نے آنحضورؐ کا جسم چھوا۔ آپ کو تیز بخار تھا، میں نے عرض کی، آنحضورؐ کو تو بڑا تیز بخار ہے یہ اس لیے ہوگا کہ آپ کو دگنا اجر ملے گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کسی مسلمان کو بھی جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ

۶۲۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ (یہ مرض) پاک کرنے والا ہے۔

حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْمَا تُزِيرَهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَابُ ۳۸۸ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ ؛

۶۲۲ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَنُوا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ

لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں، یہ تو بخار ہے جو ایک بوڑھے کو مغلوب کر چکا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۸ ۔ مریض کی عیادت کو سوار ہو کر، پیدل اور گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھ کر جانا۔

۶۲۲ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، انھیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی پالان پر فدک کی چادر ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ آنحضورؐ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضورؐ روانہ ہوئے اور ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی سلول بھی تھا، عبداللہ ابھی (ظاہر میں بھی) اسلام نہیں لایا تھا۔ اس مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے، مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی بھی، مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی گرد جب مجلس تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھ لی۔ اور کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ پھر آں حضورؐ نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر وہاں اتر گئے۔ پھر آپؐ نے انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا، میاں، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ اگر حق ہیں تو ہماری مجلس میں انھیں بیان کر کے تکلیف نہ پہنچایا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ ہم ان باتوں کو پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہوگئی۔ اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے، لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش کرتے رہے، یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے۔ پھر آنحضورؐ اپنی سواری پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا سعد تم نے سنا نہیں، ابو حباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور اس سے درگزر فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرما دی ہے جو عطا فرمائی تھی۔ (آنحضورؐ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگ

مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ۔

۶۲۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

بَاب ۳۸۹ قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَا رَأْسَاهُ أَوِ اشْتَدَّ بِيَ الْوَجَعُ۔ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

۶۲۴ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ۔

۶۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَا ثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ

اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور اپنا سردار بنا لیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا فرمایا ہے ختم کر دیا تو وہ اس پر بگڑ گیا، یہ جو کچھ معاملہ اس نے آنحضورؐ کے ساتھ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔

۶۲۳ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی' ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، جو منکدر کے صاحبزادے ہیں۔ اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ نہ کسی خچر پر سوار تھے نہ کسی گھوڑے پر۔

۳۸۹ - مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، یا کہنا کہ "ہائے سر! یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی" اور ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہنا کہ مجھے بیماری ہو گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں"۔

۶۲۴ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح اور ایوب نے "ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں، میں نے عرض کیا، جی ہاں، پھر آنحضورؐ نے حجام بلوایا اور اس نے میرا سر مونڈ دیا۔ اس کے بعد آں حضورؐ نے مجھے فدیہ دینے کا حکم دیا۔

۶۲۵ - ہم سے یحییٰ بن یحییٰ ابو زکریا نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان بن بلال نے خبر دی ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ (سر کے شدید درد کی وجہ سے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ہائے رے سر! (ام المؤمنین نے موت کی طرف اشارہ کیا) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایسا میری زندگی میں ہو گیا (یعنی تمہارا انتقال ہو گیا) تو میں تمہارے لیے استغفار کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں، افسوس، واللہ، میرا خیال ہے کہ آپ میرا مرجانا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات اپنی کسی بیوی کے یہاں گزاریں گے اور میری موت کا کوئی رنج آپ کو نہیں ہو گا آنحضورؐ نے فرمایا،

إلى أبي بكر وابنه وأعهد أن يقول القائلون أو يتمنى المتمنون ثم قلت يأبى الله ويدفع المؤمنون أو يدفع الله ويأبى المؤمنون۔

* * * * *

٦٢٦ ۔ حدثنا موسى حدثنا عبد العزيز ابن مسلم حدثنا سليمان إبراهيم التيمي عن الحارث بن سويد عن ابن مسعود رضي الله عنه قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته فقلت إنك لتوعك وعكا شديدا قال أجل كما يوعك رجلان منكم قال لك أجران قال نعم ما من مسلم يصيبه أذى مرض فما سواه إلا حط الله سيئاته كما تحط الشجرة ورقها۔

٦٢٧ ۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة أخبرنا الزهري عن عامر بن سعد عن أبيه قال جاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني من وجع اشتد بي زمن حجة الوداع فقلت بلغ بي ما ترى وأنا ذو مال ولا يرثني إلا ابنة لي أفأتصدق بثلثي مالي قال لا قلت بالشطر قال لا قلت الثلث قال الثلث كثير أن تدع ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس ولن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت عليها حتى ما تجعل في في امرأتك۔

بلکہ میں خود دردِ سر میں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور انہیں (خلافت کی) وصیت کر دوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کہنے والے کہیں (خلافت) دوسرے کو ملنی چاہیئے، یا خلافت کے خواہشمند اس کی خواہش کریں، لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے نہیں دے گا۔ اور مسلمان بھی (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو) منظور نہیں کریں گے یا (آنحضورؐ نے یہ فرمایا کہ) یدفع اللہ ویأبی المؤمنون۔"

۶۲۶ ۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا، میں نے جسم چھو کر عرض کی کہ آنحضور کو تو بڑا تیز بخار ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں تم میں کے دو آدمیوں کے برابر، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آنحضور کا اجر بھی دُگنا ہے پھر آنحضور نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔

۶۲۷ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک شدید بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ چکی ہے اسے آنحضور دیکھ رہے ہیں، میں صاحب مال و دولت ہوں اور میری وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی پھر آدھا کر دوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، ایک تہائی کر دوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تہائی بہت کافی ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو خرچ بھی کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہو گی، اس پر تمھیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمھیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔

باب ۳۹۰ قول المریض قوموا عنی :

۶۲۸ ۔ **حدثنا** ابراہیم بن موسی حدثنا ہشام عن معمر وحدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیہم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ فقال عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ فاختلف اہل البیت فاختصموا منہم من یقول قربوا یکتب لکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابا لن تضلوا بعدہ ومنہم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغو والاختلاف عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لہم ذلک الکتاب من

باب ۳۹۱ من ذہب بالصبی المریض لیدعی لہ :

۶۲۹ ۔ **حدثنا** ابراہیم بن حمزۃ حدثنا حاتم ہو ابن اسماعیل عن الجعید قال سمعت السائب یقول ذہبت بی خالتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح راسی ودعا لی بالبرکۃ ثم توضأ فشربت من وضوئہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی خاتم النبوۃ بین کتفیہ مثل زر الحجلۃ :

باب ۳۹۲ تمنی المریض الموت ۔

۶۳۰ ۔ **حدثنا** آدم حدثنا شعبۃ حدثنا ثابت

۳۹۰ ۔ مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ

۶۲۸ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ح ۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابہ تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، لاؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم راہ راست سے نہ ہٹو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آنحضورؐ اس وقت سخت تکلیف میں ہیں، اور تمھارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہؓ کا اختلاف ہو گیا اور بحث کرنے لگے بعض صحابہؓ کہتے تھے کہ آنحضورؐ کو (لکھنے کی چیزیں) دے دو تاکہ آنحضورؐ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم راہ راست سے نہ ہٹو۔ اور بعض صحابہؓ کہتے تھے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ جب آنحضورؐ کے پاس اختلاف اور بحث بڑھ گئی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے حضور اکرمؐ نے وہ تحریر نہیں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

۳۹۱ ۔ مریض بچے کو، اس کے لیے دعا کرانے لے جانا۔

۶۲۹ ۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی آپ اسمٰعیل کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے جعید نے بیان کیا کہ میں نے سائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو درد ہے۔ حضور اکرمؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کی اور میں نے آپؐ کی وضو کا پانی پیا۔ اور میں نے آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر نبوت کی مہر آپ کے دونوں شانوں کے درمیان دیکھی۔ یہ مہر نبوت حجلہ عروس کی گھنڈی جیسی تھی۔

۳۹۲ ۔ مریض کی موت کی تمنا

۶۳۰ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے

الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

ثابت بنانی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہیئے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی لگے تو یہ کہنا چاہیئے۔ اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کر دے۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ۔

۶۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم خباب رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور ہم نے (مال و دولت) اتنی پائی کہ جس کے خرچ کرنے کے لیے ہمارے پاس صرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی نہیں؛ اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ اپنی دیوار بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: مسلمان کو ہر اس چیز پر ثواب ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے سوا اس مال کے جو وہ اس مٹی میں (دیوار وغیرہ) میں محفوظ کر کے رکھتا ہے۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

۶۳۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبدالرحمن بن عوف کے مولا عبید نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا بھی نہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا: نہیں، میرا بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے۔ اس لیے (عمل میں) میانہ روی اختیار کرو اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ یا وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور اضافہ ہو جائے۔ اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ ہی کر لے۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۶۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عباد بن عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ۔

علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ میرا سہارا لئے ہوئے تھے (مرض الوفات میں) اور فرما رہے تھے "اے اللہ، میری مغفرت فرمائیے مجھ پر رحم کر اور رفیق اعلیٰ سے مجھے ملا دیجئے۔

باب ۳۹۳ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا: اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۹۳۔ مریض کے لیے عیادت کرنے والے کی دعا۔ عائشہ بنت سعد نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ "اے اللہ، سعد کو شفاء عطا فرما" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا۔

۶۳۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے "تکلیف دور کر دے اے انسانوں کے پالنے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔ اور عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن طہمان نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم اور ابوالضحیٰ کے واسطہ سے کہ "جب کوئی مریض آنحضورؐ کے پاس لایا جاتا"، اور جریر نے بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابوالضحیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ "جب آنحضورؐ کسی کے مریض کے پاس تشریف لے جاتے"۔

باب ۳۹۴ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ۔

۳۹۴۔ مریض کی عیادت کرنے والے کا وضو۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ۔

۶۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن منکدر نے، کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ میں بیمار تھا۔ آنحضورؐ نے وضو کی اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو۔ اس سے مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کی کہ میرے ورثا کلالہ (باپ اور بیٹے کے سوا) ہیں، تو یہ میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۳۹۵ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى۔

۳۹۵۔ جس نے وبا اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۳۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے مدینہ) تشریف

وَسَلَّمَ وَعَكَ أَبُوبَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ۞ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ ۞ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کِتَابُ الطِّبِّ

بَابُ ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ۞

۶۳۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ۞

بَابُ ۳۹۷ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ

۶۳۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ

لائے۔ تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہو گئے۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس گئی اور کہا "والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے، بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے؟" بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے "ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے۔ اور موت تو اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے" اور بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے "کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی میں گذار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل ہوں گے اور کیا کبھی پھر میں مجنہ کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب کی دو پہاڑیاں) کو اپنے سامنے دیکھ سکوں گا" بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضورؐ سے اس کے متعلق کہا تو آنحضورؐ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر دے، جیسا کہ ہمیں (اپنے وطن) مکہ کی محبت تھی بلکہ اس سے زیادہ زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو کہیں اور منتقل کر دے، اسے جحفہ میں منتقل کر دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طب کے متعلق احادیث

۳۹۶ ـ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۶۳۷ ـ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۳۹۷ ـ کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

۶۳۸ ـ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بنت معوذ بن

مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى إِلَى الْمَدِينَةِ -

عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو مدینہ منورہ لاتے تھے۔

باب ۳۹۸ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ -

۳۹۸- شفا تین چیزوں میں ہے۔

۶۳۹- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ -

۶۳۹- مجھ سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن منیع نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پچھنا لگوانے اور آگ سے داغنے میں، لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔ اور قمی نے روایت کی۔ ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، شہد اور پچھنا لگوانے کے متعلق۔

۶۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ -

۶۴۰- مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سریج بن یونس ابوحارث نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے، پچھنا لگوانے، شہد پینے اور آگ سے داغنے میں، اور میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔

باب ۳۹۹ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ -

۳۹۹- شہد کے ذریعہ علاج اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے"۔

۶۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ -

۶۴۱- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔

۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ

۶۴۲- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا، اگر تمھاری دواؤں میں کسی میں بھلائی ہے تو پچھنا لگوانے یا شہد پینے اور آگ سے داغنے میں ہے، اور اگر وہ مرض کے مطابق ہوا، اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي بَطْنُهُ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ ؛

بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ ؛

٦٤٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ: آوِنَا وَأَطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا، قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ.... فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ، فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ: قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ ؛

بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ ؛

٦٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

۶۴۳ - ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضور ؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضور ؐ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لیے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ شہد پلایا لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضور ؐ نے پھر فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، وہ پھر آئے اور کہا کہ (حکم کے مطابق) میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، انھیں پھر شہد پلاؤ، چنانچہ انھوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

۴۰۰ - اونٹ کے دودھ سے علاج

۶۴۴ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سلام بن مسکین ابو الروح بصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو بیماری تھی، انھوں نے کہا، یارسول اللہ ہمیں قیام کی جگہ عنایت فرمایئے اور ہمارے کھانے کا انتظام فرمایئے۔ پھر جب وہ لوگ صحت مند ہوگئے تو انھوں نے کہا کہ مدینہ کی آب وہوا خراب ہے۔ چنانچہ آنحضور ؐ نے حرہ میں، اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کردیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیو۔ جب انھیں صحت ہوگئی تو انھوں نے حضور اکرم ؐ کے چرواہے کو قتل کردیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ آنحضور ؐ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور (جیسا کہ انھوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا) آپ نے بھی ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروادی میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں مرگیا۔ سلام نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حجاج نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کیجیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو تو آپ نے یہی حدیث بیان کی۔ جب حسن بصری تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کاش وہ یہ حدیث حجاج سے نہ بیان کرتے۔

۴۰۱ - اونٹ کے پیشاب سے علاج

۶۴۵ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ يَعْنِي الْإِبِلَ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

باب ۴۰۲ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ، وَفِي هَذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا

۶۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

باب ۴۰۳ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

۶۴۸ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (عرینہ کے) کچھ لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ آنحضور کے چرواہے کے یہاں چلے جائیں، یعنی اونٹوں میں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضور کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب انھیں جسمانی صحت حاصل ہو گئی تو انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ حضور اکرم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ جب انھیں لایا گیا تو آنحضور کے حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (بعد میں اس طرح کی سزا کی ممانعت نازل ہو گئی)

۴۰۲ - کلونجی -

۶۴۶ - ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے، اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستے میں بیمار پڑ گئے۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور ہم سے کہا کہ انھیں یہ سیاہ دانے (کلونجی) استعمال کراؤ۔ اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیس لو۔ اور پھر زیتون کے تیل میں ملا کر ناک کے اس طرف اور اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ، کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سوا سام کے، میں نے عرض کی سام کیا ہے۔ فرمایا کہ موت۔

۶۴۷ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں میں ہر بیماری سے شفا ہے، سوا سام کے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ سام موت کو کہتے ہیں۔ اور "سیاہ دانے" کلونجی کو کہتے ہیں۔

۴۰۳ - مریض کے لیے تلبینہ

۶۴۸ - ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں

اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ ؛

عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس بن زید نے خبر دی، انھیں عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار کے لیے اور میت کے سوگواروں کے لیے تلبینہ (دوا، دودھ اور شہد ملا کر پکایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تلبینہ مریض کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم دور کرتا ہے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنَةِ وَتَقُوْلُ: هُوَ الْبَغِيْضُ النَّافِعُ ؛

۶۴۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ تلبینہ کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مریض کو) ناگوار گذرتا ہے لیکن نفع بخش ہے۔

بَابُ ۴۰۴ السَّعُوْطِ ؛

۴۰۴۔ ناک میں دوا ڈالنا

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ ؛

۶۵۰۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا، اور پچھنا لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلوائی۔

بَابُ ۴۰۵ السَّعُوْطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُوْرِ وَالْقَافُوْرِ مِثْلُ كُشِطَتْ : نُزِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ قُشِطَتْ ؛

۴۰۵۔ دریائی کست ناک میں ڈالنا "قسط" اور "کست" ایک ہی چیز ہے جیسے "کافور" اور "قافور"، یہی صورت "کشطت" یعنی نزعت میں ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے "قشطت" پڑھتے تھے۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ؛ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِّيْ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ ؛

۶۵۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عبیداللہ سے کہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا تم لوگ اس عود ہندی (کست) کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب[1] میں چبائی جاتی ہے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک نومولود لڑکے کو لے کر حاضر ہوا، پھر آنحضور کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو آنحضور نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

بَابُ ۴۰۶ اَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ، وَاحْتَجَمَ

۴۰۶۔ کس وقت پچھنا لگوایا جائے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے

---

[1] اس سے یہاں مراد حقیقی ذات الجنب (نمونیہ) نہیں۔ بلکہ سینے میں غلیظ اور فاسد ریاح کے جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے، عود ہندی اس میں مفید ہے۔ نمونیہ میں اس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔

أَبُو مُوسَى لَيْلًا۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

بَابُ ۴۰۷ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

بَابُ ۴۰۸ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَقَالَ: لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔

بَابُ ۴۰۹ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

رات کے وقت پچھنا لگوایا تھا۔"

۶۵۲۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنا لگوایا اور آپ روزہ سے تھے۔

۴۰۷۔ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

۶۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاؤس اور عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

۴۰۸۔ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

۶۵۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں حمید الطویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے، آپ سے پچھنا لگانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا (کہ جائز ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا تھا۔ آنحضور کو ابوطیبہ نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ نے انھیں دو صاع اناج (اجرت میں) دیا تھا۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انھوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضور نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا اور دریائی کست کا استعمال ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حلق اور ناک کے درمیان کا درد غالباً) میں درد کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انھیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو، بلکہ کست سے علاج کرو۔

۶۵۵۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو وغیرہ نے خبر دی۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مقنع کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا نہ لگوا لوگے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضور نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے۔

۴۰۹۔ سر میں پچھنا لگوانا

۶۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ

۶۵۶ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے سنا، انھوں نے عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقام لحی جمل میں اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوایا، آنحضور اس وقت محرم تھے اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا۔ انھیں ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔

بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

۴۱۰ - آدھے سر کے اور (یا پورے سر کے) درد میں پچھنا لگوانا۔

۶۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ

۶۵۷ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا، یہ پچھنا آپ نے سر کے (درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو لحی جمل نامی پانی پر آپ کو اٹھا تھا۔ اور محمد بن سوار نے بیان کیا کہ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

۶۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ

۶۵۸ - ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غسیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عاصم بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤں میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں۔ پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں ہے، لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذَى

۴۱۱ - تکلیف کی وجہ سے سر منڈانا

۶۵۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ

۶۵۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا

وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً. قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ ؎

باب ۴۱۲ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ ؎

۶۶۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ ؎

۶۶۱ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هٰذَا؟ أُمَّتِي هٰذِهِ؟ قِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيلَ هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ

تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں (احرام باندھے ہوئے تھے) آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، سر کے یہ کیڑے تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لو اور (کفارہ کے طور پر) تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ کس کا ذکر سب سے پہلے کیا تھا۔

۴۱۲ ۔ جس نے داغ لگوایا یا دوسرے کو داغ لگایا۔ اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت ۔

۶۶۰ ۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں شفا ہے تو پچھنا لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کو میں پسند نہیں کرتا۔

۶۶۱ ۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نظرِ بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کے سوا اور کسی چیز پر جھاڑ پھونک صحیح نہیں (حصین نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے ماننے والے گزرتے رہے اور بعض نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا آخر میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی، میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، میری امت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ موسٰی علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا کہ افق کی طرف دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے جو افق پر چھائی ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، آسمان کے مختلف آفاق میں، میں نے دیکھا کہ جماعت ہے جو تمام افق پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد آنحضورؐ (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے اور کچھ وضاحت نہیں فرمائی (کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے) لوگ بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے

فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ.

باب ۴۱۳ الْإِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ:

۶۶۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَقَالَ: لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

باب ۴۱۴ الْجُذَامِ - وَقَالَ عَفَّانُ

حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ.

ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ اس لیے ہم ہی (صحابہ) وہ لوگ ہیں یا ہماری وہ اولاد ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ باتیں جب حضور اکرم کو پہنچیں تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے (بلا حساب جنت میں جانے والے) جو منتر نہیں کرتے، فال پر اعتقاد نہیں رکھتے اور داغ کر علاج نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس پر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں بھی ان میں سے ہوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۴۱۳ - آنکھ آنے پر اثمد اور سرمہ کا استعمال، اس باب میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث بھی ہے۔

۶۶۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زمانہ عدت میں) ان عورت کی آنکھ دکھنے لگی تو لوگوں نے ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضور کے سامنے سرمہ کا ذکر کیا، اور یہ کہ اگر سرمہ آنکھ میں نہ لگایا تو ان کی آنکھ کے متعلق خطرہ ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ (زمانہ جاہلیت میں عدت گذارنے والی) تم عورتوں کو اپنے گھر میں سب سے بدتر کپڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اپنے کپڑوں میں سب سے گھر کے بدتر حصہ میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گذرتا تو اس پر وہ مینگنی پھینک کر مارتی تھی، پس چار مہینے دس دن تک سرمہ نہ لگاؤ۔

۴۱۴ - جذام۔ اور عفان نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، بدفالی ھامہ اور صفر (محرم کو صفر تک کے لیے مؤخر کر دینا) کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (اور آں حضور کا یہ بھی ارشاد ہے کہ) جذام کی بیماری والے سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔[1]

[1] (اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

باب ۴۱۵ اَلْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ

باب ۴۱۶ اللَّدُودِ

۶۶۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ. قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ

۴۱۵ - مَن آنکھ کے لیے شفا ہے۔

۶۶۳ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، انھوں نے عمرو بن حریث سے سنا کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ سانپ کی چھتری مَن میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتیبہ نے خبر دی، انھیں حسن عرنی نے، انھیں عمرو بن حریث نے اور انھیں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کردی تو پھر عبدالملک کی حدیث کے بارے میں مجھے کوئی تامل نہیں رہا۔

۴۱۶ - دوا منہ میں ڈالنا

۶۶۴ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک کو بوسہ دیا۔ (عبیداللہ نے) بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہم نے آنحضور کے مرض (وفات) میں دوا آپ کے منہ میں ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا منہ میں نہ ڈالو، ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دوا سے جو ناگواری ہوتی ہے اس طبعی ناگواری کی وجہ سے آنحضور منع کر رہے ہیں۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا، کیوں، میں نے تمھیں منع نہیں کیا تھا کہ دوا میرے منہ میں نہ ڈالو! ہم نے عرض کی کہ ہم نے شاید آپ نے مریض کی دوا سے طبعی ناگواری کی وجہ سے کیا ہوگا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ اب گھر میں

لہ (بقیہ صفحہ گذشتہ) ایک طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں میں تعدیہ کے ہونے کی تردید فرمائی، دوسری طرف احادیث سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میں تعدیہ ہوتا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ اصلاً اور طبعاً بیماریوں میں تعدیہ نہیں ہوتا ہے، جہاں تعدیہ نہ ہونے کی صراحت ہے وہاں یہی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی تخلیق سے تبعاً بیماریوں میں تعدیہ ہوتا ہے اور جہاں یہ کہا گیا ہے کہ جذام کی بیماری والے سے بچو، اس میں اسی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا جو جواب ابن قیم نے "زاد المعاد" میں دیا ہے وہ دل کو لگتا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ احادیث میں تعدیہ کی اوہام پرستی کو ختم کرنے کے لیے کی گئی ہے۔ یعنی یہ سمجھنا کہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے جیسا کہ ہندوستان کے ہندو بھی اعتقاد رکھتے ہیں غلط ہے اور بیماریوں میں تعدیہ اس حیثیت سے قطعاً نہیں ہے۔ اصلاً تعدیہ کا انکار مقصود نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تعدیہ پیدا کیا ہے اس لیے اس باب میں اوہام ترک کر دینی چاہیئے البتہ ایک سبب کی حیثیت سے اسے ماننا چاہیئے اور اس سلسلے میں مناسب پرہیز بھی کرنا چاہیئے" ہامہ" کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے متعلق سمجھتے تھے کہ اگر وہ کسی جگہ بیٹھ کر بولنے لگے تو وہ جگہ اجاڑ ہو جاتی ہے، شریعت نے اس کی تردید کر دی اور بگڑنا کسی پرندے کی آواز سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے۔

فَائِدَةٌ لَمْ
يُبَيِّنْ كُلَّهُ

۶۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ - فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ - بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ. قَالَ لَمْ يَحْفَظْ أَعْلَقْتُ مِنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ. وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي رَفَعَ حَنَكَهُ بِإِصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا۔

۶۶۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ: بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ: قُلْتُ لَا - قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ

جتنے افراد اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے سا دہیں دیکھتا رہوں گا، البتہ عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اس میں شریک نہیں تھے۔

۶۶۵ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں عبیداللہ نے خبر دی اور انھیں ام قیس رضی اللہ عنہا نے کہ میں ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اسے عذرہ (حلق) ہو گیا تھا۔ اور میں نے تکلیف کی جگہ کو دبا کر اس کا علاج کیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ آخر تم عورتیں اپنے بچوں کا گلا دبا کر انھیں کیوں اذیت پہنچاتی ہو، تمھیں چاہئیے کہ عود ہندی (کست ہے) اس کا علاج کیا کرو۔ کیونکہ اس میں سات امراض سے شفا ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے، عذرہ کی بیماری میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے، اور ذات الجنب میں چبایا جاتا ہے۔ پھر میں نے زہری سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ صرف دو بیماریوں کی آنحضورؐ نے وضاحت کی اور باقی پانچ کی نہیں کی۔ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر "اعلقت علیہ" (علی کے صلہ کے ساتھ) بیان کرتے تھے، سفیان نے کہا کہ انھیں "اعلقت منہ" (من کے صلہ کے ساتھ) محفوظ نہیں ہوگا، میں نے زہری سے یہ یاد کیا تھا (عذرہ کی بیماری میں) بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دباتے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلیوں کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا، یعنی انھوں نے تالو کو انگلیوں سے اٹھایا۔ اور انھوں نے "اعلقوا عنہ شیئاً" نہیں کہا۔

۶۶۶ - ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (مرض الموت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چلنا پھرنا دشوار ہو گیا اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آنحضورؐ نے بیماری کے دن میرے گھر میں گذارنے کی اجازت اپنی دوسری ازواج سے مانگی جب اجازت مل گئی تو آنحضورؐ دو اشخاص، عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمھیں معلوم ہے، وہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا؟ میں نے کہا کہ نہیں سنا، یا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔ عائشہ

النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما دخل بيتها واشتد به وجعه: هريقوا علي من سبع قرب لم تحلل أوكيتهن لعلي أعهد إلى الناس. قالت فأجلسناه في مخضب لحفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ثم طفقنا نصب عليه من تلك القرب حتى جعل يشير إلينا أن قد فعلتن، قالت وخرج إلى الناس فصلى لهم وخطبهم ؛

باب ۴۱۸ العذرة ؛

۶۶۷ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله أن أم قيس بنت محصن الأسدية أسد خزيمة وكانت من المهاجرات الأول اللاتي بايعن النبي صلى الله عليه وسلم، وهي أخت عكاشة أخبرته أنها أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بابن لها قد أعلقت عليه من العذرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم على ما تدغرن أولادكن بهذا العلاق عليكم بهذا العود الهندي فإن فيه سبعة أشفية منها ذات الجنب. يريد الكست وهو العود الهندي. وقال يونس وإسحاق بن راشد عن الزهري علقت عليه ؛

باب ۴۱۹ دواء المبطون ؛

۶۶۸ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن قتادة عن أبي المتوكل عن أبي سعيد قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إن أخي استطلق بطنه فقال اسقه عسلا فسقاه فقال إني سقيته فلم يزده إلا استطلاقا. فقال صدق الله وكذب بطن أخيك. تابعه النضر عن

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنحضورؐ کا مرض بڑھ گیا کہ مجھ پر سات مشک پانی ڈالو جو پانی سے لبریز ہوں۔ شاید میں لوگوں کو کچھ نصیحت کر سکوں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ کو ہم نے ایک لگن میں بیٹھایا، جو آنحضورؐ کی زوجہ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا تھا اور آنحضورؐ پر حکم کے مطابق مشکوں سے پانی ڈالنے لگے۔ آخر آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ صحابہؓ کے مجمع میں گئے، انھیں نماز پڑھائی اور انھیں خطاب کیا۔

۴۱۸ - عذرہ ؛

۶۶۷ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ کی شاخ بنی اسد سے تھا، آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (آپ نے بیان کیا کہ) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں۔ آپ نے اس لڑکے کے عذرہ (حلق) کا علاج تالو دبا کر کیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو یوں تالو دبا کر اذیت پہنچاتی ہو، تمھیں چاہیئے کہ اس مرض میں عود ہندی کا استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں ایک ذات الجنب کی بیماری بھی ہے۔ (عود ہندی سے) آنحضورؐ کی مراد کست تھی، یہی عود ہندی ہے۔ اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے "علقت علیہ (علی کے صلہ کے ساتھ)"

۴۱۹ - دستوں کی بیماری میں مبتلا شخص کا علاج

۶۶۸ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، انھوں نے پلایا۔ اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں شہد پلایا، لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے آخر شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی) اس روایت کی متابعت نضر نے شعبہ کے

شُعْبَةَ ؛

بَابُ ۴۲۰ لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ ؛

۶۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ: رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ ؛

بَابُ ۴۲۱ ذَاتِ الْجَنْبِ۔

۶۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ: قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ ؛

۶۷۱ - حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلٰى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ ۔ وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَذِنَ رَسُولُ

واسطہ سے کی۔

۴۲۰ ۔ صفر کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۶۶۹ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبداللہ وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امراض میں تعدیہ، صفر اور ھامہ کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح صاف اور چکنے رہتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انھیں بھی خارش لگا جاتا ہے، آنحضورؐ نے اس پر فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان کے واسطے سے کی۔

۴۲۱ - ذات الجنب"

۶۷۰ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عتاب بن بشیر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محصن جو ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں، انھوں نے اس بچے کا عذرہ میں تالو دبا کر علاج کیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، اللہ سے ڈرو، کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح تالو دبا کر اذیت پہنچاتی ہو۔ عود ہندی اس میں استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ آنحضورؐ کی مراد عود ہندی سے کست تھی جسے قسط بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

۶۷۱ - ہم سے عارم نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابوقلابہ کی لکھی ہوئی حدیثیں پڑھی گئیں، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں (ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے) بیان کی تھیں اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان لکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابوطلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہما نے انس رضی اللہ عنہ کا داغ لگا کر علاج کیا تھا اور ابوطلحہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِأَھْلِ بَیْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ یَرْقُوا مِنَ الْحُمَۃِ وَالْأُذُنِ، قَالَ أَنَسٌ: کُوِیتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ وَشَھِدَنِی أَبُو طَلْحَۃَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَۃَ کَوَانِی۔

رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے ہاتھ سے داغا تھا۔ اور عباد بن منصور نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، اور اس وقت ابوطلحہ، انس بن نضر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا تھا۔

بَابٌ ۴۲۲ حَرْقِ الْحَصِیرِ لِیُسَدَّ بِہِ الدَّمُ

۴۲۲۔ خون بند کرنے کے لیے چٹائی جلا کر زخم پر لگانا۔

۶۷۲۔ حَدَّثَنِی سَعِیدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِیُّ عَنْ أَبِی حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ: لَمَّا کُسِرَتْ عَلَی رَأْسِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْضَۃُ وَأُدْمِیَ وَجْھُہُ وَکُسِرَتْ رَبَاعِیَتُہُ وَکَانَ عَلِیٌّ یَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِی الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَۃُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْھِہِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْھَا السَّلَامُ الدَّمَ یَزِیدُ عَلَی الْمَاءِ کَثْرَۃً عَمَدَتْ إِلَی حَصِیرٍ فَأَحْرَقَتْھَا وَأَلْصَقَتْھَا عَلَی جُرْحِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

۶۷۲۔ مجھ سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود ٹوٹ گیا۔ آپ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ (جنگ اُحد کے موقعہ پر) تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں پھر جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آرہا ہے تو آپ رض نے ایک چٹائی جلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں پر لگایا اور اس سے خون رُکا۔

بَابٌ ۴۲۳ الْحُمَّی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ

۴۲۳۔ بخار جہنم کی بھاپ ہے۔

۶۷۳۔ حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَھْبٍ حَدَّثَنِی مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَأَطْفِئُوھَا بِالْمَاءِ، قَالَ نَافِعٌ: وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَقُولُ: اکْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ۔

۶۷۳۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اس کی گرمی کو پانی سے بجھاؤ۔ نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (جب بخار آتا تو) فرماتے کہ اے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر۔

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَتْ إِذَا أُتِیَتْ بِالْمَرْأَۃِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَھَا أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْہُ بَیْنَھَا وَبَیْنَ جَیْبِھَا قَالَتْ: وَکَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَھَا بِالْمَاءِ۔

۶۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا جب کسی بخار میں مبتلا عورت کے یہاں آتیں تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی حَدَّثَنَا یَحْیَی حَدَّثَنَا

۶۷۵۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

هِشَامٌ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ.

٦٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحُمَّى مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ.

بَابُ ٤٢٤ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَائِمُهُ

٦٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ.

بَابُ ٤٢٥ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

٦٧٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۶۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے، ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۴۲۴۔ جو ایسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی۔

۶۷۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے متعلق گفتگو کی، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی، ہم مویشی والے ہیں (اور اسی پر زندگی کا انحصار ہے) ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں (اہل مدینہ کی طرح ہے) مدینہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہیں آئی تھی چنانچہ حضور اکرمؐ نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ وہ لوگ چلے گئے، لیکن حرہ کے اطراف میں پہنچ کر اسلام سے ارتداد اختیار کیا اور حضور اکرمؐ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر بھاگ پڑے، جب حضور اکرمؐ کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے ان کی تلاش میں ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی، ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے ایک کنارے انھیں چھوڑ دیا گیا۔ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

۴۲۵۔ طاعون سے متعلق روایتیں

۶۷۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سن لو کہ کسی

وقع بأرض وأنتم بها فلا
تخرجوا منها فقلت
أنت سمعته يحدث
سعدا ولا ينكره
قال نعم

۶۷۹ ۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك
عن ابن شهاب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن
بن زيد بن الخطاب عن عبد الله بن عبد الله بن
الحارث بن نوفل عن عبد الله بن عباس أن عمر
بن الخطاب رضي الله عنه خرج إلى الشام حتى إذا
كان بسرغ لقيه أمراء الأجناد أبو عبيدة
بن الجراح وأصحابه فأخبروه أن الوباء قد
وقع بأرض الشام قال ابن عباس فقال عمر: ادع
لي المهاجرين الأولين فدعاهم فاستشارهم
وأخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا
فقال بعضهم: قد خرجت لأمر ولا نرى أن
ترجع عنه، وقال بعضهم معك بقية الناس
وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى
أن تقدمهم على هذا الوباء، فقال ارتفعوا عني
ثم قال: ادعوا لي الأنصار فدعوتهم فاستشارهم
فسلكوا سبيل المهاجرين واختلفوا كاختلافهم
فقال ارتفعوا عني ثم قال: ادع لي من كان ههنا
من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم
فلم يختلف منهم عليه رجلان فقالوا: نرى
أن ترجع بالناس ولا تقدمهم على هذا الوباء،
فنادى عمر في الناس إني مصبح على ظهر
فأصبحوا عليه قال أبو عبيدة بن الجراح:
أفرارا من قدر الله، فقال عمر لو غيرك
قالها يا أبا عبيدة: نعم: نفر من قدر الله

جگہ طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں نہ جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت (حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعید سے) کہا، آپ نے خود یہ حدیث اسامہ سے سنی ہے کہ انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ فرمایا کہ ہاں ۔

۶۷۹ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے، انھیں عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل ۔ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابوعبیداللہ بن جراح اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المومنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ آپ انھیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انھیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے ۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں، بعض حضرات نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی باقیماندہ جماعت آپ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انھیں اس وبا میں ڈال دیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں ۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ ۔ میں انصار کو بلا کر لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا اور ان حضرات نے مہاجرین کی طرح جواب دیا اور ان کی طرح ان کی بھی رائیں مختلف ہو گئیں امیر المومنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں ۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں، جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے۔ انھیں بلا لاؤ، میں انھیں بلا کر لایا ۔ ان حضرات میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس چلیں اور اس وبا میں انھیں نہ لے جائیں ۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کو واپس (مدینہ منورہ) جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو ۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی ۔ ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف ۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں

إلى قدر الله، أرأيت لو كان لك إبل هبطت واديا له عدوتان إحداهما خصبة والأخرى جدبة أليس إن رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله وإن رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله؟ قال فجاء عبد الرحمن بن عوف وكان متغيبا في بعض حاجته فقال: إن عندي في هذا علما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه قال فحمد الله عمر ثم انصرف ؛

۶۸۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الله بن عامر أن عمر خرج إلى الشام فلما كان بسرغ بلغه أن الوباء قد وقع بالشام فأخبره عبد الرحمن بن عوف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ؛

۶۸۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نعيم المجمر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل المدينة المسيح ولا الطاعون ؛

۶۸۲۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا عاصم حدثتني حفصة بنت سيرين قالت قال لي أنس بن مالك رضي الله عنه يحيى بما مات؟ قلت من الطاعون، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة لكل مسلم ؛

۶۸۳۔ حدثنا أبو عاصم عن مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المبطون شهيد والمطعون

اور تم انھیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک، کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پہ چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس سلسلے میں ایک "علم" ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین میں وبا کے متعلق سنو، تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وبا آ جائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لیے وہاں سے نکلو بھی نہ، بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد کی اور پھر واپس ہو گئے۔

۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبداللہ بن عامر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے جب مقام سرغ میں تھے۔ تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم وبا کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو، تو وہاں سے فرار اختیار کرنے کے لیے نکلو بھی نہ،

۶۸۱۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نعیم مجمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

۶۸۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ طاعون میں، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

۶۸۳۔ ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سمی نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں

شَهِيدٌ ۔

مرنے والا شہید ہے۔

باب ۴۲۶ اَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

۶۸۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ ۔

۴۲۶ ۔ طاعون میں صبر کرنے والے کا اجر

۶۸۴ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عمر نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رض نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا (نافرمان قوموں پر) بھیجتا پھر (اس امت میں) اللہ تعالیٰ نے اسے مومنین کے لیے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہ جائے جہاں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے ہو اور یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسی کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس کے سوا اس کو اور کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے، تو اسے شہید جیسا اجر ملے گا۔ اس روایت کو متابعت نضر نے داؤد کے واسطے سے کی۔

باب ۴۲۷ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

۶۸۵ ۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفِثُ قَالَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ ۔

۴۲۷ ۔ قرآن مجید اور معوذات سے دم کرنا۔

۶۸۵ ۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں اپنے اوپر معوذات (سورۃ الفلق، الناس اور سورۂ اخلاص) کا دم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے دشوار ہو گیا تو میں ان کا دم آپ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے آنحضورؐ کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی۔ پھر میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ آنحضورؐ کس طرح دم کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھ کو چہرے پر پھیرتے تھے۔

باب ۴۲۸ الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۸۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ

۴۲۸ ۔ سورۂ فاتحہ سے دم کرنا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۶۸۶ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالبشر نے ان سے ابوالمتوکل نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ عرب کے ایک قبیلہ میں گئے، انھوں نے ان کی میزبانی نہیں کی، کچھ دیر بعد اس قبیلہ

فلم يقروهم فبينما هم كذلك إذ لدغ سيد أولئك فقالوا هل معكم من دواء أو راق؟ فقالوا إنكم لم تقرونا ولا نفعل حتى تجعلوا لنا جعلا فجعلوا لهم قطيعا من الشاء فجعل يقرأ بأم القرآن ويجمع بزاقه ويتفل فبرأ فأتوا بالشاء فقالوا لا نأخذه حتى نسأل النبي صلى الله عليه وسلم فسألوه فضحك وقال وما أدراك أنها رقية خذوها واضربوا لي بسهم.

باب ۴۲۹ الشرط في الرقية بقطيع من الغنم

۶۸۷ - **حدثنا** سيدان بن مضارب أبو محمد الباهلي حدثنا أبو معشر البصري هو صدوق يوسف بن يزيد البراء قال حدثني عبيد الله بن الأخنس أبو مالك عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس أن نفرا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مروا بماء فيهم لديغ أو سليم فعرض لهم رجل من أهل الماء فقال هل فيكم من راق إن في الماء رجلا لديغا أو سليما فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الكتاب على شاء فبرأ فجاء بالشاء إلى أصحابه فكرهوا ذلك وقالوا أخذت على كتاب الله أجرا حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول الله أخذ على كتاب الله أجرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله

باب ۴۳۰ رقية العين

۶۸۸ - **حدثنا** محمد بن كثير أخبرنا سفيان قال

کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اب قبیلہ والوں نے ان حضرات صحابہؓ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے۔ صحابہؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان بھی نہیں بنایا۔ اور اب ہم اس وقت تک نہیں جھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی اجرت نہ مقرر کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کر لیں۔ پھر (ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منہ کا تھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے (جیسا کہ دم کرنے میں اکثر تھوک کے چھینٹے بھی پڑ جاتے ہیں) اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہؓ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے۔ پھر جب آنحضورؐ سے پوچھا تو آپؐ مسکرائے اور فرمایا تمھیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۂ فاتحہ سے جھاڑا بھی جا سکتا ہے! ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

۴۲۹ - جھاڑنے میں بکریوں کی شرط

۶۸۷ - ہم سے سیدان بن مضارب ابو محمد باہلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معشر یوسف بن یزید البراء نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن اخنس ابو مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابی ایک پانی سے گذرے جس کے پاس کے قبیلہ میں ایک بچھو کا کاٹا ہوا (لدیغ یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں شبہ تھا۔ مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے) ایک شخص تھا قبیلہ کا ایک شخص ان حضرات کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی جھاڑنے والا ہے؟ قبیلہ میں ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ چنانچہ صحابہؓ کی اس جماعت میں سے ایک صاحب اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انھوں نے اسے قبول کر لینا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے! حضورِ اکرمؐ نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

۴۳۰ - نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

۶۸۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سفیان نے خبر دی۔ کہا

حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ اَنْ یُّسْتَرْقٰی مِنَ الْعَیْنِ ؛

کہ مجھ سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا یا (آپ سے اس طرح بیان کیا کہ) آنحضور نے حکم دے کہ نظر لگ جانے پر (قرآن مجید کی کوئی آیت) دم کر لی جائے۔

۶۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَھْبِ بْنِ عَطِیَّۃَ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَۃِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِہَا جَارِیَۃً فِیْ وَجْہِہَا سَفْعَۃٌ فَقَالَ: اِسْتَرْقُوْا لَہَا فَاِنَّ بِہَا النَّظْرَۃَ وَقَالَ عُقَیْلٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنَا عُرْوَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَابَعَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ ؛

۶۸۹ - مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن وھب بن عطیہ دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ولید الزھری نے حدیث بیان کی، انھیں زھری نے خبر دی، انھیں عروہ بن زبیر نے، انھیں زینب بنت ابی سلیم رضی اللہ عنہا نے، اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے، آنحضور نے فرمایا کہ اس پر دم کر دو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے کہا، ان سے زہری نے انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطہ سے کی۔

باب ۴۳۱ اَلْعَیْنُ حَقٌّ ؛

۴۳۱ - نظر لگنا حق ہے۔

۶۹۰ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مَعْمَرٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَنَھٰی عَنِ الْوَشْمِ ؛

۶۹۰ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر لگنا حق ہے اور آں حضور نے گودنے سے منع فرمایا۔

باب ۴۳۲ رُقْیَۃُ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ ؛

۴۳۲ - سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا

۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنِ الرُّقْیَۃِ مِنَ الْحُمَۃِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّقْیَۃَ مِنْ کُلِّ ذِیْ حُمَۃٍ ؛

۶۹۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا تیئسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چوبیسواں پارہ ۲۴

باب ۴۳۳ رُقْیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۶۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ ثَابِتٌ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَقَالَ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَۃَ اِشْتَکَیْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَلَا اَرْقِیْکَ بِرُقْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَاْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

۴۳۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

۶۹۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا۔ ابوحمزہ! میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر کیوں نہ میں تم پہ وہ دعا دم کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ثابت نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھی "اے اللہ، لوگوں کو پالنے والے تکلیف کو دور کرنے والے شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا (عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

۶۹۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَوِّذُ بَعْضَ اَھْلِہٖ یَمْسَحُ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاْسَ اشْفِہٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ قَالَ سُفْیَانُ حَدَّثْتُ بِہٖ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ نَحْوَہٗ۔

۶۹۴ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض (بیمار لوگوں) پر تعوذ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے۔ "اے اللہ، لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور کر، اسے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا حقیقی نہیں، ایسی شفا (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منصور کے سامنے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث ابراہیم کے واسطہ سے بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی طرح۔

۶۹۵ - حدثني أحمد بن أبي رجاء حدثنا النضر عن هشام بن عروة قال أخبرني أبي عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرقي يقول امسح البأس رب الناس بيدك الشفاء لا كاشف له إلا أنت.

۶۹۵ - مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے "تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پالنہار تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے، تیرے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔"

۶۹۶ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال حدثني عبد ربه بن سعيد عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول للمريض بسم الله تربة أرضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا بإذن ربنا.

۶۹۶ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے۔ "شروع اللہ کے نام سے" ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ تھوک کے ساتھ، ہمارے مریض کو شفا عطا فرما، ہمارے رب کے حکم سے۔

۶۹۷ - حدثني صدقة بن الفضل أخبرنا ابن عيينة عن عبد ربه بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في الرقية تربة أرضنا وريقة بعضنا يشفى سقيمنا بإذن ربنا.

۶۹۷ - مجھ سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن سعید نے، انھیں عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت یہ فرماتے تھے "ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض تھوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا ہو۔"

باب ۴۳۴ النفث في الرقية

۴۳۴ - جھاڑنے میں پھونک مارنا۔

۶۹۸ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان عن يحيى بن سعيد قال سمعت أبا سلمة قال سمعت أبا قتادة يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الرؤيا من الله والحلم من الشيطان فإذا رأى أحدكم شيئا يكرهه فلينفث حين يستيقظ ثلاث مرات ويتعوذ من شرها فإنها لا تضره. وقال أبو سلمة وإن كنت لأرى الرؤيا أثقل علي من الجبل فما هو إلا أن سمعت هذا الحديث فما أباليها.

۶۹۸ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا۔ کہا کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ (صالح) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور حلم (برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناگوار (ناپسندیدہ) ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ پھونک مارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔ اور ابو سلمہ نے فرمایا کہ اب اگر میں ایسے خواب دیکھوں جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں ہوں تو اس حدیث کو سننے کے بعد میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ میں اس کی پرواہ کرتا۔

۶۹۹ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي

۶۹۹ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ، كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ ۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلٰكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا فَقَالَ

سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قل ھو اللہ احد اور معوذتین (قل اعوذ برب الناس اور الفلق) سب پڑھ کر دم کرتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسم کے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتا، پھیرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب آپ بیمار ہوتے تو آپ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ وہ اسی طرح کرتے تھے جب اپنے بستر پر لیٹتے۔

۷۰۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انھیں طے کرنا تھا۔ پھر انھوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا۔ اور چاہا کہ قبیلہ والے انھیں مہمان بنا لیں لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اسے اچھا کرنے کی ہر طرح کی کوشش انھوں نے کر ڈالی، لیکن کسی سے نفع نہیں ہوا۔ آخر انھیں میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جنھوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو۔ چنانچہ وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہا۔ لوگو، ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر طرح کی کوشش اس کے لیے کر ڈالی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لیے کوئی چیز ہے؟ صحابہ رض میں سے ایک صاحب (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی) نے فرمایا کہ ہاں واللہ! میں جھاڑنا جانتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے کہا تھا کہ تم ہمیں مہمان بنا لو تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ اس لیے میں بھی تمھیں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم میرے لیے اس کی اجرت نہ متعین کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریوں پر معاملہ طے کر لیا۔ اب یہ صاحب روانہ ہوئے۔ یہ تھوکتے جاتے تھے (دھو تک مارنے وقت جس طرح تھوک کی چھینٹیں نکلتی ہیں) اور الحمد للہ رب العلمین پڑھتے جاتے، اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا

الذی رقی لا تفعلوا حتی نأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنذکر لہ الذی کان فننظر ما یأمرنا فقدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ، فقال: وما یدریک انہا رقیۃ؟ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم بسہم۔

باب ۴۳۵ مسح الراقی الوجع بیدہ الیمنی

۷۰۱۔ حدثنی عبد اللہ بن ابی شیبۃ حدثنا یحیی عن سفیان عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ بعضہم یمسحہ بیمینہ اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما فذکرتہ لمنصور فحدثنی عن ابراہیم عن مسروق عن عائشۃ بنحوہ۔

باب ۴۳۶ فی المرأۃ ترقی الرجل

۷۰۲۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد الجعفی حدثنا ہشام اخبرنا معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفث علی نفسہ فی مرضہ الذی قبض فیہ بالمعوذات فلما ثقل کنت انا انفث علیہ بہن فامسح بید نفسہ لبرکتہا فسألت ابن شہاب کیف کان ینفث قال ینفث علی یدیہ ثم یمسح بہما وجہہ۔

باب ۴۳۷ من لم یرق

۷۰۳۔ حدثنا مسدد حدثنا حصین بن نمیر

کہ پھر معاہدہ کے مطابق قبیلہ والوں نے ان صحابی کی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو، لیکن جنھوں نے جھاڑا تھا انھوں نے کہا کہ ابھی نہیں، پہلے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پوری صورتِ حال آپ کے سامنے بیان کر دیں، پھر دیکھیں آنحضورؐ ہمیں حکم دیتے ہیں۔ سب حضرات حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تمھیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے ٹھیک کیا تقسیم کر لو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

۴۳۵۔ تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا

۷۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے گھر کے) بعض افراد پر دم کرتے وقت داہنا ہاتھ پھیرتے تھے، (اور یہ دعا پڑھتے تھے) تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، ایسی شفا کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے۔ (سفیان نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انھوں نے مجھ سے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کی طرح۔

۴۳۶۔ عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے

۷۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے یہ دشوار ہو گیا تو میں آپ پہ دم کیا کرتی تھی، اور برکت کے لیے آنحضورؐ ہی کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی (معمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن شہاب سے سوال کیا، کہ آنحضورؐ کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضورؐ پہلے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے۔

۴۳۷۔ جس نے دم نہیں کیا۔

۷۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن نمیر نے حدیث

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ، فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ وَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ، ثُمَّ قِيْلَ لِيَ انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيَ انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلَاۤءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاۤءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلٰكِنَّ هٰؤُلَاۤءِ هُمْ اَبْنَاۤؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا؟ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمٰن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ بعض نبی گزرتے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف ایک ہوتا، بعض گزرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے، بعض کے ساتھ پوری جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہ میری ہی امت ہوتی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں حساب کے بغیر داخل کئے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں چلے گئے اور آنحضورؐ نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ صحابہ نے آپس میں اس کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی۔ البتہ بعد میں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے لیکن یہ جو ہمارے اولاد ہیں وہی مراد ہیں (اور وہی بلا حساب جنت میں جانے والوں میں ہوں گے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو شگون نہیں کرتے، نہ منتر سے جھاڑ پھونک کرتے اور نہ داغ لگا کر بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں (جو جنت میں بلا حساب داخل کئے جائیں گے؟) فرمایا کہ ہاں۔ ایک دوسرے صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

بَابُ ۴۳۸ الطِّيَرَةِ

۴۳۸ ۔ شگون

۴۰۷ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْاَةِ

۴۰۷ ۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اگر نحوست ہوتی تو تین چیز دل میں ہوتی، عورت میں، گھر میں اور سواری میں۔

۷۰۵۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا طیرۃ وخیرھا الفال: قالوا وما الفال؟ قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم:

باب ۴۳۹ الفال:

۷۰۶۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد اخبرنا ھشام اخبرنا معمر عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لا طیرۃ وخیرھا الفال قال وما الفال یا رسول اللہ قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم:

۷۰۷۔ حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا ھشام عن قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ:

باب ۴۴۰ لا ھامۃ:

۷۰۸۔ حدثنا محمد بن الحکم حدثنا النضر اخبرنا اسرائیل اخبرنا ابو حصین عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر:

باب ۴۴۱ الکھانۃ:

۷۰۹۔ حدثنا سعید بن عفیر حدثنا اللیث قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی امراتین من ھذیل اقتتلتا فرمت احداھما الاخری بحجر فاصاب بطنھا وھی حامل فقتلت ولدھا الذی فی بطنھا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی

۷۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبردی، اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ شگون کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر فال ہے۔ صحابہ نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

۴۳۹۔ فال

۷۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبردی انھیں معمر نے خبردی۔ انھیں زہری نے، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اس میں بہتر فال ہے۔ پوچھا کہ فال کیا ہے، یارسول اللہ! فرمایا، کلمہ صالحہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

۷۰۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تعدیہ کی کوئی اصل نہیں اور نہ شگون کی کوئی اصل ہے۔ اور مجھے اچھی فال پسند ہے، کوئی کلمہ حسنہ۔

۴۴۰۔ ھامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۰۸۔ ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے خبردی، انھیں ابوحصین نے خبردی، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، شگون، ھامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں۔

۴۴۱۔ کہانت

۷۰۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے بارے میں جنھوں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ معاملہ دونوں فریق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے

أن دية ما في بطنها غرة عبد أو أمة فقال
ولي المرأة التي غرمت: كيف أغرم يا رسول
الله من لا شرب ولا أكل ولا نطق ولا
استهل؟ فمثل ذلك بطل فقال النبي صلى الله
عليه وسلم: إنما هذا من إخوان الكهان؛

پیٹ کے بچہ کا تاوان ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا۔ اس کے ولی نے کہا، یا رسول اللہ! میں ایسی چیز کا تاوان کیسے دے دوں۔ جس نے نہ کھایا۔ نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تاوان نہیں ہوسکتا۔ حضور اکرم نے اس پر فرمایا، کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۷۱۰۔ حدثنا قتيبة عن مالك عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن امرأتين رمت إحداهما الأخرى بحجر فطرحت جنينها فقضى فيه النبي صلى الله عليه وسلم بغرة عبد أو وليدة۔ وعن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الجنين يقتل في بطن أمه بغرة عبد أو وليدة فقال الذي قضي عليه: كيف أغرم ما لا أكل ولا شرب ولا نطق ولا استهل؟ ومثل ذلك بطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنما هذا من إخوان الكهان؛

۷۱۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں تھیں، ایک نے دوسرے کو پتھر دے مارا، جس سے اس کے پیٹ کا جنین گر گیا۔ آنحضور نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کے تاوان میں دیئے جانے کا فیصلہ کیا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین، جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا ہو، کے تاوان کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دیئے جانے کا فیصلہ کیا تھا جسے تاوان دینا تھا اس نے کہا کہ ایسے بچہ کا تاوان آخر کیوں دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو تاوان نہیں ہوسکتا آنحضور نے فرمایا کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۷۱۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث عن أبي مسعود قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن؛

۷۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کے کہانت کی وجہ سے ملنے والے ہدیہ سے منع فرمایا تھا۔

۷۱۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن يحيى بن عروة بن الزبير عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناس عن الكهان فقال: ليس بشيء۔ فقالوا: يا رسول الله إنهم يحدثونا أحيانا بشيء فيكون حقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تلك الكلمة من الحق يخطفها من الجني فيقرها في أذن وليه فيخلطون معها مائة كذبة قال علي قال عبد الرزاق مرسلا الكلمة من الحق

۷۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ کلمہ حق ہوتا ہے، اسے کاہن کسی جنی سے حاصل کرتا ہے، وہ جنی اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال جاتا ہے (کسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر) اور پھر یہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔ علی نے بیان کیا اور ان سے عبد الرزاق نے مرسلاً بیان کیا، "کلمۃ من الحق"، پھر مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے

ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدُ۔

باب ۴۴۲ السحر۔ وقول الله تعالى: ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر وما أنزل على الملكين ببابل هاروت وماروت وما يعلمان من أحد حتى يقولا إنما نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه وما هم بضارين به من أحد إلا بإذن الله ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له في الآخرة من خلاق۔ وقوله تعالى: ولا يفلح الساحر حيث أتى۔ وقوله: أفتأتون السحر وأنتم تبصرون۔ وقوله: يخيل إليه من سحرهم أنها تسعى۔ وقوله: ومن شر النفاثات في العقد۔ والنفاثات: السواحر، تسحرون: تعمون۔

۷۱۳۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا عيسى بن يونس عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل من بني زريق يقال له لبيد بن الأعصم حتى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخيل إليه أنه يفعل الشيء وما فعله حتى إذا كان ذات يوم أو ذات ليلة وهو عندي لكنه دعا ودعا ثم قال: يا عائشة أشعرت أن الله أفتاني فيما استفتيته فيه؟ أتاني رجلان فقعد أحدهما عند رأسي و

بعد میں یہ حدیث موصولا بیان کی۔

۴۴۲۔ جادو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلکہ شیطان ہی کفر کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے اور اس علم کی بھی جو بابل میں دو فرشتوں ھاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا، اور وہ دونوں کسی کو بھی اس فن کی باتیں نہیں بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو بس ایک ذریعۂ امتحان ہیں، سو تم کہیں کفر نہ اختیار کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے جس سے وہ جدائی ڈالتے، مرد اور اس کی بیوی کے درمیان، حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی نقصان اس کے ذریعہ نہ پہنچا سکتے مگر ہاں ارادۂ الٰہی سے۔ اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور انھیں نفع نہیں پہنچا سکتی، اور یہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا۔ اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جادوگر کہیں جائے کامیاب نہیں ہوتا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "کیا جان بوجھ کر تم جادو کی پیروی کرتے ہو۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ان کی رسیاں اور لاٹھیاں (موسیٰ کے خیال میں) ان کے جادو کے زور سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دوڑ پھر رہی ہیں" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں سے" النفاثات، یعنی جادوگرنیاں۔ "تسحرون"، ای تعمون۔

۷۱۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آنحضور کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن یا (راوی نے بیان کیا کہ) ایک رات آنحضور میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، عائشہ، تمھیں معلوم ہے، اللہ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔ میرے پاس دو شخص (فرشتے، جبرئیل و میکائیل علیہما السلام) آئے، ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے

الآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ، قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ قَدْ عَافَانِي اللَّهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ. وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ. يُقَالُ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ، وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ.

پوچھا ان صاحب (آنحضورؐ) کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں۔ سوال کیا۔ اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ ذروان کے کنوئیں میں۔ پھر آنحضورؐ اس کنویں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور جب واپس آئے تو فرمایا، عائشہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے اسے کھولا کیوں نہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے عافیت دے دی، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی دوسرے پر اس برائی کو ڈالوں۔ پھر آنحضورؐ نے اس کے متعلق حکم دیا۔ اور اسے دفن کر دیا گیا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ، ابوضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام کے واسطہ سے کی اور لیث اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا "فی مشط و مشاقۃ"۔ مشاط ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھا کرتے وقت نکلتے ہیں اور "المشاقۃ"، مشاقۃ الکتان سے مشتق ہے۔

باب ۴۴۳ الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ.

۴۴۳۔ شرک اور جادو تباہ کر دینے والی چیزیں ہیں۔

۷۱۴۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تباہ کر دینے والی چیز، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو سے بچو۔

باب ۴۴۴ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ. قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ الإِصْلاَحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ.

۴۴۴۔ کیا جادو کو نکالا جا سکتا ہے؟

قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا، ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس کی بیوی تک پہنچنے سے اسے باندھ دیا گیا ہے تو کیا اس بندھے ہوئے مرد کو کھولا جائے گا؟ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ کھولنے والے کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔ جس سے نفع پہنچتا ہے وہ ممنوع نہیں۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا

۷۱۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا، کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ کے واسطہ سے بیان کی، اس

عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيمَ؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قَالَ وَأَيْنَ؟ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ: أَفَلَا أَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَا وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا۔

باب ۴۴۵ السِّحْرِ

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللهِ

لیے میں نے (عروہ کے صاحبزادے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ہم سے اپنے والد (عروہؓ) کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا۔ اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کی نہیں ہوتی۔ سفیان نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا، عائشہ! تمھیں معلوم ہے، اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے کہا ان صاحب (آنحضورؐ) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک فرد تھا، اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا، جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں جو ذروان کے کنوئیں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور جادو اندر سے نکالا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنوئیں میں سے نکالا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ آپ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں؟ فرمایا، ہاں واللہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کر دوں[ل]

۴۴۵۔ جادو

۷۱۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

[ل] اسی مضمون کی ایک حدیث پر اس سے پہلے ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ قابل غور ہیں اکثر احادیث میں الفاظ عام استعمال کئے گئے ہیں اور یہ شبہ ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے بہت سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے لکھا ہے، جادو کی ایک خاص قسم ہے جس میں مرد عورت کے ساتھ صحبت سے رک جاتا ہے۔ اس کے لیے "مرد کو باندھنا" استعمال کرتے ہیں، آنحضورؐ پر بھی یہی جادو کیا گیا تھا جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ بعض روایات کے مبہم الفاظ کی وجہ سے ابوبکر جصاص نے اس حدیث کی صحت سے ہی انکار کر دیا ہے لیکن جیسا کہ معلوم ہے حدیث صحیح ہے اور جادو کا تعلق صرف عورتوں کے معاملات سے ہے اور کسی بھی دوسرے معاملہ سے نہیں۔

صلّى الله عليه وسلّم حتّى إنّه ليخيّل إليه أنّه يفعل الشّيء وما فعله حتّى إذا كان ذات يوم وهو عندي دعا الله ودعاه، ثمّ قال أشعرت يا عائشة أنّ الله قد أفتاني فيما استفتيته فيه؟ قلت وما ذاك يا رسول الله؟ قال جاءني رجلان فجلس أحدهما عند رأسي والآخر عند رجلي ثمّ قال أحدهما لصاحبه ما وجع الرّجل قال مطبوب، قال ومن طبّه؟ قال لبيد بن الأعصم اليهوديّ من بني زريق، قال فيماذا؟ قال في مشط ومشاطة وجفّ طلعة ذكر، قال فأين هو؟ قال في بئر ذي أروان، قال فذهب النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم في أناس من أصحابه إلى البئر فنظر إليها وعليها نخل ثمّ رجع إلى عائشة فقال والله لكأنّ ماءها نقاعة الحنّاء ولكأنّ نخلها رؤوس الشّياطين، قلت يا رسول الله أفأخرجته؟ قال لا أمّا أنا فقد عافاني الله وشفاني وخشيت أن أثوّر على النّاس منه شرًّا وأمر بها فدفنت.

باب ۴۴۶ إنّ من البيان سحرًا

۷۱۷۔ حدّثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن زيد بن أسلم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أنّه قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب النّاس لبيانهما فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم إنّ من البيان لسحرًا أو إنّ بعض البيان لسحر.

باب ۴۴۷ الدّواء بالعجوة للسّحر

۷۱۸۔ حدّثنا عليّ حدّثنا مروان أخبرنا هاشم

عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ کوئی چیز کر چکے ہیں، حالانکہ وہ چیز نہ کی ہوتی، ایک دن آنحضورؐ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے تھے۔ پھر فرمایا، عائشہ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی، وہ کیا بات ہے، یا رسول اللہؐ! آنحضورؐ نے فرمایا۔ میرے پاس دو فرشتے (جبرئیل و میکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑے ہو گئے اور دوسرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہے پوچھا، کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بنی زریق کے لبید بن اعصم یہودی نے۔ پوچھا۔ کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں، جو نر کھجور کے خوشے میں رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے کنوئیں میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اسے دیکھا، وہاں کھجور کے درخت بھی تھے۔ پھر آپ واپس عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ واللہ۔ اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! آپ نے اسے کھولا بھی؟ فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے عافیت دے ہی دی اور شفا دے دی۔ لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی وجہ سے لوگ کسی برائی میں مبتلا ہو جائیں، پھر آپؐ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

۴۴۶۔ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

۷۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دو افراد (مدینہ منورہ کی) مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے یہ الفاظ فرمائے) "إنّ بعض البيان لسحر" (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۴۷۔ عجوہ (مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور) سے جادو کا علاج۔

۷۱۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی،

اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ ٭

انھیں ہاشم نے خبر دی، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص روزانہ چند عجوہ کی کھجوریں کھا لیا کرے گا اسے اس دن رات تک زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ علی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ "سات کھجوریں"۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ٭

۷۱۹۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں ابو اسامہ نے خبر دی ان سے ھاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ ٭

بَابُ ۴۴۸ لَا هَامَةَ

۴۴۸۔ ھامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ وَّاَنْكَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثَ الْاَوَّلِ قُلْنَا اَلَمْ تُحَدِّثْ اَنَّهُ لَا عَدْوٰى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَمَا رَاَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيْثًا غَيْرَهُ ٭

۷۲۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تعدیہ، صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریت میں ہرن کی طرح (صاف) ہوتا ہے لیکن ایک خارش زدہ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی خارش لگا دیتا ہے۔ آنحضور نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اور ابو سلمہ سے روایت ہے انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے عرض کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا آپ ہی نے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ امراض میں تعدیہ نہیں ہوتا؟ پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔ [1]

[1] اس حدیث کے تعارض پر ہم ایک نوٹ پہلے لکھ چکے ہیں۔ راوی کا یہ خیال غلط ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے تھے، اس لیے آپ نے انکار کیا۔ بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا آپ کو اس پر ناراضگی ہوئی کیونکہ غالباً آپ کی رائے میں دونوں حدیثیں (بقیہ بر صفحہ)

باب ۴۴۹ لَا عَدْوٰى

۷۲۱ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ ۔

۴۴۹ ۔ امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں ۔

۷۲۱ ۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں (اگر ممکن ہوتی تو) نحوست تین چیزوں میں ہوتی، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں ۔

۷۲۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى ۔ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ ۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سِنَانُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى، فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ الْاِبِلَ تَكُوْنُ فِي الرِّمَالِ اَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَاْتِيْهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَتَجْرَبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ ۔

۷۲۲ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں ۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا اپنے اونٹ تندرست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے، اور زہری سے روایت ہے، بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ نہیں ہے، اس پر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک اونٹ جو ریت میں ہرن جیسا رہتا ہے لیکن جب وہی ایک خارش زدہ اونٹ کے پاس آجاتا ہے تو اسے بھی خارش ہو جاتی ہے؟ آنحضور نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

۷۲۳ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَاْلُ قَالُوْا وَمَا الْفَاْلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ ۔

۷۲۳ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ نہیں ہے اور شگون نہیں ہے، البتہ فال مجھے پسند ہے صحابہؓ نے عرض کی، فال کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ اچھی بات ۔

باب ۴۵۰ مَا يُذْكَرُ فِيْ سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

۴۵۰ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیئے جانے سے متعلق احادیث ۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے کی انھو

(بقیہ صفحہ ۳۱۳) وہ الگ الگ مضامین بیان کرتی ہیں اور ان میں تعارض کا کوئی سوال نہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ان معاملات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو وہم ہوتا ہے اسی سے بچنے کے لیے یہ حکم حدیث میں ہے کہ صحت مند جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو، کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں صحت مند جانور بھی بیمار ہو گئے تو مالک کے ذہن میں یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے اوہام کی شریعت نے ممانعت کی ہے ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

۷۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ ؎

بَابُ ۴۵۱ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ ؎

۷۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۷۲۴ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ میں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حرث نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ (خصوصاً دست وغیرہ میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا کہ آنحضور اسے زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر حضور اکرم نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انھیں میرے پاس جمع کرو۔ چنانچہ سب آنحضور کے پاس جمع کئے گئے آنحضور نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح صحیح بات بتا دوگے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابو القاسم، پھر آنحضور نے فرمایا تمھارا جد امجد کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ فلاں، آنحضور نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، تمھارا جد امجد تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا درست فرمایا۔ پھر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ سچ بتا دوگے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابو القاسم۔ اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے، جیسا کہ ابھی ہمارے جد امجد کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پکڑ لیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا، دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے، پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضور نے فرمایا، تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہوگے۔ واللہ، ہم اس میں تمھاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح صحیح بتا دوگے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا، انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ تمھیں اس کام پر کس جذبہ نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی، اور اگر سچے ہوں گے (دعوی نبوت میں) تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۴۵۱ - زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا۔

۷۲۵ - ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے

ذكوان يحدث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيه خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا۔

بیان کیا۔ کہ میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

۷۲۶۔ حدثنا محمد أخبرنا أحمد بن بشير أبو بكر أخبرنا هاشم بن هاشم قال أخبرني عامر بن سعد قال سمعت أبي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من اصطبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر۔

۷۲۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں احمد بن بشیر ابوبکر نے خبر دی۔ انہیں ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

باب ۴۵۲ ألبان الأتن

۴۵۲۔ گدھی کا دودھ

۷۲۷۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن الزهري عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال: نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن أكل كل ذي ناب من السبع۔ قال الزهري ولم أسمعه حتى أتيت الشام وزاد الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب قال وسألته هل نتوضأ أو نشرب ألبان الأتن أو مرارة السبع، أو أبوال الإبل، قال قد كان المسلمون يتداوون بها فلا يرون بذلك بأسا فأما ألبان الأتن فقد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحومها ولم يبلغنا عن ألبانها أمر ولا نهي، وأما مرارة السبع قال ابن شهاب أخبرني أبو إدريس الخولاني أن أبا ثعلبة الخشني أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل ذي ناب من السبع۔

۷۲۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوادریس خولانی نے اور ان سے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دندان نیش والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع کیا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شام نہیں آیا۔ اور لیث نے اضافہ کیا ہے، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابوادریس سے پوچھا، کیا ہم دوا کے طور پر گدھی کے دودھ سے وضو کر سکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں۔ یا درندہ جانوروں کے پتے (انگل بٹر وغیرہ میں) استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ ابوادریس نے فرمایا کہ مسلمان اونٹ کے پیشاب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ البتہ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضور نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا، اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضور سے معلوم نہیں ہے۔ البتہ درندوں کے پتے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوادریس خولانی نے خبر دی اور انہیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دندان نیش درندے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۵۳ إذا وقع الذباب في الإناء

۷۲۸ - حدثنا قتيبة حدثنا إسماعيل بن جعفر عن عتبة بن مسلم مولى بني تيم عن عبيد بن حنين مولى بني زريق عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فليغمسه كله ثم ليطرحه فإن في أحد جناحيه شفاء وفي الآخر داء.

۴۵۳- جب مکھی برتن میں پڑ جائے۔

۷۲۸- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بنی تیم کے مولا عتبہ بن مسلم نے، ان سے بنی زریق کے مولا عبید بن حنین نے اور ان سے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب اللباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لباس

باب ۴۵۴ قول الله تعالى: قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده

وقال النبي صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا والبسوا وتصدقوا في غير إسراف ولا مخيلة. وقال ابن عباس كل ما شئت والبس ما شئت ما أخطأتك اثنتان سرف أو مخيلة.

۷۲۹ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن نافع وعبد الله بن دينار وزيد بن أسلم يخبرونه عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا ينظر الله إلى من جر ثوبه خيلاء.

۴۵۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کس نے اللہ تعالیٰ کی زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے (زمین سے) نکالی ہے" (جیسے روئی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر تکبر کے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (شریعت کے احکام کی حدمیں) جو چاہو پہنو، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں۔ فضول خرچی اور تکبر۔

۷۲۹- اسمٰعیل، مالک، نافع و عبداللہ بن دینار و زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

باب ۴۵۵ من جر إزاره من غير خيلاء

۷۳۰ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة، قال أبو بكر: يا رسول الله إن أحد شقي إزاري يسترخي إلا أن أتعاهد ذلك منه فقال النبي صلى الله عليه وسلم:

۴۵۵- بغیر تکبر کے اپنا تہمد گھسیٹتا چلے۔

۷۳۰- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہمد گھسیٹتا ہوا چلے گا۔ اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ، میرے تہمد کا ایک حصہ لٹکتا رہتا ہے۔ البتہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کروں (تو اوپر بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں، جو ایسا تکبر کی

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دار الاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد		علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ
قصص القرآن	۴ حصے در ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
تاریخ ارض القرآن		علامہ سید سلیمان ندویؒ
قرآن اور ماحولیات		انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن		ڈاکٹر حقانی میاں قادری
لغات القرآن		مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن		قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)		ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)		حبان پبلشرز
اعمال قرآنی		مولانا اشرف علی تھانویؒ
قرآن کی باتیں		مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا ظہور الباری اعظمی ۔ فاضل دیوبند
تفہیم المسلم	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال ۔ فاضل دار العلوم کراچی
جامع ترمذی	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابو داؤد شریف	۳ جلد	مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی	۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ، حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا عابد الرحمٰن کاندھلویؒ / مولانا عبداللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہریؒ
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح		از امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف	۵ جلد کامل اعلیٰ	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۴ حصص کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف	ایک جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی

ناشر: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۳۶۶۳۱۸۶۱) (۰۲۱)
اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز قرآن پاک دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں۔ بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے۔ / فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔